[illegible]

فلسفۂ صرف و نحو

مین اس کتاب کو نہایت خلوص اور کمال عقیدت مندی کے ساتھ جناب
حامد علیخان بہادر بیرسٹر ایٹ لا کے نام نامی پر معنون کرتا
ہون۔ جن کا شہرہ ہندوستان سے انگلینڈ تک ہی اور جن کی تعریف سے
ام انگریزی اخبار مالا مال نظر آتے ہین اکثر ہندوستان کے اہل قلم کی تالیفات
ں آپکے اوصاف سے مملو ہین جیسے سر برآوردہ کتابون مین واقعات
ہیں اور علمی رسالون مین رسالہ (معیار) جو اسوقت لکھنؤ
کے لئے مایۂ ناز ہی اور جسکے سرپرست خود جناب ممدوح ہین۔

مین اپنے افتخار کی غرض سے یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہون کہ
آپنے ملاحظۂ عالی کے بعد اس ناچیز کتاب کا اپنے نام نامی پر معنون
ہونا قبول فرماکر اس نیازمند کو شکریہ ادا کرنے کا موقع عنایت
کیا۔

خاکسار
شرر۔ لکھنوی

فہرست مضامین کتاب ہذا بالاجمال والتفصیل

زمین ماضی اور مستقبل کو عقلی ثبوت کے بعد دو سر زمینین قرار دیکر قواعد کا شہر آباد کیا ہی ابواب کے نقشے مثل عمارتون کے بنائے گئے ہین اور ان ضروری کامون کے مصارف کیلئے مصادر کو معدن و مخزن فرض کیا ہی تصحیح تصور متکلم صناعت کو چار سمتین قرار دیکر احکام یعنی ضروری قواعد ہر سمت کے متعلق کر دیئے گئے ہین اور اسما ابواب کی پوری تشریح بھی کیگئی ہی درمیان مین ایسے جدید مضامین اضافہ کئے گئے ہین جو قواعد کے بار کو برطرف اور دماغ کی تھکن کو دور کرنیوالے ہین اسکے قبل ۲۰ صفحون تک دیباچہ ہی جسمین پرشیا اور عراق عرب کے چشم دید منظر مع جغرافیہ اور تاریخی حالات کے لکھے گئے ہین کتب عربیہ کے تراجم کی ضرورت بہت توضیح سے دکھائی گئی ہی۔ مولفین کتب متداولہ کے مختصر حالات قلمبند ہوئے ہین اور مشاہیر ہند کی خدمتین زبان اردو کے متعلق ایک ضروری التماس کیا گیا ہی۔ اس کتاب کا پہلا اشتہار اودھ پنچ سنہ ۱۹ء کے پرچہ مین دیا گیا تھا

صفحہ	مضمون حاشیہ	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون	صفحہ	مضمون
۲	بنیاد خیال	۹	مضارع	۱۴	توسیع قواعد	۲۳	نقشہ علامات مقررہ
۳	تواریخ	،	فعل و فاعل	۱۵	بعض قواعد	۲۴	علامتون کا تعین
۳	زمانہ ثلاثہ کی تحقیق	،	مفعول	۱۷	الفاظ کا انتخاب	۲۵	علامات مقررہ کا اثر
۴	جغرافیہ کا انداز	۱۰	مصادر کی جستجو	۱۹	منتخب الفاظ	۲۶	نقشہ اتصال ضمائر
۴	ماضی	۱۱	ایام جاہلیت	۲۱	نفس متکلم	،	تشریح معانی
۵	زمانہ حال	۱۲	فلسفہ زبان	۲۲	صیغون کی ترتیب	۲۸	توضیح

۳۰	متکلم کی مثال اردو میں	۵۸	اردو میں مثال	۱۰۵	فضیلت کے الفاظ	۱۸۵	نقشہ ابواب مہموز العین
۳۱	الفاظ سببی کی جانچ	۶۲	تقریح	۱۰۸	صفت مشبہ	۱۸۶	نقشہ ابواب مجرد مہموز الفا
۳۲	اوزان	۶۳	نفی بلبن مجہول	۱۱۱	مبالغہ	۱۸۹	متعلق سرحد سوم معتل
۳۳	علامتوں کا الحاق	۶۵	نقشہ نفی ...	۱۱۳	نقشہ اوزان سماعی	۱۹۰	احکام مثل متعلق مثال
	ایک صیغہ کی مشق ...	۶۵	نقشہ ... مضارع	۱۱۹	سہ حرفی الفاظ کی تشریح	۱۹۱	نقشہ ... دوبابی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	چہار حرفی الفاظ کی تشریح	۱۹۲	احکام متعلق ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۵	[illegible]	۱۹۴	نقشہ ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	احکام ...
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۸	... لفیف مفروق
[illegible]	نقشہ ...	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۰۹	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	الفواص زبان اعرابی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۲۱۰	نقشہ
۵	نون ...	۹۱	[illegible]	۱۰۱	[illegible]	۱۲۱	تشبیہ ...
۵۱	مضارع معروف	[illegible]	نقشہ نفی	[illegible]	سرحد دوم	۲۱۲	دوم جمع ...
۵۲	نقشہ مضارع ...	[illegible]	... معقول کا قاعدہ	[illegible]	الفاظ صحیح ...	۲۱۴	[illegible]
[illegible]	مضارع مجہول	[illegible]	تشریب اسم آلہ	[illegible]	احکام متعلق سرحد دوم	۲۱۹	تانیث کا بیان ...
[illegible]	نفی ...	۱۰۲	ظرف زمان و مکان	۱۸۴	نقشہ ابواب مجرد مہموز الفا	۲۲۰	خاتمہ ...

علیہ

تمہید

عربی صرف و نحو کی ضرورتین بہت اہم ہین اگر وہ سب لکھی جائین تو اس کتاب کے بہت سے ورق صرف اسی ایک بات کی نذر ہوجائین ۔ اسلیئے مین انکی مجمل کیفیت یون پیش کرتا ہون ۔

علوم متنوعہ مثل ایک ایسے وسیع شہر کے ہین جس مین مختلف قومین آباد ہون مختلف وضع کی عمارتین بکثرت آبادی اور ہر رنگ کی بہار ہو ۔ اس شہر کے وسط مین زبان عربی مثل ایک ایسی بلند عمارت کے ہی جسکی بلندی سے شہر کی تمام سمتین اراضی کی مختلف وضعین معلوم ہوسکتی ہین قواعد صرف و نحو اس بلند عمارت کے دو زینے ہین جنکو طے کرنے کے بعد انسان اس عمارت کی چھت پر پہنچکر ہر طرف کی سیر کرسکتا ہی اور پھر اپنی پسند کے موافق جس مقام کو چاہے انتخاب کرے ۔

ملک عرب

قبل اسکے کہ مین عربی صرف و نحو کا بیان اپنی اردو زبان مین شروع کرون ۔ بہتر معلوم ہوتا ہی کہ جس ملک کے

قواعد لکھنے والا ہون اُسکے کچھ مختصر حالات حوالۂ قلم کردن اور یہ بھی بیان کردن کہ وہ ملک کس اقلیم مین واقع ہی بود و باش کا کیا انداز ہی لوگ کیسے ہین سرزمین کا کیا طور ہی اسکے بعد یہ بھی لکھنا ضروری معلوم ہوتا ہی کہ السنہ مختلفہ کے علوم کا ترجمہ اپنے زبان مین کسقدر ضروری اور اہم مسئلہ ہی جس سے میری کتاب کے اغراض ومقاصد واضح ہو جائین

زمین کی صورت گول دریافت ہوئی ہی اور چار حصون پر اسکی تقسیم کی گئی ہی یہ بھی تحقیق ہو چکا ہی کہ زمین کے کم و بیش تین حصے پانی سے ڈھنکے ہوے ہین اور ایک حصہ جو جانب شمال واقع ہی تمام دنیا کی آبادی کا مرکز ہی صرف آبادی ہی نہین بلکہ کوہ ہمالہ اور کوہ البرز کے سے مشہور پہاڑ وادی یمن اور نجد کے سے ریگستان تمام بڑے بڑے جنگل اور ہولناک صحرا بھی اسی حصہ کی آغوش مین نظر آتے ہین - زمین کے جس بڑے حصہ مین تمام دنیا کی آبادی اور ایشیا - یورپ افریقہ کی تقسیم واقع ہی وہ ساتھ اقلیمون پر منقسم ہی اقلیم اول مین افریقہ جزیرۂ سراندیپ ملایا اور بعض ملک واقع ہین اقلیم دوم مین - حبش برمہا - رنگون - سیام وغیرہ داخل ہین سوم مین عرب

بلوچستان ہندوستان - بیت المقدس - مصر - فارس - شام
قسطنطنیہ وغیرہ شامل ہین - چہارم مین چین - ایران توران
مراکو - افغانستان - خطا - ختن - تبت - تاتار - شیراز - تبریز -
طہران - حلب وغیرہ پائے جاتے ہین - پنجم مین کوہ قاف اشرقیا
یونان - اندلس - گرجستان - ہین اقلیم ششم مین جرمن فرانس
انگلستان بلاد روس وغیرہ اقلیم ہفتم مین - بلغار - روس
سدسکندر - یہان عمارت بہت کم پائی جاتی ہی ہمکو اسوقت
جسکا حال بیان کرنا ہی وہ ملک عرب ہی -

عرب اقلیم دوم کا ایک وسیع ملک اور نقشہ کے اعتبار
سے اسکی زمین ناہموار اور دراز واقع ہوئی ہی اسکا زیادہ حصہ
دریاؤن سے گہرا ہوا ہی اسی لئے اسکو جزیرہ نما کہتے ہین
(جزیرہ نما جغرافیہ کی اصطلاح مین خشکی کا وہ حصہ جسکے تین طرف
پانی اور ایک طرف خشکی ہو) یہ ملک براعظم ایشیا کے مغربی
حصہ مین واقع ہی (براعظم خشکی کا بڑا حصہ) اسکے اردگرد
کے ملک فارس - عراق - شام ہین - مصر جو براعظم افریقہ کا
ایک مشہور ملک ہی عرب سے بہت ہی قریب جانب مغرب
واقع ہی بحر احمر ان دونون ملکون کے درمیان بہتا ہوا نکل گیا

ہو اور اسی دریا نے اِن دونوں کو جدا کر دیا ہو اگر یہ چھوٹا سا سمندر اِن کے درمیان نہ آجاتا تو ان دونوں ملکوں کی زمین ایک دوسرے کے مماس ہوتی۔

اہل عرب نے اپنے ملک کی تقسیم ان تین ناموں پر کی ہو۔ یمن۔ حجاز۔ نجد۔ آبادی کے حصہ کو یمن کوہستانی سلسلہ کو حجاز ریتلی زمین کو نجد کے نام سے موسوم کیا ہو مگر اہل یورپ کی جدید تحقیق سے انکے نام علیحدہ قائم ہوئے ہیں وہ یمن کو۔ عربیا فلکس یعنی عرب آباد۔ حجاز کو عربیا پٹیریا (Arabea Petraea) یعنی عرب جبالی تیسرے حصہ کو جو ریگستانی ہو۔ عربیا ڈزرٹا کہتے ہیں۔ (Arabea Deserta) یعنی عرب ریگستانی۔

ملک عرب کو آبادی اور شادابی کا حصہ بہت کم ملا ہو ریگستانی صحرا نہایت وسیع ہیں پہاڑوں کی چوٹیاں بھی بہت دور دور نظر آتی ہیں۔

ایک کوہی سلسلہ بحر احمر سے مکہ معظمہ کے قریب ہوتا ہوا بحیرۂ فارس تک چلا گیا ہو ایک سلسلہ اس سلسلہ کے علاوہ اور بھی ہو جو آبنائے باب المندب سے بحیرہ عقابہ

تک جنوباً وشمالاً مغربی ساحل عرب کے برابر ہوکر گذرا
ہی اسی بحیرۂ عقابہ کے جوار مین کوہ طور واقع ہی یہ پہاڑ خاک
سویز کے قریب واقع ہی اور دریاے احمر کا خوشنما منظر
بھی اسکے دامن سے بہت دور نہین ہی زرخیز اور شاداب
خطے صرف یمن حضرالموت عمان ولخصد ہین۔

قامت اور جُثہ کے اعتبار سے اہل عرب متوسط
درجہ حاصل کئے ہوئے ہین اکثر میانہ قد لاغر اندام اور رنگ
اُنکا مائل بہ تیرگی دیکھا گیا ہی۔ قدرت کی طرف سے عورتون
نے رنگ صاف اور چہرے خوبصورت پائے ہین شہری
عرب کا طرزِ معاشرت بہت صاف اور اُجلا ہی۔

لیکن بدوی عربون کا لباس تمام تر سادگی پر مبنی ہی
اور غذا بہت ہی معمولی بلکہ اُنکو خارپشت سوسمار موش وغیرہ کے
کھانے مین بھی کچھ باک نہین۔

جب اہل عرب ملک ایران کے خواہشمند ہوے
تو بدویون کے انھین نامہذب طریقون کے سبب غیرت
دار عربون کو قومی لحاظ سے سرکش ایرانیون کا یہ حقارت امیز
کلام سنا پڑا۔ جسکو صاحب شاہنامہ نے ان دو شعرون مین

ادا کیا ہو۔ (اشعار)

زشیر شتر خوردن وسوسمار + عرب را بجاے رسید ست کار
کہ ملک عجم را کنند آرزو + تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

لیکن ساتوین صدی عیسوی کے آتے ہی عرب کا ورق اُلٹ گیا بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے شہری اور قصباتی عربون مین فرق پیدا کر دیا قوم مین تہذیب اور شایستگی کے آثار نمایان ہوے۔ جہالت کی تاریکی کو دور کیا اسلام کے ساتھ ہی علوم نے بھی پہلو بدلا۔ اسی زمانہ مین جناب امیر علیہ السلام نے ایک روز ابوالاسود دئلی سے ارشاد فرمایا کہ میری زبان کے قواعد مدون کر اُسنے عرض کی کہ یا حضرت کیونکر آپنے فرمایا۔

(الکلام کلہ ثلاث اسمٌ وفعلٌ وحرفٌ)

یعنی کوئی کلام ان تین صورتون سے خالی نہین یا وہ اسم ہو یا فعل ہو یا حرف۔ یہ کلام معجز نظام سنکر ابوالاسود اُٹھا اور قواعد عربی ترتیب دینا شروع کئے۔

دوسری روایت ابو الاسود سے یہ ہو۔

مرویست از ابو الاسود کہ حاضر شدم بخدمت علی ع

سلہ دیکھو حاشیہ صفحہ

دیدم آنجناب را در فکر پرسیدم کہ یا امیرالمؤمنین فکر چیست فرمود کہ بے شک شنیدہ ام در این شہر شما غلطی در محاورہ پس میخواہم کہ کتابے در قواعد عربیہ ترتیب دہم عرض کردم کہ اگر چنین میفرمائی مارا زندہ میکنی و باقی میماند در ما این زبان دہم او گوید کہ باز بعد سہ روز حضور آنحضرت مشرف شدم پیش من کتابے انداخت کہ در آن بعد بسم اللہ الرحمن الرحیم قواعد عربیہ نوشتہ بود۔[۲]

الحاصل مدارس کی تیاریاں کلام مجید کا نزول توحید کا اعلان وعظ و پند کے جلسے شروع ہوگئے اشاعت اسلام کے تھوڑے ہی عرصہ بعد معاذ بن مسلم الہراء نے علم صرف[۳] کے قاعدے

حاشیہ صفحہ ۶

[۱] یہ شخص بصرہ میں پیدا ہوا اور کوفہ میں سکونت اختیار کی اور ۷۰ برس کا ہو کر انتقال کیا۔ افسوس کہ ان مصنفین قواعد صرف و نحو کے حالات مجھکو زیادہ دستیاب نہ ہوسے ورنہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے ضرور قلمبند کرتا۔

[۲] دیکھو شرح کبیر سید علیخان مدنی بر فوائد صمدیہ مطبوعہ طہران صفحہ ۲

[۳] تعریف علم صرف۔ صرف۔ وہ علم ہو جس میں کلموں کے بنانے اور ان میں تغیر کرنے کا طریق بیان کیا جائے۔

ایجاد کئے پھر تو اس زبان کے قواعد کی بیسیون نہین بلکہ سیکڑون
کتابین مصر وشام وغیرہ شہرون مین ترتیب دیجانے لگین
اور زبان عربی تھوڑی ہی مدت مین ایک گھنگھور گھٹا
بنکر اُٹھی اور مغرب سے مشرق تک برستی ہوئی نکل گئی۔
چنانچہ گیارہوین صدی مین اہل فرنگ جب شایستگی
اور ملکی فخر حاصل کرنے پر متوجہ ہوئے تو گروہ کے گروہ
فرنگستان کے طالبعلمون کے اسپین مین گئے اور عربی زبان
سیکھکر ارسطو اور یونانی حکیمون کی کتابین جو عربی زبانین
ترجمہ ہو چکی تھین اپنی زبان مین ترجمہ کین سب سے اول جسنے
یہ فخر حاصل کیا وہ پادری۔ کانسٹنٹن تھا اسیطرح ڈانیل مورلے
اور رابرٹ اٹین - ہنری اول کے عہد مین پادری ایڈی لارڈ
انکے علاوہ اور اور لوگ عربی زبان سے اپنی زبان مین ترجمہ
کرنے پر مستعد ہوے اور اسیطرح آج تک برابر مستعد چلے
آتے رہین - خود اہل عرب جب اپنی زبان کو علمی زبان بنانے
پر مستعد ہوے تو یونانی کتابون کا اپنی زبان مین ترجمہ کرکے
رواج دینا شروع کردیا خلیفہ منصور نے یونانی زبان سے
عربی زبان مین علوم کے ترجمون کے بڑے بڑے انعام

مقرر کئے خلیفہ مامون نے روم و شام جرمن و مصر سے
یونانی کتابین منگا منگا کر اپنی زبان مین ترجمہ کرائین۔
اسپین یعنی اندلس مین عبدالرحمن بن الحکم خلیفہ بنی امیہ
نے یونانی زبان سے اپنی زبان مین کتب کے ترجمون پر
کمر باندھی۔ بڑا نامی مترجم یونانی زبان سے عربی زبان مین
ابوالوالد تھا جس کا نام عرب اور یورپ مین مشہور ہے۔
روسی جب ترقی تربیت پر متوجہ ہوے تو سب سے
اول بادشاہ پیٹر دی گریٹ نے جس طرف توجہ کی وہ بھی
یہی بات تھی کہ اجنبی مصنفون کی عمدہ تصنیفات کے ترجمے
اپنی زبان مین کرا کر چھپوائے۔ اس بادشاہ کو اس پیری
مین جو جو دقتین پیش آئین اُن سب پر وہ بہت استقلال سے
ظفریاب ہوا۔
اس بلند اور مستقل ارادے کے پورہ کرنے مین
کہ وہ اپنی زبان مین دیگر علوم لاکر اپنے ملک کے تمام طبقون
مین علم کی روشنی پھیلائے اُس کو قدم قدم پر دشواریان پیش
آئین مگر اُسکا مستقل ارادہ ان سب پر غالب آیا آخر کو اسی
بات سے پیٹر اعظم کے لقب پانے کا سزاوار ہوا۔

اسکی ہمدردی کے وہ نتیجے جو اپنی زبان مین علم پھیلانے کے
سے تھے اب تک موجود ہین اور ہمیشہ موجود رہین گے۔

اگرچہ پیٹر اعظم کا اُن بہت سے بادشاہون سے جنکے
بڑے بڑے کامون کا روے زمین پر غلغلہ ہی مقابلہ کیا جاے
تو معلوم ہوگا کہ اُن سب سے اسی کا نام بلند ہی۔ یونانیون
نے بھی بہت بڑا حصہ علوم و تربیت کا مصریون سے پایا
تھا اور اسی بڑی دولت کو اپنی زبان مین ترجمہ کرکے رواج
دینے سے ملکی فخر و امتیاز حاصل کیا۔ اسی طرح فارسی زبان
عربی و ترکی الفاظ سے مالا مال نظر آتی ہی ایران کے کتبخانے
دیگر علوم کے ترجمون سے مزین پاے جاتے ہین قبل اسکے
کہ مین زبان عربی کا فارسی پر اور زبان فارس کا اثر اردو پر
دکھاؤن موجودہ ایران کی مختصر حالت تواریخی انداز کے ساتھ
بیان کرتا ہون ایران مثل افغانستان کے ایک پہاڑی ملک
ہی اور قدیم ایرانی بدوی عربون کی طرح وحشیانہ
انداز سے خالی نہ تھے [illegible] گھاٹیون
اور کوہی دردون مین رہا کرتے تھے اور اب بھی بعض [illegible]
[illegible] پہاڑون [illegible] پاے جاتے [illegible]

یہ قدیم ایرانی اپنی ہمسایہ قومون سے لڑنے بھڑنے اور فرمانروائے وقت کے خلاف بغاوتین کرنے مین اپنا وقت گذارا کرتے تھے۔ لیکن طرز معاشرت یہان کا عربی طرز معاشرت سے ایک علیحدہ انداز رکھتا ہی خوراک یہان عموماً مقوی اور صحت بخش ہی۔ غربا بھی خوشخور نظر آتے ہین بادشاہ سے لیکر گدا تک نان گندم و گوشت دنبہ کھاتا ہی اور ادنیٰ سپاہی سے لیکر شہنشاہ تک کوئی ایرانی کسی غریب سے غریب کو بھی مذہبی یا قومی ذلت کی نظر سے نہین دیکھ سکتا۔

بلوچستان سے لیکر اذربائجان تک جو روسی کوہ قاف کے قریب ہی اور خراسان و مشہد سے لیکر بصرہ تک تمام ایرانی ایک قوم ایک زبان ایک مذہب اور ایک لباس رکھتے ہین یکرنگی اور اتحاد ایران کے استحکام و قومی بقا کا راز ہی علاوہ اس قومی لسانی اور مذہبی یک رنگی کے ایرانی بہت سے

حاشیہ صفحہ ۱۰

ان چشم دید حالات کو مفصل طور سے مین نے اپنے ایک مسدس مین جو سفر عراق عرب و عجم سے واپس آنیکے بعد ۱۳۲۳ ہجری مین لکھا تھا نظم کیا ہی اور جسکو مین نے عظیم آباد اور لکھنؤ مین اور دیگر قوم کے ہمدرد مشہور و معروف بیرسٹر حسن امام و مسٹر حامد علیخان بہادر و نیز بعض دیگر حضرات کی بڑی بڑی مجلسون مین پڑھا ہے

ایسے مشرکانہ اور دیگر قابل اعتراض رسوملت سے بری ہین جنہون نے مسلمانان ہند کو من حیث القوم مفلوج بنا رکھا ہی۔

ایران کی تمام تر حالت ہند کے مسلمانون سے بدرجہا بہتر ہی وہان سید تو البتہ تعظیم کی نظر سے دیکھے جاتے ہین لیکن دیگر اقوام مین امتیاز مطلق نہین جو اور تفریقات حسب و نسب و پیدائش و کسب پر مبنی ہین بالکل نہین پائی جاتین نہ کوئی انکو باعث فخر خیال کرتا ہی ایک کفش دوز نداف قناد سراج طباخ قصاب سبزی فروش کسی لحاظ سے عام سوسائٹی مین ذلیل نہین سمجھا جاتا ایک پیشہ ور بڑے سے بڑے آدمی کی لڑکی سے شادی کی تجویز کر سکتا ہی اور اسیطرح اسکے برعکس بڑے سے بڑا مجتہد و شاہزادہ بلا خیال تحقیر اونیٰ سے اونیٰ طباخ یا قصاب کی لڑکی سے شادی کرتا ہی۔ معیار شرافت وعزت شرافت ذاتی ہی۔ ایران مین ہر فرد بشر حتیٰ کہ شاہزادے بھی کوئی نہ کوئی پیشہ سیکھتے ہین اور پہلا سوال اجنبی مسافر سے یہی ہوتا ہی کہ چہ پیشہ داری سب بے ہنر و بے پیشہ کو بدمعاش چور اور بے اعتبار سمجھا جاتا ہی اور پیشہ ور کو ہر کوچہ و بازار مین کرسی ملتی ہی بلکہ ان تمام معاملات تمدنی پر صبح و شام بحثین ہوا کرتی ہین علماء بالمرۃ ان

باتون کی اصلاح کے درپے رہتے ہین یہ معاملات معاشرتی سر ممبر مثل وعظ و پند کے بیان ہوتے رہتے ہین۔ مجھے خود ایسے جلسون مین گھنٹون بیٹھنے کا اتفاق ہوا ہو اور مین نے ذرہ ذرہ سی باتون پر نکتہ چینی ہوتے دیکھی ہو لیکن مجھکو جسبات کا سب سے زیادہ دیکھنا منظور تھا وہ زبان ایرانی تھی مینے جسقدر عربی کا اثر اس زبان پر پایا اُسکا بیان طولانی ہو۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۱ء مین جب مین اپنے منعم و جوہر شناس جناب نواب سید محمد اکبر علیخان عرف سید چھوٹے نوابصاحب رضوی رئیس عظیم آباد کے ہمراہ ایران کا سفر کر رہا تھا تو مجھے یہ بات دیکھکر تعجب ہوتا تھا کہ بہت کم ایسے ایرانی ہین جو بے تکلف عربی نہ بول لیتے ہون اور عربون سے بات چیت مین انھین کچھ دقت نہ واقع ہوتی تھی لیکن یہ دیکھکر کہ ترک کے دستے کے دستے حلب و شام تک سے قافلے قسطنطنیہ اور مصر کے تاجرون سے ایران کے راستے کسیوقت خالی نظر نہین آتے۔ شاہ صفوی کی بنوائی ہوئی عالیشان سرائین ترک و عرب کے مسافرون سے ہر وقت مملو پائی جاتی ہین۔ میرا تعجب برطرف ہو جاتا تھا۔ اس مین

کوئی شک نہین کہ یہ راستے یعنی بندر عباس سے طہران تک
اور بصرے سے خانقی اور خانقی (یہان عرب وعجم کی سرحدیں
ملی ہین اسی سے اسکو عرب وعجم بھی کہتے ہین) خراسان تک
عرب وعجم مین تبادلہ الفاظ کا ایک قوی ذریعہ قرار پاسے ہین
اہل عرب اور اہل عجم کا یہ میل جول۔ اسلامی خصوصیت سے
ساتھ ایسا نہین ہو جو بے اثر کہا جاسے یہی ایک ایسا
مستحکم ذریعہ ہو جس سے تمامی ایران مین زبان عربی کا اثر
پایا جاتا ہو ملک ایران مین بے شمار مدرسہ ہین اور وہ سب
عربی ہی کے درس گاہ سمجھے جاتے ہین عربی زبان کی معلومات
بہم پہنچانے کی ضرورتین اگر تفصیلی طور سے دکھائی جائین تو
بہت ہون اسلئے کہ جب ہماری اردو[1] زبان ایران کی تابع ہو
اور ایران مین اس کثرت سے عربی کا اثر جاری وساری ہو تو
ہم بغیر کچھ نہ کچھ عربی زبان کی معلومات بہم پہنچاسے علمی جلسون
اور مہذب سوسائیٹون مین کیون کر کلام کرنے پاسنے کے

[1] اردو زبان ایران کی تابع ہو - یہ الفاظ میرے قلم سے صرف اس مجبوری سے
لکھے جاتے کہ زبان اردو کی قواعد کی طرف ابھی تک مشاہیر ہند نے اپنی توجہ خاص مبذول
نہین فرمائی ورنہ اسکو خود علمی زبان بننے کا فخر حاصل ہوتا۔

قابل سمجھے جاسکتے ہین سکے علاوہ طبابت کا پیشہ بغیر عربی جانے کسقدر حقیر اور ناکمل تصور کیا جاتا ہی عربی قواعد سے آگاہی حاصل کرلینے کے بعد زبان انگریزی کے قاعدون کے فہم مین نہایت آسانی متصور ہی۔

اردو زبان کی تاریخ سے کسکو آگاہی نہین کون نہین جانتا کہ اردو مختلف الفاظ کا ایک ذخیرہ ہی اور رنگ برنگ کے پھولون کا ایک نادر گلدستہ مگر اس مین بیشتر الفاظ عجمی اور عربی زبان کے پائے جاتے ہین فارسی الفاظ ہندی الفاظ سے مجانس ہونے کے سبب زبان سے بسہولت نکلتے ہین اور عربی الفاظ مغائرت کے باعث اسطرح ادا نہین ہوسکتے اور ایک لفظ کی مختلف صورتین بمشکل متمیز ہوتی ہین فارسی زبان کی لفظین زبان اردو مین اسطرح مشترک ہوگئی ہین کہ ہمکو اب انکی تمیز کی ضرورت بہت کم ہو لیکن عربی لفظین ابتک اپنی وضع کی پابند ہین اور نوعیت کے لحاظ سے ان سب الفاظ کا ایک جداگانہ انداز پایا جاتا ہی۔

فارسی زبان کے تمام الفاظ اردو مین اسطرح شامل ہوگئے ہین کہ گویا وہ سب مستعملہ الفاظ اسکی ملک قرار پاچکے ہین

اور یہی حال عربی الفاظ مستعملہ کا بھی ہونا چاہیئے تھا پھر کیا سبب
کہ عربی الفاظ کے سمجھنے مین بمقابل فارسی لفظون کے ہمکو ایک گونہ
دقت واقع ہوتی ہی اسکا راز قواعد عربی کا بسیط ہونا ہی عجمی الفاظ
کی صورتین قواعد کے کم ہونے سے کم بدلتی ہین - اور زبان
عربی کی ہر لفظ مختلف قاعدون سے مختلف شکلین اور مختلف
معانی پیدا کر سکتی ہی - اسلئے علم صرف کا جاننا نہایت ضروری
ہی میری یہ غرض نہین کہ بغیر آگاہی علم صرف النسان اردو مین بات
ہی نہین کر سکتا - نہین بلکہ میرا مقصود اصلی یہ ہی کہ ان قواعد عربیہ
سے آگاہی حاصل کرنے کے بعد اُن سب الفاظ کو بھی اپنے
قبضہ مین لے آنا چاہیئے جو علاوہ اُن لفظون کے ہین جن پر
زبان فارسی کے ذریعہ سے حق ملکیت حاصل ہو چکا ہی - اور
انھین قواعد عربیہ کی مطابقت سے زبان اُردو کے ایسے
مضبوط قاعدے تیار کئے جائین جو خود زبان اُردو کو
بہت جلد علمی زبان بنا دین -

ہر چند یہ کوئی نئی بات نہین بلکہ شمشاء سے قواعد
اردو کی طرف تمام ترقی راہین مبذول ہو چکے ہین مگر اتنا
ضرور ہی کہ یہ کسی اعلی پیمانہ پر پہنچنے نپائی تھین کہ ملک کے اہل الرائے

کا خیال اور لٹریچر کی ضخامت بڑھانے مین مصروف ہو گیا اور اسکی گویا ابتدا ہو کر رہگئی اور اسباب نے خود بخود شہرت حاصل کر لی کہ اُردو زبان مین ابھی علمی زبان بننے کی قابلیت ہی نہین حالانکہ ۱۸۳۵ء مین اسکا رواج ہوا اس زبان مین بہت سی کتابون کا ترجمہ ہوا۔ بیشمار الفاظ داخل ہوے۔ اور اُردو کی ضخامت مین ابتک ایک معتد بہ اضافہ ہوتا رہا۔ جیسے خان بہادر نذیر احمد خان کا ترجمہ قرآن مجید شمس العلما سید علی صاحب بلگرامی کی کتاب تمدن عرب۔ شمس العلما مولوی امداد امام صاحب کی بہارستان سخن۔ آنریبل نواب عماد الملک سید حسین صاحب کی بعض تصنیفات و تالیفات۔ خان بہادر میر علی محمد شاد کی نوائے وطن۔ شمس العلما مولانا شبلی کا موازنہ انیس و دبیر۔ مولوی الطاف حسین صاحب کا مسدس حالی۔ وغیرہ۔ اور علمی رسالون مین بعض رسالے جیسے مخزن جو لاہور سے مستقل ارادہ لیکر نکلا اور جسکے علمی مضامین زبان اُردو مین مثل تازہ ہوا کے سرایت کر گئے دوسرا دکن ریویو۔ تیسرا زمانہ۔ اور ابتک برابر اضافہ ہوتا چلا آتا ہے لیکن اسکے مقابل مین قواعد کی کتابین بہت کم ترتیب دی گئین اور جو مرتب ہوئین بھی انکا رواج کم ہوا بعض کا رواج ہوا بھی تو ایک محدود دائرہ مین نہ مثل اُن کتابون کے کہ جو عام دلچسپی

کی نظر سے دیکھی جاتی ہین وجہ یہ ہو کہ اردو لٹریچر کی ضخامت اس طرح کی کتابون سے بڑھ سکتی ہو اور عام لوگ اُنسے دلچسپی بھی حاصل کر سکتے ہین مگر زبان اردو علمی زبان جب ہی بن سکتی ہو کہ جب اس مین قواعد کا اضافہ کیا جائے لیکن قاعدے ایک ایسا خشک اور روکھا انداز اختیار کئے ہوے ہین کہ انکی طرف بہت کم اہل قلم اپنی توجہ مبذول فرماتے ہین۔ اور یہی سبب ہین جو ابتک زبان اردو کو علمی زبان بننے کی اجازت نہین دیتے اور یہی اسباب ہین جو اس ضروری کام کے سدّراہ ہین قواعد صرف و نحو محض قواعد ہونے کی وجہ سے اس قدر خشک اور مشکل نظر آتے ہین کہ اُنکی بھیانک اور ڈراونی صورتون نے طالبعلمون کے دلون مین ایک قسم کا خوف پیدا کر دیا ہی حالانکہ ایسا نہین ہی ہر چیز کی حقیقت دریافت کرنے مین ایک لطف خاص ہی محض عربی کی نئی صورتین دیکھ دیکھکر بچے بھی یہ سمجھتے ہین کہ ہمکو ایک نئی مصیبت سے پالا پڑا۔

یہ مقولہ جو زبان زد ہو گیا ہے کہ (مرغیان را مغز باید چون سگان) بہت خاطر شکن ہی انسان کہلانے کے کتے کا بھیجا لائے جو ہر وقت قواعد صرف رٹتے جائے۔ بغیر سمجھے کسی بات کا رٹنا ہرگز فائدہ نہین دیتا کیونکہ محض ایشیائی طریقے سے جن بچون کی تعلیم ہوتی

ہی وہ دُو دُو برس میزان پڑہا کرتے ہین اور اُنکو اسکی کچہ خبر نہین ہوتی
کہ واحد کیا چیز ہی تثنیہ کسکو کہتے ہین اور بحث اثبات فعل ماضی معروف
کس جانور کا نام ہی - بڑے افسوس کی بات ہی کہ جن بچون کا دماغ
پہول سے بہی زیادہ نازک ہوئے اُنسے ایسی فضول فضول محنت لیجائے
اور اُنکا وقت اور صحت خراب کرنے مین کوشش کیجائے -

کوئی علم بغیر مزاولت اور بغیر پریکٹس کے یاد نہین رہ سکتا -
اور نہ اچہی طرح سمجہ مین آسکتا ہی اور مزاولت مین وہی کتابین رہ سکتی
ہین جو مفید بہی ہون اور دلچسپ بہی اس لئے مین نے اپنی کتاب
مین ایسے طریقے اختیار کئے ہین جو طالبعلمون اور عام ناظرین کو
قواعد کے سمجہنے مین دلچسپی کے ساتہ بہت آسانی کا ذریعہ
قرار پائین اور امید ہی کہ اس نئے طریقے سے اور بہی بہت سے
فوائد ظہور پذیر ہون - ہر کتاب مین ایک آدہ غلطی کا رہجانا یقینیات
سے سمجہ لیا گیا ہی - اس اعتبار سے اسمین بہت سی غلطیون کا رہجانا
کچہ عجب کی بات نہین کیونکہ اسکے چہپنے وغیرہ کے اہتمام مین بہت
تعجیل سے کام لیا گیا ہی وجہ یہ تہی کہ سنہ ۱۹۰۶ء مین اس کتاب کا
کامل مسودہ مع ایک بکس کے مغلسرائے اشٹیشن پر چوری جاچکا ہی
اور اسکے قبل اسکا اشتہار ملک مین شائع کیا جاچکا تہا جس مین

مفصل اغراض اس کتاب کے اور جن کتابون سے اسمین مدد لیگئی ہو اُن سبکی فہرست موجود ہو ناظرین سے امید ہو کہ اگر اُسکو کہین دیکھین اور یہی انداز اسمین پائین جو اسمین ہین تو اُسکو مال مسروقہ خیال فرمائین اور حقیر کو مطلع کرین

جو محنت شاقہ مجھے اس کتاب کے اغراض پورہ کرنے مین پڑی ہی اسکا فیصلہ ملک کے اہل قلم کی زرین راؤن پر موقوف ہی۔

اسکے بعد مین اپنے کرمفرما جناب ڈپٹی نواب محمد عظیم خان بہادر نواب گنج بارہ بنکی کا تہ دلسے شکریہ ادا کرتا ہون کہ آپنے اس کتاب کو کلکتہ یونیورسٹی مین روانہ کر دینے کا وعدہ فرمایا اور اپنے مکرم دوست خان بہادر جناب ڈاکٹر عبد الرحیم صاحب کا بھی شکریہ ادا کیے بغیر مین نہین رہ سکتا کہ آپنے اس کتاب کے ملاحظہ کرنے مین اپنا قیمتی وقت صرف کیا اور اس کتاب کے ضایع ہونیکے بعد پھر مجھے اس کتاب کے لکھنے پر مستعد کیا اور کمال حوصلہ افزائی فرمائی۔

اب مین درگاہ رب العزت سے اس کتاب کیلئے قبول عام کا امیدوار ہون۔

الحمد للہ العلی العلیم والصلوۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم و آلہ الھداۃ الی الصراط المستقیم

سنہ ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ ہجری ماہ ربیع الثانی

احقر محمد احسن مرزا شرر مشہدی

۷۸۶

یا اللہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلسفۂ صرف و نحو کا سلسلہ حصۂ اول

اصل علم کی ایک زبان ہی۔ زبان سے وہ الفاظ اور روزمرّہ کی وہ باتین مراد ہین جو ایک ملک اور اُس کے تمام شہرونمین شب و روز مستعمل ہوتی ہین۔

بانیان قواعد صرف و نحو نے جب زبان عرب یعنے اپنی زبان کو اس قابل بنانا چاہا کہ اسکو دوسرے ملک کے باشندے بھی جنکی زبان اور لہجہ دوسرا ہو۔ ہماری زبان کے الفاظ اور اُن کے معانی۔ ہماری کتابون کی عبارت اور اُن کے مطالب سمجھ سکین۔ ہماری ہی زبان مین کلام بلکہ اپنے خیالات کا اظہار بھی کر سکین۔ تو اُنکو چند منضبط قاعدون کے ایجاد کی فکر پیدا ہوئی۔

لیکن اُنھون سے نے اُن قواعد لکھنے کے قبل اِس امر کا خیال کیا کہ ہم کس صورت سے اور کس طرح چند قاعدے ایسے تیار کرین جنکا سلسلہ بڑھتے بڑھتے ایک علم کی صورت پیدا کرے اور کونسی ایسی زمین نظر آئے جسپر ایک عظیم الشان شہر آباد ہو سکے۔ پھر کونسی ایسی فی الحال چند اینٹین چنین جنکی بنا ایسی پائدار اور جنکی نیو ایسی مستحکم ہو جسپر رفتہ رفتہ ایک عالیشان عمارت قائم ہو سکے۔ اور کہان سے ایسے مخزن و معدن فراہم ہون جو ان مصارف کے لئے کافی و وافی ہو سکین۔ جب اُنکو اس اہم کامون کی فکر پیدا ہوئی تو اُنھون نے خیال کیا کہ جتنی باتین بھی ہمارے ملک مین ہوتی ہین اور جتنے الفاظ عام و خاص کے منھ سے شب و روز مین نکلتی ہین خواہ وہ بول (سہ حرفی ہون یا چو حرفی) وغیرہ۔ وہ کسی نہ کسی غرض سے ضرور شامل ہوتے ہین۔ ایسے یا تو اُن الفاظ مین چیزون کے نام ہوتے ہین۔ جیسے (رَجُلٌ) (عِلْمٌ) یا کامون کے لئے بولے جاتے ہین جیسے (ضَرَبَ) (دَحْرَجَ) یا حرف ہوتے ہین جیسے (مِنْ) و (لَا) وغیرہ اور جن آوازون یا الفاظ مین اغراض کا پہلو نہین ہوتا اُن کا استعمال کرنے والا مجنون سمجھا جاتا ہے۔ اب اُنھون نے

اپنے اغراض پر نظر ڈالے تو اُن کو نا محدود پایا۔

اُن مطالب کے اظہار کے لئے جو لفظین بولی جاتی تھین اُنکو بھی بیحد و بے شمار تصور کیا۔ جیسے (رَجُلٌ) ایک مرد (رَجُلَانِ) دو مرد (رِجَالٌ) کئی مرد اور فعل کے لئے (ضَرَبَ) (ضَرَبَا) (ضَرَبُوْا)

(یَضْرِبُ) (یَضْرِبَانِ) (یَضْرِبُوْنَ) وغیرہ

سوائے حرف کے کہ اُنکے لئے تثنیہ جمع وغیرہ نہین ہی اسوجہ سے اُنکی صورتین نہین بدلتین۔

پھر اُن لفظون کے تسلسل سے جو جملہ اور تقریر بنتے تھے اُنکو بھی نہایت پیچیدہ سمجھا۔

کیونکہ ایک ایک مطلب کیلئے سیکڑون لفظین اور ایک ایک شئے کے ہزارون نام تھے چنانچہ شہد کے واسطے اسی نام اور اژدہے کے دو سو نام اور شیر کے پانسو نام اور اونٹ کے اور شراب کے ہزار ہزار نام اور تلوار کے قریبًا چار ہزار۔ وقس علی ہذا۔

اسلئے وہ پر ضرور سمجھے کہ پہلے اِن تمام الفاظ کی جملہ غرضون اور اُنکے بولنے سے جو ارادے سمجھے جاتے ہین اُنکا ایک نام

اور اُن سب مطلبون کے لیئے ایک مختصر لفظ چن لیجائے سب سے پہلے جو اُن ہمت ور لوگون نے کام کیا وہ شاید یہی تھا کہ اپنے مُنھ سے تمام نکلنے والی آوازون کے اغراض کا نام (معانی) رکھا۔

اسکے بعد اُنھون نے اس امر مین غور و فکر سے کام لیا کہ یہ لفظین اور یہ بول چال ہماری زبانون پر کب سے جاری ہوئی۔ تو اُنھین یقینی یہی خیال آیا کہ ہمارے پیدا ہونے کے پانچ چھ ماہ بعد سے یہ الفاظ اور روزمرہ کی یہ باتین ایک ایک دو دو کرکے ہماری زبان پر آنے لگین اور جو جو ہم بڑھتے گئے یہ الفاظ بھی ہمکو زیادہ یاد ہونے لگے۔ یہانتک کہ روزمرہ کی باتون مین ہمین پوری مہارت حاصل ہوگئی۔

اِن تصورات سے اُن کے دماغ مین ایک زبردست خیال پیدا ہوا اور وہ یہ کہ بیشک ہمارے ساتھ ہی ہمارے بول چال بھی پیدا ہوئی اس خیال نے اُنھین بڑی مدد دی۔ کیونکہ فوراً ہی اس بات کو بھی طے کرلیا کہ بس اب اپنے ہی اوپر اپنی زبان کو بھی قیاس کرنا چاہیئے۔

اس امر کے طے کرنیکے بعد جب اُنھون نے اپنے وجود

یعنے ملک عدم سے عالم ہستی مین موجود ہونے کا خیال کیا۔ تو اُنھین بہ یکدم دو زمانون کا پتہ مل گیا۔

یعنے یہ کہ پہلے ہم نہ تھے اور اب ہم ہین۔ بس معاً اُنھون نے اپنے پیدا ہونے کے قبل والے زمانہ کا نام اپنی زبان مین۔ (زمانۂ ماضیہ) پایا اور پیدا ہونے کے بعد والے زمانہ کا نام (حال)

پھر جب اُن روشن خیال لوگون نے اورون کو ہست سے نیست اور موجود سے نابود ہوتے دیکھا۔ تو اُنھین ایک زمانہ کا پتہ اور چل گیا۔ یعنے وہ سمجھ گئے کہ جس زمانہ کا نام حال ہی۔ وہ ساعت بہ ساعت جا رہا ہی اور جس طرف ہماری عمر روان بڑھ رہی ہی وہ وقت برابر آ رہا ہی۔

جب اُنھین اس آیندہ زمانہ کا خیال آیا تو اُن متجس لوگون نے اپنی زبان مین اس آنیوالے وقت کا نام مستقبل پایا۔ اِن نامحدود زمانون کے نام اور اِنکی تعریف نے اُن مستقل مزاج اور پرہمت لوگون کے دلون مین ایک قسم کی مسرت پیدا کر دی کیونکہ یہی وہ میدان اُنکو نظر آئے جنمین اُنھون نے قواعد کا ایک شہر بسانیکی وسعت پائی۔

وہ بہت یقین کے ساتھ یہ سمجھ گئے کہ جتنی باتین دُنیا مین ہوتی

ہین اور ہونگے وہ اِنھین زمانون کے اندر رحمنا ہین اور کبھی اُنسے باہر نہین جاسکتین۔

جب اُن منتظم لوگون نے زمانۂ ماضیہ اور زمانۂ مستقبل کے لق و دق میدانون کو نامحدود پایا۔ تو اب وہ انکا نشیب و فراز دریافت کرنیکی غرض سے وہین جا پڑے اور اپنے علی التواتر فکر ونکی ایک ایسی زنجیر بنائی جس سے اُن عالی ہمت لوگون نے اِن دونون میدانون کے حدود دریافت کرلینے مین بڑی کامیابی حاصل کی پیمایش کرلینے کے بعد اُنھون نے سرزمین ماضیہ سے جو بالکل ایک گرم وخشک تھی اپنے کام مین لانے کے لئے ایک ایسا ٹکڑا پسند کیا جو خاصیت آب وہوا کے اعتبار سے خشک تو ضرور تھا مگر نہایت زرخیز۔ جس کا نام اُنھون نے ماضی رکھا۔

اور جن کامون کا گذرے ہوے زمانہ سے علاقہ پایا اُسکو فعل ماضی کے نام سے یاد کرنے لگے۔ اور انکا وزن کرنیکے لئے تین حرف (ف) (ع) (ل) اس صورت سے (فَعَلَ) معین کئے اور جو کثیرالاستعمال و متعدد لفظین اسکے لئے مستعمل ہون انکی تعریف یون معین کی۔ کہ اُن کا آخر حرف مبنی بر فتح ہوگا یعنی آخر حرف پر زبر ضرور ہوگا۔ خواہ اُسمین حرف کم ہون یا زیادہ

سواے کسی وجہ کے - اور اسکی مثال کے لئے بہت سی لفظین
قلم بند کین جن مین کی چار لفظین موزون بہ الیسی لکھدین کہ جن کے
عین کلمہ مین چارون حرکتون کو دکھادیا - اور چار موزون لکھدین
اسواسطے کہ اسطرح کے جتنی لفظین ہون اُنکی مثال کے لئے
یہ لفظین کافی و وافی سمجھی جائین -

اور وہ چار لفظین موزون بہ یہ ہین - (فَعَلَ) (فَعِلَ)
(فَعُلَ) (فَعْلَلَ) اور چار لفظین اسکے ہم وزن یہ لکھدین -
(ضَرَبَ) (سَمِعَ) (کَرُمَ) (بَعْثَرَ)

اب دیکھو کہ یہ سب ایک زمانے کی یعنے گذرے ہوئے
زمانہ کی خبر دیتی ہین - بعد اِسکے زمانہ مستقبل کی جانچ شروع کی
تو اُسمین بھی بے حد وسعت پائی لہذا جس فعل کا آنیوالے زمانہ
سے تعلق پایا اُسکو فعل مستقبل کہنے لگے - اور تعریف اِسکی یون کی
مستقبل آنیوالے زمانہ کو کہتے ہین اور جو الفاظ اس زمانہ کی خبر دینے
کے لئے بولے جاتے ہین اُنکے آخر مین پیش ہوتا ہی اور کبھی کبھی
وہ پیش کسی سبب اور کسی وجہ سے بدل جاتا ہی جسکا ذکر آگے
آئیگا اور اُسکے لئے موزون الفاظ یہ تحریر کئے (یَفْعِلُ)
(یَفْعَلُ) (یَفْعُلُ) (یُفَعْلِلُ) اور اِن کے ہم وزن صرف

مثال کے لئے چار صیغے لکھ دیئے۔

اور وہ چاروں صیغے یہ ہیں۔ (یَضْرِبُ) (یَسْمَعُ) (یَکْرُمُ) (یَبْعَثُ) جب وہ سر برآوردہ انسان اپنے دماغی قوت سے اِن دونوں جہتوں کو یعنے زمانۂ ماضی اور مستقبل کو جو مانند ازل و ابد کے تھے بسراحت کے ساتھ جان چکے اور اُن کی تقسیم سے فراغت حاصل کر چکے تو اب اُنکو اپنے موجودہ یعنے زمانہ حال کی تحقیق و تدقیق کا شوق پیدا ہوا۔ اسکی حالت پر غور کرنے سے اُن باریک بین نگاہوں پر یہ بات ثابت ہوگئی کہ اس میں بہت ہی کم وسعت ہے اور استقبال سے بہت ہی قریب۔ کیونکہ آنے والا زمانہ برابر آرہا ہے۔ اور موجودہ زمانہ ساعت بساعت جا رہا ہے یعنی زمانۂ حال۔ اسوجہ سے حال کو زمانۂ مستقبل سے بہمہ وجوہ علاقہ ہے اسلئے کہ اگر آنے والا زمانہ بفرض محال نہ آئے تو زمانۂ حال کا وجود مشکل سے ثابت ہو سکتا ہے۔ بہر تقدیر انھوں نے اِن دو زمانوں کو اسطرح ملا جلا ہوا پایا جیسے ایک ورق کے دو رُخ۔ اسلئے اِسے بھی اُسی میں شامل کر دیا اور تعریف اس کی یوں کی۔ (صیغۂ حال ہمچو صیغۂ استقبال است) اور یہی پہچان کے لئے کہ حال استقبال سے ملحق ہے دو نون کا بجائے

مضارع

مجموعہ ایک علیحدہ نام معین کیا۔ جو مضارع کے نام سے مشہور ہوا۔

اسکے بعد اُن پُر حوصلہ دماغون مین اِس خیال سے چکر مارا کہ پیدا ہوتے ہی ہمسے کیا بات سرزد ہوئی تھی۔ تو اُنھین خیال آیا کہ ہمنے دنیا پر آتے ہی کوئی کام مثل شیر خوردن و گریہ کردن کے کیا تھا اسلیئے سب سے پہلے اُنہون نے اپنے کام کا نام (فِعل) اور اپنا نام (فَاعِل) رکھا۔

فعل و فاعل

اسکے ساتھ ہی اُس سن کا بھی خیال آیا جو ایک گونہ تمیز و شوخی کا ہوتا ہی۔ اُنھین یہ بھی یاد آیا کہ جب ہم کوئی کام خلاف مرضی کرتے تھے تو ہمارا کوئی بزرگ یا اُستاد مارتا تھا۔

جب اس فعل یعنے ضرب کا فاعل اُنھون نے اپنے کسی اُستاد کو دیکھا تو اُنھین خیال آیا کہ یہ ضرب واقع کسپر ہوئی تھی ہمپر۔

مفعول

اب وہ سوچے کہ گریہ کردن کی حالت مین تو ہم فاعل سے تھے اور گریہ ہمارا فعل تھا۔ اور اس دوسری صورت مین ضرب جو ایک فعل ہی اسکا فاعل تو ہمارا اُستاد ہوا۔ اور ہم یا ایسا شخص خواہ مرد ہو یا عورت جسپر کوئی فعل واقع ہو کون ہوا۔ پس ایسے شخص کا نام مفعول معین کیا۔

اور ایسے فعل کو جو فاعل سے نکلکر مفعول پر تمام ہو فعل **متعدی**
اور جو کام صرف فاعل ہی پر تمام ہو جائے اُسے فعل لازمی کہنے لگے۔
اِسکے بعد تو سلسلۂ خیالات اُن کے دماغون مین علی التواتر
جاری ہو گیا۔ اب اُن پر خومن لوگون نے اپنی موجودہ حالت
کو بہت غور سے اور اپنے جملہ افعال کے تمام جزئیات تک کو
نہایت گہری نظر سے دیکھنا شروع کر دیا کیونکہ اُنھین علوم کا ایک شہر
آباد کرنا تھا اور قواعد کی ایک عمارت قائم کرنا تھی۔

جب وہ زمانون کی چھان بان مین سرگردان تھے تو اسوقت
اُنکو کہین کہین معدنیات بھی نظر آجایا کرتے تھے مگر ابھی اُن کو
اتنی فرصت نہ تھی کہ اُسکی تحقیق کرتے۔ جب وہ مرقومۂ بالا ابوابون
کی توضیح و تشریح سے فراغت پا چکے تو اب پھر اُنھین ایک شہر آباد
کرنے کی فکر نے اور ایک بڑی عمارت اُٹھانے کے مصارف نے
مخزن اور معدنون کے جستجو پر مستعد کیا۔

وہ علی العزم لوگ اپنے پرالفاظ زبان مین سے ایسے الفاظ
ڈھونڈھنے لگے جو نہایت پُر مطلب اور پُر معانی ہون۔ اور جن
الفاظ سے اور لفظین نکل سکتی ہون۔ جب بیحد جانکاہی کے بعد
اور جفاکش لوگ بہت سے ایسے الفاظ کہ جن مین سے اور لفظین

نکل سکتی تھین۔ دستیاب کر چکے تو اُن سب الفاظ کا نام اُنھون نے (مصدر) رکھا اور نکلنے والی لفظون کا نام مشتق۔ اور جتنین اور لفظین پیدا کرنیکے قابلیت نہ تھی اور نہ خود وہ کسی سے خارج ہوئی تھین۔ اُنکا نام (جامد) معین کیا مصادر پا جانیکے بعد اب اُنکو ایک گونہ اطمینان ہوا۔ کیونکہ یہی وہ سرمایہ اور یہی وہ معدن ومخزن تھے جو اُنکے بہت بلند ارادون کے صرف کو کافی سمجھے جاسکتے تھے۔ اُن عالی ہمت لوگون کو اپنی کوششون سے جتنے مصدر دستیاب ہوے تھے اُن سبکو علیحدہ جمع کرتے گئے اسواسطے کہ جب صرف کی ضرورت ہوگی تو ان مین سے لفظین (جنکو وہ ایک بیش بہا موتی سمجھتے تھے) نکال لیا کرین گے۔

اِن کے علاوہ دو چیزین اُنکے قبضہ مین اور آچکی تھین یعنے ایک (ماضی) کی لفظ اور دوسرے مضارع کی جو دو زمانون سے مرکب تھین۔ جملہ قواعد کی اصل واقع ہوئی تھین۔

اِس جد وجہد کے پہلے اہلِ عرب کی طبیعت مثل ایک ایسی ہموار زمین کے تھی جسکو مُسَطَّح کہتے ہین۔ اِنکی اس کد وجان فشانی نے اُس کدال یا اُس آلہ کا کام کیا جس سے زمین کھودی جاتی ہے اور ان ازمنہ کی تحقیق کی کاوش سے اُنکی طبیعت پر جو اثر یا نشان

بڑا وہ بنزلہ اُس کھدی ہوئی زمین کے تھا جو کسی عظیم عمارت کی نیو یا بنا قائم کرنے کی غرض سے گہری کیجاتی ہی۔ اور یہ لفظ ماضی مانند اُس پتھر کے تھی جو پہلے اُس نیو مین رکھا جاتا ہی۔ اور مضارع کی لفظ مانند اُس اینٹ [ختم] کے تھی جو اسکے بعد قائم کی جاتی ہی اُن انصاف پسند طبیعتون نے اُس خداداد زمانے کی یعنے ماضی کی قدر بھی کی۔ قواعد صرف و نحو کی کتابت کے وقت [مقدم] اُسیکو سمجھا۔ یہی وہ لفظ اور زمانہ تھا جو جملہ ازمنہ اور تمام الفاظ کا سرتاج بنا۔ قواعد کی بھری پُری انجمن مین مقام صدر اِسیکو عنایت ہوا اور اِس کے بعد مضارع کا مرتبہ مانا گیا۔

اِن زمانون کی تحقیق سے فراغت حاصل کرنے کے بعد اب اُنھین یہ خیال آیا کہ ہم ایک شہر کے رہنے والے لوگ تمام کامون کو کیونکر انجام دیتے ہین تو اُنکو غور کرنے سے معلوم ہوا کہ کسی کام کو تو ہم تنہا کسی کام کو دو کسی کو کئے آدمی کو ملکر درست کرتے ہین اور اسیطرح عورتین بھی۔

اِسکے بعد اُن منتظم طبیعتون نے لفظون کا ایک ذخیرہ مُہیا کرکے اُنکی جزوی حالتون پر نظر دوڑائی تو معلوم ہوا کہ

ہماری پُر الفاظ زبان مین ایک ایک معانی کے لئے متعدد لفظین مستعمل ہین۔ اَب اُنھون نے ان سب مین سے پہلے چند ایسی لفظین انتخاب کین جو حروفی اعتبار سے پُر مغز ادائے مطلب پر حاوی شک وشبہ سے خالی تھین۔

مثلاً ایک کے لئے (واحد) دو کے لئے (تثنیہ) تین سے نو تک کے لئے (جمع) کی لفظ منتخب کی۔

اِس جہان بان مین یہ بات بھی صاف ہوگئی کہ عورتون کے مُنہ سے جو الفاظ نکلتے ہین اُنمین اور مردون کے مُنہ سے نکلنے والے الفاظ مین کچھ حرفون کی کمی زیادتی (زیر) و (زبر) وغیرہ کی کمی بیشی ہوتی ہے۔ اس بات کو اپنی اردو زبان مین یون سمجھنا چاہیئے مثلاً مرد کہے گا تو یون (مین آیا) اور عورت یون کہیگی (مین آئی) اِن مثالون مین (مین) کی لفظ اور (الف) تو مرد وعورت کی زبان سے یکسان نکلی۔ لیکن (یا) اور (ئی) مین جو حرفون اور حرکتون کا فرق ہے وہ ظاہر۔ تب اُنھون نے عورتون کے منہ سے نکلنے والی لفظین جن حرفون اور جن حرکتون پر تمام ہوتی تھین۔ اُنکو جدا جدا۔ اسیطرح مردون کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کے آخر حرف علیحدہ علیحدہ لکھے۔

اور اُنھین حرفون اُنھین حرکات کو مرد وعورت کے منھ سے
نکلنے والے الفاظ کی علامتین معین کر دیا۔

یا یہ کہ مردون کے استعمال کیلئے جو الفاظ منتخب کئے تھے
اُنکے لئے علیحدہ نشانیان مقرر کین اور عورتون کے لیئے جو
لفظین انتخاب کین تھین اُنکے لئے جدا علامتین معین کین مگر نہین
اصل بات یہی ہی کہ ان قواعد کی بنیاد قدرت کے موجودات اور
اُنکے حرکات پر قائم کیگئی ہی۔ جو خداداد لفظین تھین اُنھین کی حقیقت
سے کام لیا اور اصول قواعد اُنھین کو سمجھا۔

اب اُنکو اِس کے ساتھ زبان کی اصلاح بھی منظور
تھی فصاحت و بلاغت کے دریا بہانا مد نظر تھے۔ زبان کو
حشو و زوائد سے پاک کرنا اور دوسرون کو کافی طور سے سمجھانا
تھا۔

اِن اغراض کے پورہ کرنے کے لئے اُنھون نے اپنی
طرف سے بھی ہزارہا لفظون مین تغیر و تبدل جاری کیا۔ اُن
حرفون کی کمی بیشی کے ایسے نام اور اُن کے لئے ایسی اصطلاحین
معین کین۔ جن مین بہت بہت سی باتون کا جو ہر بھرا ہوا تھا تاکہ سمجھنے
والا جبکو وہ نام ایک مرتبہ بھی سراحت کے ساتھ بتا دیا جائے

ساری باتین سمجھ لے۔

مثلاً کسی لفظ سے کسی حرف کے کم کردینے کا نام (حذف) کسی حرف کو کسی حرف سے بدل دینے کا نام (ابدال) کسی حرف مین دوسرے ویسے ہی حرف کو داخل کردینے کا نام (ادغام) وغیرہ وغیرہ معین کیا۔ اور جن دو یا کئی ملی ہوئی لفظون کا آخر مین ایک نتیجہ نکلے تو ان ملی ہوئی لفظونکا نام جملہ رکھا۔ پھر اُن جملون مین سے جو دو نام والی لفظون سے ملکر بنا ہو اُسکا نام جملۂ اسمیہ اور جو دو افعال والی لفظون سے ملکر بنا ہو اسکا نام جملۂ فعلیہ وغیرہ مقرر کیا۔

بہرحال انھون نے مردون کے مُنھ سے نکلنے والے الفاظ کی علامتین اور عورتون کے مُنھ سے نکلنے والی لفظون کی نشانیان ایسی مضبوط معین کین کہ اگر ہمکو زبان عربی کی کوئی بامعانی ایسی لفظ جو ایک مرد کے کسی فعل لازمی کی خبر دیتی ہو۔ معلوم ہو جاے تو ہم اُس لفظ مین سے وہ نشانی گھٹا کر اور اُس بچے ہوئے حرفون مین وہ علامت لگا کر جو خاص ایک عورت کیلیے مقرر ہے۔ ویسی لفظ یا ایسا صیغہ بنا سکتے ہین کہ اگر عرب کی کوئی عورت خود اپنی زبان سے کہیگی۔ تو وہی ہوگی۔ جیسے۔ (ضَرَبَ)

کی عربی لفظ ہی جسکے معنی ہین مارا اُس ایک مرد نے۔ اور (تْ) ت ساکن یعنے جزم دار تے۔ یہ علامت ہی مونث فاعل کی۔ تو جب ہم اسکو (ضَرَبَ) کے آخر مین اسطور سے (ضَرَبَتْ) لگا دینگے تو اسکے معنے یہ ہو جائینگے۔ مارا اُس ایک عورت نے۔ وقس علے ہذا۔ بس جب یہ بات ہمکو معلوم ہوگئی تو اب ہمکو اس بات کا پورہ یقین کرلینا چاہیئے کہ جسقدر زیبی وضاحت کے ساتھ وہ علامتین۔ حرفون کا وہ تغیر و تبدل حراکات کی وہ کمی بیشی وغیرہ جنکی کمی اور زیادتی سے ایک لفظ کی مختلف صورتین بدل سکتی ہین۔ ہماری سمجھ مین اچھی طرح آتی جائینگی اُسیقدر ہماری دانست اور ہمارا علم بڑھتا جائیگا۔ کیونکہ قواعد انھین کو کہتے ہین۔ انھین کا بار بار دیکھنا بچون کو انھین کا سمجھانا اور تمام علامتون کی صورتین۔ جدا جدا کر کے دکھانا بہت زیادہ سودمند ہی۔ انھین باتون کا سمجھ لینا طالب علمون کے لئے دماغ کی فرحت کا باعث ہو سکتا ہی۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتین خیالات کی بڑی بڑی گتھیان سلجھا سکتی ہین۔

اب رہے عربی زبان کے الفاظ اُنکو اور اُنکے معانی کو ہم لُغت کی کتابون مین دیکھ دیکھکر اپنی قوت بڑھا سکتے ہین۔ مگر

ان علامتون کی حقیقت کا اور ان ابتدائی قواعد کی وضاحت کا لغت کی کتابون مین کہین پتہ تک نہین۔

جب وہ عالی دماغ انسان ابتدائی قواعد اور مختلف الفاظ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ مہیا کر رہے تھے۔ اُسوقت اُن کو بیچ بیچ مین اور اور باتون کا مثل ظرف زمان و مکان ضمائر و محذوفات وغیرہ وغیرہ کا بھی خیال پیدا ہوتا جاتا تھا مگر اُسکو وہ اِس ابتدائی وقت مین اپنے سلسلۂ خیالات کے مضر تصور کر کے دماغ کے کسی گوشہ مین حفاظت سے چھپا دیا کرتے تھے۔ اور وقت کے منتظر تھے۔

(۱۹۶۹/۹/۱ء)

جب وہ مرقومۂ بالا علامات اور لفظون کا تغیر و تبدل اچھی طرح اپنے ذہن نشین کر چکے یا شاید کتابت کی صورت مین لا چکے۔ اور ایک کیلئے (واحد) کی لفظ دو کے لئے (تثنیہ) کی لفظ تین سے نو تک کیلئے (جمع) کی لفظ منتخب کر چکے تو انھون نے اپنی ہزارہا لفظون مین سے دو لفظین اور چُنین جنکی ضرورت اُن کے خیال مین بہت شدید تھی ایک (غائب) کی لفظ دوسری (حاضر) کی۔

اِسکے علاوہ ایک (مذکر) کی لفظ خاص مرد کے لئے

اور ایک (مونث) کی لفظ عورت کے لئے انتخاب کی۔

ان فکرون سے خلاجان کے وقت طرح طرح کے خیالات اُنکو آرہے تھے اور وہ خود بخود کبھی اپنے آپ سے باتین کرنے لگتے تھے۔ اسلیئے اُنھین یہ بھی خیال پیدا ہوا کہ ایسے لوگون کا بھی کوئی نام ہونا چاہیئے اور جو الفاظ بجائے خود اِسوقت ہماری زبان سے نکل رہے ہین اُن مین سے بھی دو ایک مثال کے لئے چھٹنا چاہیئے ہین۔

اِن تصورات کے بعد اُنھون نے۔ بجائے خود کلام کرنے والے کا نام (نفسِ متکلم) رکھا۔ یعنے اپنے آپ سے کلام کرنے والا۔

لیکن مثالیہ الفاظ کے انتخاب کے وقت اُن کے خیالات کا سلسلہ کچھ منتشر سا ہوگیا۔ کوئی بات اِسوقت اُنکی سمجھ مین اچھی طرح نہ آتی تھی مگر اُن مستقل مزاج لوگون نے بہت استقلال سے کام لیا آخر کو وہ سب لفظین اُنھون نے اپنے روزمرہ کی بول چال سے چھانٹ لین جو اُن کے جملہ منسوبون کی مثالون کے لئے کافی تھین بلکہ دیگر الفاظ کے لئے مقیاس یعنے میزان کا کام دے سکتی تھین۔ اور اُن سب مثالیہ الفاظ کا نام اُنھون نے (صیغہ) مقرر کیا۔

زمانۂ ماضی کو وہ سب چیزون سے مقدم مان چکے تھے اِس
لحاظ سے پہلے اُنھون نے وہی لفظین قلم بند کین جنکو زمانۂ ماضی
سے تمام تر تعلق تھا - اور پہلے وہی صیغے لکھے جو (واحد)
(تثنیہ) (جمع) کی خبر دین (غائب) و (حاضر)
کی ترکیب سمجھائین - (مذکر) و (مونث) اور (نفسِ متکلم)
وغیرہ کے علامات اور نشانیان سمجھائین -

ابھی اُنکے علم کے قواعد کی ابتدا تھی لہذا پہلے اُنھون نے
وہی لفظین پسند کین جو سہ حرفی یا زیادہ سے زیادہ چہ حرفی تھین -
مگر جنکے معنے سے فعل معروف کا زمانہ گذشتہ مین ہونا ثابت ہوجاوے
یا جن لفظون مین دو زمانون یعنے زمانۂ حال اور زمانۂ استقبال کے
معانی ہون اور جو الفاظ میزان کا کام دے سکین - اور اُن موزون
بہ صیغون مین سے پہلے دو صیغے یہ ہین (فَعَلَ) (یَفعَلُ)

اور ان دو صیغون مین بھی اصل لفظ (فَعَلَ) کی ہے - کیونکہ اِنھین
تینون حرفون کو اُن قواعد جمع کرنے والون نے سہ حرفی الفاظ کی ترازو
قرار دیا تھا یعنے یہی تین حرف جملہ سہ حرفی لفظون کے لئے موزون
بہ قرار پائی ہین - سب سے پہلے اُنکو تین زمانے دستیاب ہوئے تھے
اوسیطرح اُنکو یہ تین حرف بھی ملے جو تینون زمانون کی خبر دیتے ہین -

سب سے مقدم اور بے میل زمانہ ماضی کا تھا۔ اسی طرح سب الفاظ سے مقدم (فَعَلَ) کی لفظ ہی۔ جسطرح اُس زمانہ مین کوئی تغیر نہ ہوسکتا تھا اُسی طرح اس صیغے کے آخر حرف یعنے (ل) کے زبر کو تغیر ممکن نہین۔ لیکن لفظ ماضی بھی (ماضیہ) سے نکلی ہے اسوجہ سے جب اِس صیغے یعنے (فَعَلَ) کے آخر مین بھی کوئی علامت کسی صیغہ تثنیہ یا جمع بنانیکی غرض سے لگائی جائیگی تو صرف اِسوجہ سے اس کے بھی لام کا زبر کبھی پیش کبھی جزم وغیرہ سے بدلجائیگا۔ اور مضارع کی لفظ چونکہ دو زمانون یعنے (حال) و (استقبال) سے ملکر بنی تھی۔ اسوجہ سے (یَفْعَلُ) کی لفظ مین بھی (ی) جو اس بات کی علامت ہی اور اس امر کی پہچان کہ یہہ مضارع کا صیغہ ہی اور اسی ایک لفظ کے دو معنے ہین۔

لیکن دو زمانون سے ملکر بننے کے بعد مضارع مین استقلال پیدا ہوگیا تھا اسوجہ سے (یَفْعَلُ) کے (ل) کا پیش بھی اصل مین واقع ہی یعنے اسکے ہموزن جتنے الفاظ زبان عرب مین ہین اُن سب لفظون کے آخر مین پیش ہوتا ہی۔ اور ایسے الفاظ کا پیش کسوقت بدلتا ہی کہ جس وقت اِسکے آخر مین کسی ضرورت سے کوئی اور حرف آجائے یعنے تثنیہ یا جمع وغیرہ کی علامت یا اس کے اول

مین کوئی عامل آجائے۔ (اپنا عمل کرنے والا)

اُن جفاکش لوگون نے۔ مذکر۔ مونث۔ واحد۔ تثنیہ۔ غائب حاضر۔ نفس متکلم۔ وغیرہ صیغون کے لئے ایسی علامتین معین ومقرر کین۔ جنکے لگا دینے سے ایک صیغۂ (فَعَلَ) کی مختلف صورتین بدل سکتی ہین۔ اور اُن علامتون کی وجہ سے (واحد مذکر) کا صیغہ۔ واحد مونث غائب کا صیغہ ہو سکتا ہی۔ اور پھر وہی (واحد مذکر غائب) کا صیغہ (جمع مونث حاضر) کا صیغہ بن سکتا ہی۔

لیکن جب اُن سنجیدہ لوگون نے نفس متکلم۔ یعنے اپنے آپسے کلام کرنیوالون کی باتون پر غور سے کام لیا تو اُنھون نے اُن سب لفظون کو ایک مرد۔ ایک عورت۔ دو مرد یا کئی مرد۔ دو عورتین یا کئی عورتون مین مشترک پایا۔

یعنے یہ کہ جس ایک لفظ سے ہم مین کا ایک مرد اپنے آپکو بجائے خود مخاطب کرتا ہی۔ اُسی ایک لفظ سے ایک عورت اپنے آپ کو مخاطب کرتی ہی۔ اور جس دوسری ایک لفظ سے ہم دو مرد خواہ کئی مرد اپنے آپ کو مخاطب کرتے ہین۔ اُسی لفظ سے دو عورتین خواہ کئی عورتین اپنی ذات کو مخاطب کرتی ہین۔

جسطرح اردو زبان مین (مین) کی لفظ ہی اور (ہم) کی۔

اگر ایک مرد بجائے خود کچہ باتین کرے گا تو یون کہے گا۔ (یہہ کام یا یہ فعل مین نے بُرا کیا یا اچھا۔

اور اگر ایک عورت بھی کہے گی تو بھی یہی۔ (مینے) یہ کام بُرا کیا یا اچھا۔

اور اگر دو مرد یا کئی مرد کہین گے تو یون (ہم نے یہ فعل برا کیا یا اچھا) اور اگر دو عورتین یا کئی عورتین بھی اپنی زبان پر جاری کرینگے تو بھی یہی۔ (ہم نے فلان کام بُرا کیا یا اچھا) ان وجوہ سے جو قسمین صیغون کی اُنھون نے اپنے ذہن مین قائم کی تھین اُنمین سے چار صیغون کو رد کر دیا۔ یعنی یہ کہ پہلے اٹھارہ صورتین فعل معروف کے جملہ فاعلون کی اُنکے ذہن مین قائم ہوئی تھین۔ اِس ترتیب سے۔

تین صیغے مذکر غائب کے۔ تین صیغے مونث غائب کے تین صیغے مذکر حاضر کے اور تین مونث حاضر کے۔ اسیطرح نفس متکلم غائب کے تین صیغے۔ اور نفس متکلم حاضر کے تین صیغے۔ مگر جب اِن صیغون مین غائب وحاضر کی ضرورت نہ دیکھی۔ اور لفظون کو مشترک پایا۔ تو نفس متکلم کے چھہ صیغون کی جگہہ صرف دو ہی صیغے معین کئے۔

الحاصل اٹھارہ صیغون مین سے چار صیغے نکل گئے تو صرف
چودہ صیغے باقی رہے - اب انھون سے تیرہ علامتین معین کین
جن مین دو صیغون کی دو علامتین بالکل ہمشکل ہین چونکہ وہ ایک
علامت ایک جگہ مذکر کے صیغے مین آئی ہو - دوسری
جگہ مونث کے صیغے مین - اس وجہ سے [illegible]
ہو جاتے ہین - اور وہ تیرہ علامتین یہ ہین - [illegible]
کی علامتین - اور غائب و حاضر کی ضمیرین اپنے پہچانین
مقرر ہوئی ہین -

نقشۂ علامات مقررہ

۱ ا	۲ وا*	۳ تَ
۴ نَا	۵ نَ	۶ تَ
۷ تُمَا	۸ تُمْ	۹ تِ
۱۰ تُمَا	۱۱ تُنَّ	۱۲ تُ
	۱۳ نَا	

* اس واو کے بعد جو الف ہے یہ واو جمع اور واو عطف کے فرق کے لئے لکھا جاتا ہے - ۱۲ -

نمبر ۱ - الف - بغیر حرکت تثنیہ مذکر غائب کے لئے ۲ واؤ ساکن اور اُسکے آگے ایک الف بغیر حرکت - جمع مذکر غائب کے لئے ۳ تے ساکن (تْ) واحد مونث غائب کیلئے ۴ تے مفتوح اور اُس سے ایک الف بغیر حرکت ملا ہوا (تَا) تثنیہ مونث غائب کے لئے ۵ خالی نون مفتوح (نَ) جمع مونث غائب کے لئے ۶ تے مفتوح (تَ) واحد مذکر حاضر کیلئے ۷ تے مضموم اور میم مفتوح اور میم سے ایک الف بغیر حرکت ملا ہوا - (تُمَا) تثنیہ مذکر حاضر کے لئے ۸ تے مضموم اور میم ساکن اُس سے ملی ہوئی - (تُمْ) جمع مذکر حاضر کے لئے - ۹ تے مکسور (تِ) واحد مونث حاضر کے لئے ۱۰ پھر تے مضموم اور میم مفتوح اور تے سے ایک الف بغیر حرکت ملا ہوا - (تُمَا) تثنیہ مونث حاضر کے لئے ۱۱ تے مضموم اور نون مشدد مع فتح (تُنَّ) جمع مونث حاضر کے لئے ۱۲ تے مضموم (تُ) ایک مرد اور ایک عورت نفس متکلم کے لئے ۱۳ نون مفتوح اور اُس سے ایک الف بغیر حرکت ملا ہوا (نَا) دو مرد یا دو عورتین خواہ کئی مرد اور کئی عورتین نفس متکلم کے واسطے - یعنے اپنے آپ باتین کرنے والوں کے واسطے -

یہین پر اتنا اور سمجھ لینا مناسب ہی کہ نشانیان اور یہہ
علامتین جن کا اوپر نقشہ مین اور نقشہ کے بعد ذکر کیا گیا جب
لفظ فَعَلَ مین لگائی جائینگی۔ تو اس واحد مذکر غائب
کے صیغے مین۔ کچھ تغیر واقع ہوگا یا نہین اور اُن حرکتون مین جو اس
وقت لفظ فَعَلَ پر موجود ہین کچھ کمی بیشی ہوگی یا نہین۔

لفظ فَعَلَ مین تین حرف (ف) (ع) (ل) ہین
اور تینون حرفون پر ایک ایک فتح یعنے زبر موجود ہی۔ لہذا ان ضمائر
وعلامات مذکورہ کے ملنے سے۔ نہ تو ان تینون حرفون مین سے
کوئی حرف کم ہوگا اور نہ (ف ع) کے دونون زبر مین کوئی
تغیر پیدا ہوگا بلکہ جسطرح ہین اسیطرح یہ دونون زبر بھی باقی رہینگے
تین علامتون کے متصل ہوتے وقت فَعَلَ کے تینون حرفون پر
تینون زبر بھی باقی رہینگے۔

صرف گیارہ صیغون مین۔ گیارہ علامتون کے متصل ہوتے
وقت فعل کا تیسرا حرف جو لام ہی اُس کا زبر دس صیغون مین تو جزم سے
بدل جائیگا یعنی ساکن ہو جائے گا۔ اور صرف ایک جمع مذکر غائب کے
صیغے مین علامت کے متصل ہوتے وقت فَعَلَ کے لام کا زبر پیش
سے بدل جائیگا جیسا نقشہ ذیل سے ظاہر ہی دیکھو نقشہ صفحہ ۲۶

	۱ فَعَلَ	
۲ فَعَلَا	۳ فَعَلُوا	۴ فَعَلَتْ
۵ فَعَلَتَا	۶ فَعَلْنَ	۷ فَعَلْتَ
۸ فَعَلْتُمَا	۹ فَعَلْتُمْ	۱۰ فَعَلْتِ
۱۱ فَعَلْتُمَا	۱۲ فَعَلْتُنَّ	۱۳ فَعَلْتُ
	۱۴ فَعَلْنَا	

اب ہمکو فَعَلَ کے معنی ایک مرتبہ اچھی طرح سمجھ لینا چاہیئے ہین۔ اور یہ بات بھی ذہن نشین کر لینے کی ہی کہ عربی زبان مین اس لفظ اور بالکل اسکے ہموزن صیغون کا کس کس محل پر استعمال کیا جاتا ہی۔ اور سننے والا صرف اِس ایک لفظ سے کے باتین سمجھ سکتا ہی۔

مثلاً اردو زبان مین اگر کوئی ہمسے دریافت کرے کہ وہ کام جو ہمکو معلوم ہی جسکو فعل معروف کہتے ہین۔ فلان شخص نے کیا تو اسکے جواب مین ہم ایک مختصر بات یہ کہدینگے (کیا) اور اگر کوئی عرب کسی عرب سے پوچھے گا تو وہ اِسکے جواب مین کہیگا۔ (فَعَلَ) یا اسکے ہموزن کسی دوسرے محل پر دوسرے الفاظ بولے جائینگے

جیسے (ضَرَبَ) جسکے معنے کیا کی جگہ مارا اُس ایک مرد نے

کہے جائینگے۔ اور سننے والا عرب اسی ایک لفظ سے۔ اُس فعلِ معلوم کا گذرے ہوئے زمانے مین ہونا ایک مرد غائب سے سمجھ جائیگا۔ مرد غائب سے یہ مراد ہی کہ اُس فعل معروف کا کرنیوالا ایک مرد تھا۔ اور جسوقت وہ فعلِ معروف اُسنے کیا تھا اُسوقت ہم موجود نہ تھے یا وہ ہمارے سامنے نہ تھا۔

یہ سب باتین ایک لفظ فَعَلَ کے معنون مین داخل ہین یعنے صرف اِسی ایک لفظ کے اتنے معانی ہوئے۔

اگر ہمکو یہ منظور ہی کہ اس ایک لفظ (فَعَلَ) کا سننے والا ہمارے جتنے مطلب اس ایک صیغے کے کہنے سے ہین جملہ شرطون کے ساتھ سمجھ جائے تو ہم اُن سب باتون کے سمجھانیکے لئے ایک ایسا مجموعہ بنائینگے جسمین یہ سب معانی داخل ہونگے اور جملہ مرقومۂ بالا باتون پر وہ چند الفاظ کا مجموعہ حاوی ہوگا۔ جیسے (فَعَلَ) اب جملہ شرطون کے ساتھ اسکے معانی سنو۔ کیا اُس ایک مرد نے (کوئی کام) گذرے ہوئے زمانہ مین صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثباتِ فعلِ ماضی معروف۔ بحث اثبات سے یہ مراد ہی کہ ہم بحث کرکے اس ایک صیغہ (فَعَلَ) کے جتنے معنے ہین اور جن مطالب کے لئے اس کا استعمال ہوتا ہی ثابت کردین۔

یا یون سمجھو کہ اگر ہم عربی زبان مین کسی سے یہ کہنا چاہتے ہین کہ کوئی کام یا کوئی فعل معلوم - فلان ایک مرد نے کیا اور گذرے ہوئے زمانہ مین کیا - اور اسوقت وہ فاعل مذکور موجود نہین ہے تو ہم فَعَلَ کی لفظ کا یا اسکے ہموزن کسی دوسری لفظ کا دوسرے محل پر استعمال کر سکتے ہین - اور سننے والا ان سب باتون کو سمجھ سکتا ہے لیکن اتنا ہی سمجھے گا کہ ایک مرد نے کیا - اور گذرے ہوئے زمانہ مین کیا -

مگر جب ہمکو ایک مرد غائب کے مقام پر دو مردون کو اس فعل معلوم کا فاعل ظاہر کرنا منظور ہوگا تو اسوقت ہم صرف (فَعَلَ) کا صیغہ نہین کہہ سکتے کیونکہ یہ اور بالکل اسکے ہموزن لفظین مخصوص واحد غائب کے لئے ہین -

ہان جب ہم اسی لفظ فَعَلَ مین وہ علامت لگا کر جو تثنیہ مذکر غائب کے لئے یعنے دو مردون کے کامون کی خبر دینے کے لئے استعمال کیجاتی ہین - کہین گے تو سننے والا فورًا اُس فعل معلوم کا فاعل جسکی طرف ہمارا اشارہ ہے دو مردون کو سمجھے گا - اور جب تثنیہ مذکر غائب کی علامت جو بغیر حرکت حرف (ا) ہے لفظ فعل کے آخر لگائی جائیگی تو اس واحد مذکر غائب کے صیغے کی

صورت اب یہ ہو جائیگی۔(فَعَلاَ) جو نقشہ مذکورہ بالا مین نمبر ۲ پر واقع ہے۔

اسکو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے کہ زمانہ ماضی مین فعل معلوم کیلئے جو چودہ لفظین یا چودہ صیغے مختلف چودہ شکلون کے ساتھ۔منضبط کئے گئے ہین کہ جن سے زیادہ ماضی کے لئے ممکن نہین۔اُن مین چھ صیغے تو غائب کے ہین اسطرح۔تین صیغے۔واحد۔تثنیہ۔جمع۔مذکر غائب کے۔اور تین صیغے۔واحد۔تثنیہ۔جمع۔مونث غائب کے ہین۔

چھ صیغے حاضر کے لئے ہین۔اسطرح۔تین صیغے۔واحد۔تثنیہ۔جمع۔مذکر حاضر کے لئے۔اور تین۔واحد تثنیہ جمع۔مونث حاضر کیلئے۔اور دو نفس متکلم کے لئے مقرر ہین۔جن دو تو مین سے ایک تو۔ایک مرد اور ایک عورت مین مشترک ہے۔یعنے اپنے نفس سے کلام کرتے وقت ایک مرد عرب بھی وہی لفظ اپنی زبان سے کہیگا اور اسکو ایک عرب کی عورت بھی۔

اور دوسرا صیغہ۔دو مرد اور دو عورتون اور کئی مرد اور کئی عورتون مین مشترک ہے۔یعنے وہی ایک لفظ تثنیہ مذکر متکلم کا بھی صیغہ ہے اور تثنیہ مونث متکلم کا بھی۔اور پھر وہی جمع مذکر متکلم کے لیئے

بھی کافی ہی اور جمع مونث متکلم کے امثلہ پر بھی جاوے۔

اور یہ بھی خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نفس متکلم کے لئے دو ہی صیغے کیون کافی سمجھے گئے اسکی وجہ یہ ہی کہ ایسے امور کے لئے۔ جیسے اپنے نفس سے کلام کرنا ہی نہ کسی زمانہ کی ضرورت ہی اور نہ غائب و حاضر کی۔ کیونکہ جو باتین انسان فکر اور اُلجھن کے وقت اپنے آپ سے کرنے لگتا ہی وہ کسی سے کہنے کے قابل نہین ہوتین اور نہ اُنکا ذکر کسی سے کیا جاتا ہی اسوجہ سے اُن کے لئے غائب و حاضر اور وقت کی ضرورت بھی نہین سمجھی گئی۔

خواہ اسمین ایک مرد ہو یا ایک عورت۔ ہان نفس متکلم مین جمع کی ضرورت بیشک تھی۔ کیونکہ ممکن ہی کہ کوئی کام ایک گروہ کرے اور اُسمین کا ایک شخص اُن سبکی طرف سے کوئی کلام اپنے نفس سے کرنا چاہے ایسے وقت کیلئے اُردو مین (ہم) کی لفظ ہی جسکا ذکر مفصل طور سے اوپر آچکا ہی۔

اب رہے بارہ صیغے جن مین سے ایک اصلی لفظ (فعل) کی ہی بفتح عین جسکی خاص تعریف یہ ہی (اما ماضی فعل را گویند کہ بزمانہ گذشتہ تعلق دارد و آخرا و مبنی باشد بر فتح۔ قلت حروفہٗ او کثرت)

حوالی مصادر اردو مین

مگر بعارض چون (فَعَلَ) (فَعِلَ) (فَعُلَ) (فَعْلَلَ)
چون (ضَرَبَ) (سَمِعَ) (كَرُمَ) (بَعْثَرَ) فعل ماضی
کی تعریف تو مفصل طور سے معلوم ہوچکی اب اسکو بھی سمجھ لینا
چاہیئے کہ (واٰخراو مبنی باشد بر فتح) سے کیا مراد۔
بات یہ ہی کہ جب بانیان قواعد صرف و نحو نے اپنے کامون
کے وقت اپنے منہ سے نکلنے والی لفظون کو خیال کیا تو یہ دیکھا
کہ جو کام ہوچکتا ہی اور اوسی کام کے ذکر کی پھر ہمکو ضرورت ہوتی ہی
اور اُسکے اظہار کے لئے جو لفظین اسوقت ہمارے منہ سے نکلتی
ہین اُن لفظون مین سے کوئی سہ حرفی اور کوئی چہار حرفی و پنج حرفی
وغیرہ لفظین ہوتی ہین لیکن سب الفاظ کے آخر حرف کو۔ زبر۔
ضرور ہوتا ہی۔ حالانکہ درمیان کے حرفون کو کبھی زیر کبھی زبر کبھی
پیش بھی ہوتا ہی۔ اسوجہ سے ایسے الفاظ کی (جو گذرے ہوے زمانہ
کی خبر دینے کو بولی جائین) تعریف یہ مقرر کی۔ (اخراو مبنی
باشد بر فتح) یعنے ان لفظون کی بنا اور اصل مین آخر حرف
کو زبر ضرور ہوتا ہی (قلت حروفه اوكثرت) خواہ اسمین
حرف کم ہون یا زیادہ۔
اور مثال کے لئے چار لفظین یعین کین جن مین ایک

۱۸۹۹

چوحرفی صیغہ بھی لکھدیا اور اُسکے لکھدینے کی ضرورت انھین حرفون کی کمی و زیادتی اور حرکتون کی تشریح کی وجہ سے تھی۔ اور یہ بات دکھانا مدنظر تھی کہ دیکھو اِن لفظون مین درمیان کے حرفون پر کہین زیر ہو۔ کہین زبر۔ کہین پیش۔ یعنے کوئی بیچ کا حرف مکسور ہو کوئی مفتوح کوئی مضموم۔ مگر ان سب صورتون مین آخر حرف پر یعنے لام پر فتح ضرور ہو۔ یہان تک کہ چوحرفی لفظ مین بھی آخر حرف کو زبر ہو۔ اور یہ سب لفظین مخصوص گذرے ہوئے زمانہ کے اظہار کے لئے استعمال مین آیا کرتی ہین۔

اِن چار لفظون کو یعنے فَعَلَ فَعِلَ فَعُلَ فَعْلَلَ کو انھون نے اور لفظون کی ترازو قرار دیا تھا اسلیئے ان کا نام موزون بہ رکھا۔ اور جو لفظین اِن پر وزن کیجائین یعنے حروف اور حرکات و سکنات مین انکے برابر ہون۔ جیسے (ضَرَبَ) بروزن (فَعَلَ) (سَمِعَ) بروزن (فَعِلَ) (کَرُمَ) بروزن (فَعُلَ) (بَعْثَرَ) بروزن (فَعْلَلَ) اِن کو موزون بہ کہنے لگے۔ اوزان

اب رہا یہ امر کہ ماضی کے اور صیغون مین تو لفظ (فَعْلَلَ) کا آخر فتح پر مبنی نہین رہتا۔ جیسے۔ جمع مذکر غائب کا صیغہ (فَعَلُوْا) ہے۔ کہ جسمین لام کا زبر جو مبنی پر فتح تھا پیش سے

بدلگیا۔ اور جیسے جمع مونث غائب کا صیغہ (فَعَلْنَ) ہی کہ جسمین لام کے فتح کے مقام پر (جزم) آگیا ہی اور اصل مین جس حرف پر زبر تھا وہ مجذوم ہو گیا ہی۔

لہذا اُس اعتراض کے دفعہ کرنے کو یہ کہا گیا ہی۔

(مگر بعارض) یعنے کسی وجہ سے بدلجاے تو بدل جاے لیکن اصل زبانِ عرب مین واحد مذکر غائب کے جتنے صیغے ہین آخر مبنی بر فتح ضرور ہین یعنے اُن کے آخر حرف پر زبر ضرور ہوتا ہی۔

اور یہی بات پہلے بھی سمجھائی گئی ہی۔ کہ جسوقت وہ علامتین جو تثنیہ جمع وغیرہ کیلئے مقرر کی گئی ہین واحد مذکر غائب کے آخر مین متصل کیجاینگی تو اُنکے اتصال کے سبب سے لام کا زبر متغیر ہو جاے گا۔

مگر اُن علامتون کے علیحدہ کر لینے کے بعد پھر وہ لفظ یعنے صیغہ (فَعَلَ) جیسا تھا ویسا ہی رہجائیگا۔

المختصر۔ فَعَلَ۔ کے آخر مین جب الف ملایا جائیگا تو اسکی صورت یہ ہوگی (فَعَلَا) اور یہ صیغہ تثنیہ مذکر غائب کا سمجھا جائیگا جو الف بغیر حرکت صیغۂ واحد مذکر غائب کے آخر مین ہی وہ اسبات کی پہچان اور علامت ہی کہ کسی فعل معلوم کے دو مرد غافل ہین۔

اور جب یہ علامت (وْا) فَعَلَ کے آخر مین لگائی جائیگی
تو اسی صیغۂ واحد مذکر غائب کی صورت یہ (فَعَلُوْا) ہو جائیگی۔
اور واو ساکن اور اُسکے آگے ایک چھوٹا سا الف بغیر حرکت
اور اُسکے قبل لام پر پیش۔ جو فتح سے بدلگیا ہی اسبات کی پہچان
خیال کیا جائیگا۔ کہ تین مرد کسی فعلِ معروف کے فاعل ہین۔ اور
یہ علامت جس لفظ کے آخر مین ہوگی اور اسکے ہموزن جتنے صیغے
ہونگے۔ سب جمع مذکر غائب کے صیغے سمجھے جائینگے۔ یعنے ایس
علامت مذکورہ کے ساتھ ہر لفظ کو سننے والا۔ تین مردونکو کسی
فعلِ معلوم کا۔ فاعل سمجھے گا۔

جب لفظ فَعَلَ۔ مین یہ (تْ) علامت مونث لگائی جائیگی تو صیغہ
مذکر غائب کی صورت یہ ہوگی (فَعَلَتْ) اور یہ صیغہ واحد
مونث غائب کا سمجھا جائیگا۔

اور جب یہ علامت (تَا) فَعَلَ سے متصل ہوگی
(فَعَلَتَا) تو یہ صیغہ تثنیہ مونث غائب کا ہو جائیگا۔ کیونکہ تا سے
مفتوح پہچان ہی مونث کی اور الف نشانی ہی فاعل کی۔

واو اخت ضمہ کہلاتا ہی اسکی ایک ظاہری وجہ یہ بھی ہی کہ واو کی
اور پیش کی صورت ملتی ہوئی ہی۔

جب نون مفتوح (نَ) فَعَلَ۔ سے ملایا جائے گا
تو یہ صورت پیدا ہوگی (فَعَلْنَ) نون معہ زبر۔ علامت ہے جمع مذکر
غائب کی۔ یعنے اس صورت مین کئی مرد کسی فعل معلوم کے۔
فاعل۔ سمجھے جاینگے۔

یہ بات قابل غور ہے کہ جو صیغے گذر چکے اُن سب مین
فَعَلَ کے۔ (فَ اور عَ) کے دونون زبرون کو
کوئی تغیر واقع نہین ہوا صرف علامتون کے ملحق ہونے سے۔ تیسرا
حرف جو لام ہے اکثر جگہ ساکن اور کہین مضموم ہوگیا ہے۔ اور جو
صیغے آگے لکھے جاتے ہین اُن مین بھی۔ (فَ) اور (عَ)
کے دونون زبر۔ برابر باقی رہینگے۔

اور جب (تَ) یہ علامت جو واحد مذکر حاضر کے لیئے
مقرر ہے۔ فَعَلَ۔ کے آخر مین شامل کیجایئگی۔ تو واحد مذکر غائب کا
صیغہ اسطرح لکھا جایئگا۔ (فَعَلْتَ) اور یہ صیغہ واحد مذکر
حاضر کا ہوجائیگا۔ اور معنے اسکے یون کئے جاینگے۔ کیا تجھ
ایک مرد نے۔ گذرے ہوئے زمانہ مین صیغہ واحد مذکر حاضر۔
جسوقت یہ علامت (تُمَا) لفظ فَعَلَ۔ سے لحق ہوگی تو صیغہ
تثنیہ مذکر حاضر کی یہ صورت پیدا ہوگی (فَعَلْتُمَا) اور اسکے معنے

دو مرد حاضر فعل معروف کے فاعل سمجھے جائینگے - اور زمانہ سب صیغون مین - وہی گذرا ہوا سمجھا جائیگا -

جب لفظ فَعَلَ - مین یہ علامت (تُمْ) جو جمع مذکر حاضر کے لئے خاص ہی - شامل ہوگی تو یہ صورت پیدا ہوگی (فَعَلْتُمْ) اور اس لفظ کو سنکر سننے والا کسی فعل معلوم کا - جو یہان محذوف ہی فاعل تین مردون کو سمجھے گا جو حاضر ہونگے -

اور اِسکے ہموزن الفاظ کو سنکر جس مین کسی کام کا نام ہوگا - جیسے (ضَرَبْتُمْ) اِسمین ضرب یعنے مارنیکا فاعل تین مردونکو سمجھے گا - جو حاضر ہون گے - اور اسیطرح سب صیغون کے ہموزن الفاظ کو قیاس کرلو -

اور اگر یہ علامت (تِ) فَعَلَ - مین شامل ہوگی تو یون لکھا جائیگا - (فَعَلْتِ) اور اب یہان ایک عورت جو موجود ہوگی کسی فعل معلوم کی فاعل تصور کیجائیگی - اُسی گذرے ہوئے زمانہ مین - یعنے زمانۂ ماضی مین - اور یون کہا جائیگا - کیا تجھ ایک عورت نے -

اور پھر جب یہی علامت (تُمَا) جو تثنیہ مذکر حاضر کے صیغے مین آچکی ہی -

مکرر۔ تثنیہ مونث حاضر کے صیغے مین آئیگی تو صورت وہی رہیگی۔ (فَعَلْتُمَا) لیکن بات چیت کے وقت ان باتون کا محل دموقع اسبات کو ظاہر کردے گا کہ بیان کہنے والیکی مراد مرد نہین ہین۔ بلکہ دو عورتین ہین۔ جو سامنے ہونگی یعنے مخاطب۔

جب کہنے والا یون کہے گا۔ کیا تم دُو عورتون نے فلان کام۔ تو ہرچند لفظ حروفی اعتبار سے۔ دو مردون۔ دو عورتون مین مشترک ہوگی مگر کہنے کا انداز یہ بتادیگا کہ قائل دو عورتون کی طرف مخاطب ہو۔

اور جب یہ علامت (تُنَّ) صیغۂ فَعَلَ کے آخر شامل کیجائیگی تو واحد مذکر غائب کی صورت یہ ہوجائیگی۔ (فَعَلْتُنَّ) اور معانی یون کہے جائینگے۔ کیا تم سب عورتون نے۔ گذرے ہوے زمانہ مین۔ صیغہ جمع مونث حاضر بحث اثبات فعل ماضی معروف۔

اگر یہ علامت (تُ) شامل کیجائیگی تو (فَعَلَ) کی لفظ یا یون کہو کہ واحد مذکر غائب کا صیغہ اس صورت سے لکھا جائیگا۔ (فَعَلْتُ) اور اب یہ لفظ تائے مضموم کے ساتھ وحدان حکایت نفس متکلم کا صیغہ ہوجائیگی۔

یہ وہ لفظ ہی جسکے ہموزن لفظین اپنے نفس سے کلام کرنیواللا ایک مرد یا ایک عورت اپنی زبان پر جاری کرتی ہی ۔ چونکہ ضرب کے معنے تم جانتے ہی ہو کہ مار کے ہین اسلئے اسکی ایک مثال قبل لکھی گئی اور دوسری مثال یہان لکھی جاتی ہی۔

مثلاً۔ (فَعَلْتُ) کے وزن پر (ضَرَبْتُ) کی لفظ ہی اور اسمین ایک کام کا نام ہی یعنے (مار) کا اور تاے مضموم یعنے پیش دار ـ تے علامت ہی وحدان حکایت نفس متکلم کی ۔ تو اب اسکے معانی یون کہے جائینگے (مارا مین نے یا مارا مجھ ایک مردنے) اور اسیطرح اس لفظ کے معنی ایک عورت بھی کہہ سکتی ہی۔ عرب کے عورت کی زبان پر بھی یہی لفظ ۔ (ضَرَبْتُ) جاری ہوگی ۔

اور جب یہ علامت (نَا) جو تثنیہ اور جمع نفس متکلم کے لئے معین ہی۔ لفظ (فَعَلَ) مین لگائی جاوے گی تو یہ صورت پیدا ہو جائیگی ۔ (فَعَلْنَا)

اور اسکا اور اسکے ہموزن الفاظ کا استعمال عرب مین دو خواہ کئی مرد۔ دو خواہ کئی عورتین اسیطرح کرتی ہین جس طرح (ضَرَبْتُ) کا استعمال ایک مرد اور ایک عورت ۔ صرف ۔ مین یا مجھ

اغراض قواعد

کے مقام پر معانی کہتے وقت اُردو مین (ھم) کی لفظ کہی جائیگی

ہر زبان حاصل کرنے کی کم سے کم حد یہ ہو کہ طالب علم اُسی زبان مین صاحب زبان سے بغیر غلطی حرکات وسکنات باتین کرنے لگے -

اور اُس صاحب زبان کی تقریر بے تکلف سمجھنے لگے انھین اغراض کے پورا کرنے کو قواعد صرف ونحو تیار کئے گئے -

لاکن جب اُسکی زبان پر ایسی لفظین آتی ہین کہ جنکا باہمی فرق کتابت کے بعد تو معلوم ہوسکتا ہی - مگر بولنے کے وقت بعض لفظون مین بالکل فرق معلوم نہین ہوسکتا جیسے تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ (فَعَلْتُمَا) اور تثنیہ مؤنث حاضر کا صیغہ (فَعَلْتُمَا) بالکل ہمشکل ہی -

تو پھر کیا وجہ کہ ایک عرب کی باتین دوسرا عرب یا ایک عجم کی باتین دوسرا ایرانی بے تکلف سمجھ جاتا ہی -

اسکی وجہ یہ ہو کہ جتنے صاحب زبان ہین اُن سب کا ایک ایک لہجہ بھی علیحدہ ہی - اسیطرح عربون کا بھی ایک لہجہ ہی جسکی وجہ سے ایک عرب دوسرے عرب کی مشترک الصورت مختلف المعانی الفاظ کا امتیاز کرتا جاتا ہی -

مگر جو لوگ یا دوسرے ملک کے باشندے ان قواعد
صرف و نحو سے اس بات کو نہین سمجھ سکتے تھے اس لئے ان مخبر
لوگون کو اسکی بھی ضرورت محسوس ہوئی کہ اپنا لہجہ بھی بتائین اور اس
ضرورت نے - انکو ایک علیحدہ علم کے قواعد جمع کرنے پر
مجبور کیا -

جن قواعد کا نام تکمیل کے بعد علم (قرارت) رکھا گیا -

قرأت کی وجہ تسمیہ

اسکے بعد اُنھون نے حرکات کی طرف توجہ کی تو اپنی
زبان مین اُنھون نے بولنے کیوقت لفظون کی آوازون کو تین
چار طرح سے نکلتے دیکھا - کسی آواز کو دیکھا کہ وہ زبان سے
بہت سہولت کے ساتھ اور ہموار نکلتی ہی - کسی آواز مین پستی پائی -
کسی آواز کو بہت پُر اور اوسمین ایک قسم کا اُبھار پایا اسکے بعد دو
کیفیتین اور پائین - ایک تو یہ کہ بعض لفظون کے بولنے کے بعد
یہ معلوم ہوتا ہی کہ جیسے کوئی چیز کہین پر رک جاتی ہی اور یہ معلوم ہوتا ہی
کہ جیسے آواز نکلتے نکلتے یک بیک تھم گئی - دوسرے یہ کہ آواز تھم کر
پھر ابھرتی ہی - جسطرح دو بلند زمینون کے دو سطحے برابر ہون اور
ان دونون کے بیچ مین ایک گونہ نشیب ہو - اور ایک بلندی
سے اُتر کر کوئی شخص - دوسری بلندی پر چڑھے - ان کے علاوہ

بعض لفظون کے آخر مین تین آوازین باریک محسوس ہوئین۔ جیسے۔ کسی تانبے کے برتن پر کسی کنکری کے گرنے سے آواز پیدا ہو۔

جب یہہ آوازین اُنکو محسوس ہوئین تو اُنھون نے اُنکی پہچان کے لئے کچھ نشانیان مقرر کین۔ اور اُنکا جُدا جُدا نام رکھا۔

مثلاً ہموار آواز کے لئے (زبر) اور اسکی یہ (اَ) صورت معین کی اور پست آواز کیلئے (زیر) اور اسکی یہ (اِ) صورت مقرر کی۔ اور پُر آواز کے لئے (پیش) اور اسکی یہ صورت (اُ) مقرر کی اور تھم جانے والی صدا کے لئے جزم اور اسکی یہ (اْ) صورت رکھی اور دُھری آواز کے لئے تشدید اور (اّ) یہ صورت پیدا کی۔ سہلی آوازون کے لیئے یہ صورتین۔ (اً) (اٍ) (اٌ) قائم کین۔ اور اِن تینون صورتون کا نام تنوین رکھا۔ یعنے۔ دو زبر۔ دو زیر۔ دو پیش یہ کل آٹھ صورتین ہوئین۔ (فَعَلَ) (فَعِلَ) (فَعُلَ) (فَعْلَ)

اِن چارون صیغون مین جو پہلا صیغہ ہے یعنے (فَعَلَ) اسکی تعریف سے تو آپ بخوبی واقف ہو چکے لیکن اس کے

بعد والے صیغون سے ابھی واقفیت حاصل نہین ہوئی مگر اتنا ضرور معلوم ہوچکا ہی کہ گذرے ہوئے زمانہ کی خبر دینے کو جتنی لفظین بولی جاتی ہین اُنکے آخر حرف پر زبر ضرور ہوتا ہی اب رہا درمیان کا حرف یعنے عین اسکو کہین زیر ہوتا ہی کہین پیش کسی جگہہ جزم جیسا مرقومۂ بالا صیغون سے ظاہر ہی۔

اب رہا سر حرف کا زبر وہ بھی متغیر ہوتا ہی لیکن اسکے تغیر کا مقام دوسرا ہی جسکا بیان آگے آئیگا۔

اسکے بعد اُنھون نے اس بات کو سمجھایا ہی کہ دیکھو جس طرح (فَعَلَ) کے آخر مین تیرہ ۱۳ علامتون کے لحوق ہونے سے تیرہ صیغے اور بنگئے مگر اس لفظ (فَعَلَ) کے فے۔ اور عین کے دونون زبر ہر حالت مین باقی رہے اسیطرح یہ تینون صیغے بھی ہین۔ یعنے اپنی اصل کے اعتبار سے اسیطرح واقع ہوئے ہین۔ اصل سے مراد یہ ہی کہ عربون کی زبان پر جس معنے اور جس زمانہ مین فعل معروف کے ہونے کی خبر (فَعَلَ) کی لفظ دیتی ہی اسیطرح اُسی گذرے ہوئے زمانہ مین فعل معروف کی خبر یہ لفظین یا ان کے ہموزن لفظین بھی دیتی ہین اور جس طرح (فَعَلَ) سے چودہ صیغے بن سکتے ہین۔ اسیکے مانند

ان تینون لفظون سے بھی تیرہ ۱۳ تیرہ ۱۳ صیغے بن سکتے ہین اور جسطرح (فَعَلَ) کے فے اور عین سے دونون زبر بہر صورت باقی وبرقرار رہے - مثلاً اسیکے فے کا زبر اور عین کا زیر برقرار رہیگا اور (فَعُلَ) کے فے کا زبر اور عین کا پیش متغیر نہوگا۔

لیکن صیغہٗ اول یعنے (فَعَلَ) اور اُسکے بعد والے صیغون مین فرق یہ ہے کہ لفظ فَعَلَ زبان عرب مین مستعمل بھی ہے اور یہ تینون صیغے خود مستعمل نہین بلکہ ان کے ہموزن یعنے موزون الفاظ مستعمل ہین - جیسے (فَعُلَ) کے وزن پر - (کَرُمَ) اور (فَعِلَ) کے ہموزن (سَمِعَ) کی لفظ۔

اب رہا ایک صیغہ جو چہار ۴ حرفی ہے یعنے (فَعْلَلَ) اسکے بھی فے کا زبر اور عین کا جزم باقی رہیگا۔

اب ان چارون لفظون کے ہموزن وہ چار صیغے بطور مثال کے لکھے جاتے ہین جنہین افعال کی تخصیص بھی ہوگی صرف اُن کامون یعنے اُن فعلون کے فاعل جو ہون گے اُن کا نام محذوف ہوگا - جیسے - (ضَرَبَ) (سَمِعَ) (کَرُمَ) (بَعْثَرَ)

چونکہ ابتدا مین عربی الفاظ سے کان بالکل ناآشنا ہوتے ہین اسوجہ سے مصادر کے معانی اور اُن سے واحد

مذکر غائب سے کے صیغون کی ترکیب مشکل سے سمجھ مین آتی ہو۔

دیکھو (ضَرْبٌ) اصل لفظ عربی ہو اُس سے (ضَرَبَ) کہ جسکے تینون حرف مفتوح ہین۔ واحد مذکر غائب کا صیغہ بنا ہی جسکے معنے تم خود کہہ سکتے ہو اور اسیطرح اصل لفظ۔ (سَمَاعَتٌ) ہی جس سے۔ (سَمِعَ) واحد مذکر غائب کا صیغہ نکلا ہی۔ معانی تم خود کہو۔

مانند اسکے اصل لفظ عربی کی (کَرَمٌ) ہی جسکے معنے ہین (بزرگ) اس لفظ کرم سے (کَرُمَ) واحد مذکر غائب کا صیغہ ہی اسکے معنے بھی تم خود کہہ سکتے ہو۔

اب رہی (بَعْثَرَ) کی لفظ جو (فَعْلَلَ) کے ہموزن ہی اسکی اصل (بَعْثَرَةٌ) ہی جسکے معنے ہین بلندی۔ اسی سے (بَعْثَرَ) واحد مذکر غائب کا صیغہ بنا ہی اب اسکے معنے تم خود کہو۔

زمانۂ ماضی سے اور اسکے صیغون کی ترکیبون سے غائب و حاضر اور نفس متکلم وغیرہ کی کیفیتون سے جب اچھی طرح آگاہی حاصل ہو چکی۔ فعل و فاعل کی ترکیبون سے۔ معروف و مجہول کے حالات سے باخبری پیدا کرنے کے بعد بلکہ فعل معروف کے چودہ [۱۴]

اصل الفاظ عربی مین بنا اور صیغہ

صیغون کے معانی مثل واحد تثنیہ جمع مذکر و مونث کے ۔ کہنے لگے تو اب اسکی ضرورت نہین معلوم ہوتی کہ ہر جگہہ مکرر وسہ کرر یہی باتین بتائین جائین اور فضول ناظرین اور طالب علمون کا عزیز وقت ضایع و برباد کیا جائے ۔

اب ہمکو صرف یہ بتانا رہا ہے کہ فعل معروف کے صیغون کو فعل مجہول کے صیغے کیونکر بنا سکتے ہین ۔ اور اُن کے معانی کیا سے کیا ہو جاتے ہین ۔

سنو ہم تمکو اس بات کی بہت اچھی طرح توجہ دلا چکے ہین کہ ایک واحد مذکر غائب کے صیغے (فَعَلَ) مین تیرہ ۱۳ علامتین لگائی گئین مگر کسی صورت مین (فَعَلَ) کے فے اور عین کے دونون زبر متغیر نہین ہوئے جسطرح تھے اُسیطرح چودہ صیغون مین برقرار رہے سوائے لام کے ۔

تم جانتے ہو کہ فعل معروف مین صرف فعل و فاعل ہوتا ہے اور فعل مجہول مین مفعول بھی ۔ یعنے فعل ۔ فاعل مفعول ۔

جو فعل فاعل سے نکلکر مفعول پر تمام ہو اُسے فعل مجہول کہتے ہین ۔ تو اب اتنا خیال کرنا چاہیئے کہ اگر ہم کوئی لفظ ایسی کہین جسکے معانے ہون (کیا گیا وہ) تو ہمکو فعل معروف

اور فعل مجہول کے معانی کا فرق صاف طور سے معلوم ہو جائیگا۔
جب کہینگے کیا اُسنے۔ تو فعل فاعل کی وہی شکلین ہمارے ذہن
مین آئینگی اور پھر جب کہین گے (کیا گیا وہ)
تو فوراً ہمارا خیال اسبات کو ڈھونڈے گا۔ کہ کیا کیا۔
اور کسنے کیا۔ اور وہ کسپر واقع ہوا۔
بس معاً تین صورتین۔ فعل۔ فاعل۔ مفعول۔ کی ہمارے
سامنے آجائینگی۔
اب دیکھو کہ فعل معروف کے چودہ صیغون کے معانی تم
اسیطرح کہہ سکتے ہو مگر کب جب تم اُن صیغون کے صرف
پہلے والے حرفون کے دونون زبرون کو ایک گونہ تغیر دیدو
کیونکہ وہی تغیر فعل مجہول کی علامت قرار پایا ہی۔
اور اُس تغیر کی صورت یہ ہی کہ (فَعَلَ) کے پہلے زبر کو پیش
سے بدل دو۔ اور عین کے زبر کو زیر سے لیکے یون پڑھو۔
(فُعِلَ) (فُعِلَا) (فُعِلُوْ) اگر ماضی معروف کے چو حرفی یا
پنج حرفی صیغے ہون اور اُنکو مجہول کے صیغے بنانا چاہو تو آخر حرف کے
پہلے جو حرف ہو اُسکو زیر اور اُسکے پہلے جو حرف ہون اُنکو پیش دو
جو حرف ساکن ہون اُنکو اپنی حالت پر چھوڑ دو۔ دیکھو نقشہ

متعلق صفحہ ۷۶

	فُعِلَ	
فُعِلَا	فُعِلُوْا	فُعِلَتْ
فُعِلَتَا	فُعِلْنَ	فُعِلْتَ
فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُمْ	فُعِلْتِ
فُعِلْتُمَا	فُعِلْتُنَّ	فُعِلْتُ
	فُعِلْنَا	

نقشہ اثبات فعل ماضی مجہول

اور معانی مین۔ کیا اُسنے۔ کے مقام پر کہو (کیا گیا وہ)
بس اور تمام باتین وہی سمجھو کہ جو فعل معروف کے ساتھ مین تہین۔
اب یہین پر ایک بات اور بھی سمجھ لینے کے قابل ہی کہ جو
نہایت سہل اور بہت مفید ہی۔
وہ یہ کہ ہمکو اپنے روزمرہ کے کامون مین کبھی تو یہ کہنا ہوتا
ہی کہ فلان کام کیا اُسنے یا کیا تمنے۔
اور کبھی یہ کہنا ہوتا ہی کہ نہین کیا بس یہی کیفیت عرب کے
شہرون مین بھی سمجھو۔ صرف فرق اتنا ہی کہ ہماری زبان مین انکار
کے لئے۔ (نہین) کی لفظ ہی کہ جس مین چار حرف ہین اور
انکی زبان مین (ما) کی لفظ ہی کہ جس مین صرف دو حرف ہین

ایک میم - اور ایک - الف -

جس جگہ ہم اپنی زبان مین کہتے ہین (نہین کیا) وہ کہتے ہین (مَا فَعَلَ) اور یہی ایک لفظ ماضی معروف کے سب صیغون کے اول اور اسیطرح فعل مجہول کے تمام صیغون کے اول لائی جاتی ہی - جو نفی کے معنی پیدا کر دیتی ہی اور فعل مجہول کے صیغون کے معانی مین (نہین کیا گیا) کہو ماضی کی بحث تو تمام ہوئی اب اسیطرح مضارع کے صیغون کی کیفیت بھی سمجھنا چاہیے جسکا ذکر فعل ماضی کے بعد شروع ہوتا ہی -

چونکہ مضارع مین دو زمانے شامل ہین - اسوجہ سے اسکی علامت کے چار حرف - ا - ت - ی - ن - مقرر ہوے - جن کا مجموعہ زبان عرب مین (اَتَین) کی لفظ ہی اور ہماری اردو زبان مین (اتنے) کی لفظ بن سکتی ہی - مگر اسبات مین اختلاف ہوا کہ مضارع کے صیغے ماضی سے بنائین جائین - یا ان کے وزن علیحدہ قائم ہون - بہرصورت انکے گیارہ صیغے - انتخاب کیے گئے اسطرح کہ اول مین علامت مضارع کا ایک حرف ہو اور آخرمین مستقبل کی علامت پیش ہو - لیکن سات صیغون کے آخرمین ایک نون ملحق کیا گیا جسکا نام (اعراب کے قائم مقام ہونیسے) نون اعرابی رکھا گیا

۔ یعنے اعراب کے عوض۔ اور اس نون کے ملحق کرنے کی وجہ یہ ہوئی کہ جس طرح آخر معرب ہی یعنے بدلتا رہتا ہی تو اسی واسطے یہ نون شامل کیا گیا۔ کہ اگر کوئی اسپر عامل آجائے تو اسکے آخر مین نون بجائے اعراب کے قائم مقام ہو بدلجائے اور ضمہ باقی رہے اور چار حرف جو مضارع کی علامتون کے تھے وہ اسطرح تقسیم کئے گئے۔ (ی) چار صیغون کے لئے جن مین تین تو مذکر غائب کے اور ایک جمع مونث غائب کا ہی۔ اور (ت) آٹھ صیغون کے لئے جنمین چار تثنیہ اور دو جمع مذکر و مونث حاضر اور ایک واحد مونث غائب اور ایک واحد مذکر حاضر کے ہین۔ اور الف واحد حکایت نفس متکلم کے لئے اور نون (ن) تثنیہ و جمع مذکر و مونث نفس متکلم کے لئے۔ (یَفْعَلُ) اس لفظ کی صورت بھی تم دیکھ چکے ہو اور معانی بھی سمجھ چکے ہو صرف اتنا اور سن لو کہ جسطرح (فَعَلَ) واحد مذکر غائب کا صیغہ فعل سے بنتا ہی اسیطرح (یَفْعَلُ) (فَعَلَ) سے اور اسمین ایک حرف اول مین (ی) جو کہ وہ مضارع کی علامت ہی یعنے یہ حرف اسواسطے معین ہی کہ جب یہ لفظ فَعَلَ کے اول لگا دیا جائیگا تو فَعَلَ کی لفظ کیصورت کے ساتھ اسکے معنے بھی بدلجائینگے۔

یعنے صرف اسی ایک حرف کے ملحق ہونے سے یہ لفظ دوسری ہو جائیگی جیسا اسکی صورت سے ظاہر ہو۔ اور اسی ایک لفظ کا دو جگہ استعمال ہوگا۔ یعنے کبھی تو بولچال مین اسکے یہ معنی ہونگے (کرتا ہی) جس سے موجودہ یعنے زمانۂ حال سمجھا جائیگا۔

اور کسی موقع پر (کرتا ہی) کی جگہ (کریگا) کہین جائین گے جس سے آیندہ زمانہ خیال کیا جائیگا۔ اور مضارع کے صیغے ماضی کے صیغون سے اسیواسطے بنائے جاتے ہین۔ کہ دو معنی کا فائدہ دین۔

اچھا اب آپکو یہ تو معلوم ہوچکا کہ فعل ماضی کے صیغون سے مضارع کے صیغے چار حرفون کے سبب سے یعنے ہر صیغے کے اول مین جب اُن چارون حرفون مین کا کوئی حرف آئیگا تب مضارع کا صیغہ بنے گا۔ اور یہ بھی معلوم ہوچکا کہ وہ چار حرف یہ ہین۔ (اتین) اور جن جن صیغون مین ان چارون حرفون کا جو جو حرف آتا ہی ان کے مقامات معینہ سے بھی تم آگاہ ہوچکے ہو۔

اب صرف ایک بات اور رہی۔ اور اسکے سمجھنے کے لئے طالبعلمون کو اچھی طرح آمادہ ہو جانا چاہیئے۔ کیونکہ وہ بات بڑے جھگڑے کی ہی اور وہ یہ کہ منجملہ چودہ صیغون کے سات صیغون کے آخر

مین (آخر سے مراد یہ ہے کہ اُن علامتون کے بعد جو تثنیہ جمع مذکر و مونث وغیرہ کے لئے لفظ فَعَلَ مین لگائی جاتی ہین اور جنکو ضمائر کہتے ہین) ایک نون لگایا جاتا ہے۔ کہ جس کا نام نون اعرابی ہے۔

اب یہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ سات صیغے کون کون سے ہین اور وہ نون صرف انھین سات صیغون مین کس ضرورت سے ملحق کیا جاتا ہے۔

وہ سات صیغے یہ ہین ۱ تثنیہ مذکر غائب۔ ۲ جمع مذکر غائب ۳ تثنیہ مونث غائب۔ ۴ تثنیہ مذکر حاضر ۵ جمع مذکر حاضر ۶ تثنیہ مونث حاضر۔ ۷ جمع مونث حاضر۔

اب سات صیغے وہ رہے جن کے آخر مین نون نہین آتا صرف مضارع کی علامتین ہی آتی ہین۔

سب سے پہلے انہین سات صیغون کا بنانا معلوم کرلو کہ اُن کا بنانا سہل ہے اور جھگڑا کم۔

یہ تو تمہین اچھی طرح معلوم ہے کہ جس طرح فعل ماضی کے صیغون کا آخر فتح پر مبنی ہوتا ہے۔ اسیطرح مضارع کے صیغون کا آخر پیش پر معرب ہے یعنے بدلتا رہتا ہے۔ تو جب ہم ماضی کے صیغون کو مضارع کے صیغے بنانا چاہینگے تو پہلے مضارع کی چار علامتون سے

ایک علامت اول مین لگائینگے اور لفظ فعل سے۔ یہ اول مین (ی)
ملاکر لکھنے کا املا یہ ہی (یفعلُ) اس صورت مین ف کا زبر
تو حرف (ی) پر چلا جائیگا اور عین ساکن ہوجائیگا۔ لام
کا زبر جو ہی وہ یقینی پیش سے بدل جائیگا۔ کیونکہ مضارع کے اخیر
مین پیش ضرور ہوتا ہی بغیر کسی وجہ کے جب ماضی معروف کے
واحد مذکر غائب کا صیغہ اس ترکیب سے مضارع کے واحد مذکر
غائب کا صیغہ ہوجائیگا تو یہ صورت ہوگی (یفعلُ) اور اسکے
بعد تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ بنایا جائیگا جسکے اول مین (ی)
اور آخر مین وہی نون ہوگا جسکا ذکر کیا گیا ہی اسکے بعد جمع مذکر غائب
کا صیغہ بنایا جائیگا۔ اسطرح کہ اول مین (ی) اور آخر مین ہی
نون۔ اسکے بعد واحد مونث غائب کے صیغے مین اول ت اور
آخر مین لام کو صرف پیش ہوگا اسطرح (تفعلُ) اسکے بعد تثنیہ
مونث غائب کا صیغہ ہوگا اول (ت) اور آخر مین نون اور بعد
اسکے واحد مونث حاضر کا صیغہ بنایا جائیگا۔ اسطرح اول حرف
(ی) اور اخر مین نون جسطرح ہی اسیطرح رہیگا کیونکہ یہ نون
اصل لفظ مین ہی (یفعلنَ)
اسکے بعد واحد مذکر حاضر صیغہ ہوگا۔ اول مین (ت)

آخر۔ ت پیش یون (تَفْعَلُ) اسکے بعد تثنیہ مذکر حاضر کا
صیغہ بنایا جائیگا۔ اول میت (ت) آخر مین نون اور
پھر جمع مذکر حاضر کا صیغہ بنایا جائیگا۔ اول میت (ت) آخر
مین نون۔ بعد اسکے تثنیہ مونث حاضر کا صیغہ بنے گا۔ اول
(ت) آخر نون۔ بعد اسکے جمع مونث حاضر کا صیغہ ہوگا۔ اول
مین (ت) آخر مین نون
نون اعرابی مختلف سات صیغون کے آخر مین
آتا ہی کہ چار صیغون مین اس نون کو زیر ہوتا ہی یعنے مکسور اور
تین مختلف صیغون مین اسی نون اعرابی کو زبر ہوتا ہی
یعنے مفتوح ہوتا ہی جن چار صیغون مین نون اعرابی کو زیر
ہوتا ہی ان چارون صیغون کے خانون مین یہ نشان +
بنایا گیا ہی اور جن صیغون مین نون اعرابی مفتوح ہوتا ہی ان صیغون
کے ساتھ یہ نشان دیا گیا ہی ⊤ اب رہے وہ سات صیغے
جن مین نون اعرابی نہین آتا مگر ان سات صیغون مین بھی دو
صیغون کے آخر نون نظر آئیگا لیکن اس نون کو نون اعرابی
نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ وہ نون جمع کے ہین اور اصل لفظ مین واقع ہوئے
ہین اس شبہہ کو دفع کرنے کے لئے ان دونون صیغون کے

ساتھ کہ جنمین نون اعرابی نہین ہے بلکہ نون جمع کا ہی یہہ نشان ∴ لگایا گیا ہے اور پانچ صیغون مین صرف اخر حرف یعنے لام کو پیش ہے نہ اُسکے آخرمین نون اعرابی آتا ہے اور نہ نون جمع وغیرہ کا ہے لہذا اُن پانچ صیغون کے خانون مین یہ نشان ۹ نظر آئیگا۔

اسکے بعد وحدان حکایت نفس متکلم مین۔ اول الف علامت مضارع لگایا جائیگی اور آخر سے تے گر جائیگی کیونکہ مضارع کے آخر پیش ہونا چاہیئے لہذا لام کو پیش دیا جائیگا (اَفْعَلُ) اور اسیطرح نفس متکلم کا صیغہ بھی بنے گا۔ اول مین نون علامت مضارع ملحق ہوگی اور آخر سے نون الف گر جائیگا اور لام کو پیش دیا جائیگا۔ (نَفْعَلُ) (نقشہ مضارع معروف)

یَفْعَلُ ۹	یَفْعَلَانِ +	یَفْعَلُوْنَ ۳
تَفْعَلُ ۹	تَفْعَلَانِ +	یَفْعَلْنَ ∴
تَفْعَلُ ۹	تَفْعَلَانِ +	تَفْعَلُوْنَ ۳
تَفْعَلِیْنَ ۳	تَفْعَلَانِ +	تَفْعَلْنَ ∴
اَفْعَلُ ۹	نون اعرابی مکسور کا نشان + نون اعرابی مفتوح کا نشان ۳ جمع کے نون کا نشان ∴ جن صیغون مین حرف لام کو پیش ہے انکا نشان ۹ ×	
نَفْعَلُ ۹		

× ماضی کے صیغون کا آخری زبر جو پیش سے بدلا گیا ہے

اِن صیغون مین دو زمانے ہین اسوجہ سے ان کے معانی
کبھی یون کیے جاینگے (یَفْعَلُ) کرتا ہی اور کرے گا وہ
ایک مرد زمانۂ حال واستقبال مین صیغہ واحد مذکر غائب بحث
اثبات فعل مضارع معروف - جہان تثنیہ کا صیغہ ہو وہان تثنیہ
کہو جہان جمع کا صیغہ ہو ہان جمع کہو جو غائب کے صیغے ہین اُن کو
غائب اور حاضر کے صیغون مین حاضر کی لفظ ملحوظ رکھو -
اور اسیطرح نفس متکلم کے صیغون مین ایک مرد اور ایک عورت
کی جگہہ (مَیْنْ) کی لفظ اور تثنیہ وجمع کے صیغون مین
ہم کی لفظ کہو -

مضارع مجہول

اب مضارع معروف کے صیغون کو مضارع مجہول
کے صیغے بنانا چاہو تو حرف مضارع کی علامتون پر جو (زبر)
ہی اُسکو پیش سے بدل دو یعنے اسطرح - (یُفْعَلُ) (یُفْعَلَانِ)
(یُفْعَلُوْنَ) وقس علی ہذا - اور معنی مین (کرتا ہی اور کرے گا)
کی جگہہ کہو (کیا جاتا ہی اور کیا جائے گا)

اور باقی سب باتین وہی کہو جو مضارع معروف کے صیغون
مین کہی تھین -

اُردو زبان مین - انکار کے لئے جسطرح (نہین) کی

لفظ مستعمل ہو اسیطرح عربی زبان مین (نہین) کے مقام پر
(ما) اور (لا) اور (لن) کا حرف ہو۔ لیکن (لا)
بمقابل (ما) کے زیادہ مستعمل ہو۔ اور لن کے کہنے سے
نفی مین تاکید پیدا ہو جاتی ہو۔ جیسا ہم اپنی اردو زبان مین۔
(نہین کے قبل ہرگز کی لفظ لگا دیتے ہین)

اگر مضارع معروف کی نفی بنانا منظور ہو تو مضارع کے
صیغون کے اول (لا) کی لفظ لگا دو بس اور کچھ نہین۔
اور معنے مین (نہین) کی لفظ۔ جیسے (لَا يَفْعَلُ) نہین کرتا
ہو اور نہین کریگا (آخر تک) اگر نفی مین تاکید پیدا کرنا مطلوب ہو
تو (لَنْ) کے حرف کا (لا) کے مقام پر استعمال کرو۔ مگر لا
... اور لن مین فرق یہ ہو کہ لا سوا سے معنی کے لفظ مین
کوئی تغیر نہین پیدا کرتا۔

اور (لَنْ) سات صیغون مین سے نون اعرابی
کو گرا ... ہو اور پانچ صیغون مین جہان آخر حرف پر پیش ہین
وہان سے اُنکو گرا کر نصب کرتا ہو یعنے زبر دیتا ہو۔
دو صیغون مین کچھ عمل نہین کرتا اور وہ دو صیغے۔ جمع
مونث غائب اور جمع مونث حاضر کے ہین۔ معنے مین تاکید

پیدا کرتا ہی۔

مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کا صیغہ یَفْعَلُ تھا جب لَنْ اسکے قبل داخل کیا گیا تو اسنے لام کے پیش کو گرا کر نصب دیا یعنی زبر تو اب اسکی صورت یہ ہوگئی (لَنْ یَّفْعَلَ) اور معنی مین نفی کے ساتھ تاکید پیدا ہوگئی اور صیغہ مضارع کے معنی مین دو زمانہ تھے یعنی حال اور استقبال اسنے صرف ایک زمانہ استقبال کے ساتھ اسکے معنی کو خاص کردیا اب اسکے معنی یون کیے جاینگے ہرگز نہ کریگا وہ ایک مرد زمانہ آیندہ مین۔ مضارع معروف کے تثنیہ مذکر غائب کا صیغہ (یَفْعَلَانِ) تھا لَنْ نے اسپر داخل ہو کر آخر سے نون اعرابی کو گرا دیا۔ اسطرح (لَنْ یَّفْعَلَا) اور معنی مین وہی ایک زمانہ باقی رہا معنی ہرگز نہ کرینگے وہ دو مرد آنیوالے زمانہ مین صیغہ تثنیہ مذکر غائب بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف۔ اب اس قاعدے کے اثر کو دیکھو کہ اسنے لفظ کو کسقدر فصیح کردیا اگر لَنْ کے ساتھ نون بھی آخر مین باقی رہے۔ مثلاً لَنْ یَّفْعَلَانِ کہا جاسے تو سماعت کو یہی لفظ صرف ایک نون کے باقی رہنے سے کسقدر ناگوار معلوم ہوتی ہی اور اب یہی لفظ نون کے گرجانیسے

فصاحت کی جان ہوگئی۔ (ہم اپنی اردو زبان مین اسکی ایک گونہ مثال یون دیسکتے ہین مثلاً کوئی شخص کہے کہ فلان شخص میرے پاس آکے چلے گئے تو اب آکے کے مقام پر اگر آئے اور چلے گئے۔ کہا جائے تو بمقابل پہلے فقرے کے یہ فقرہ فصیح معلوم ہوتا ہے) (یَفْعَلُوْنَ) مضارع معروف کے جمع مذکر غائب کا صیغہ تھا۔ لن کے آنے سے اسکے آخر کا۔ نون اعرابی ساقط ہوگیا اسطرح (لَنْ یَفْعَلُوْا) معنی ہرگز نہ کرینگے وہ سب مرد آنیوالے زمانہ مین صیغہ جمع مذکر غائب بحث نفی تاکید لَنْ کے ساتھ زمانہ مستقبل مین۔ تَفْعَلُ۔ مضارع کے واحد مونث غائب کا صیغہ ہے اور مضارع کے چار حرف جو علامت کے ہین انھین سے (ی) تو پہلے تین صیغون کے قبل آچکی اور (ت) اسکے پہلے موجود ہے۔ لَنْ نے اسکے قبل داخل ہوکر حرف لام کے پیش کو نصب یعنی زبر سے بدلدیا۔ کیونکہ آخر مین نون اعرابی تو تھا ہی نہین۔ اب دیکھو کہ اس مین اور واحد مذکر غائب کے صیغہ مین کوئی فرق نہین سوائے اسکے کہ واحد مذکر غائب یعنی (یَفْعَلُ) کے قبل علامت مضارع کی (یے) ہے اور آخر مین پیش اور بحث نفی تاکید بلن کے

واحد مونث غائب یعنی۔ (لَنْ تَفْعَلَ) کے پہلے (ت
اور آخر مین زبر) معنی یون کیے جائینگے۔ (ہرگز نہ کریگی
وہ ایک عورت آنیوالے زمانہ مین) تَفْعَلَانِ۔ تثنیہ مونث
غائب کا صیغہ ہی جب لَنْ اسکے ماقبل آیا تو آخر سے نون اعرابی
گرگیا اب اسکی صورت یہ باقی رہی (لَنْ تَفْعَلَا) اس مین اور
تثنیہ مذکر غائب مضارع مین علاوہ حرف لَنْ کے اور سوا
علامت مضارع کے کوئی فرق باقی نہ رہا معنی یون کیے
جائینگے۔ ہرگز نہ کرینگی وہ دو عورتین زمانہ آیندہ مین صیغہ
تثنیہ مونث غائب بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف۔
یَفْعَلْنَ۔ یہ صیغہ جمع مونث غائب کا ہی لَنْ نے اسکے قبل
داخل ہوکر صورتاً کوئی فرق پیدا نہین کیا۔ لَنْ یَّفْعَلْنَ
کیونکہ اسکے آخر مین جو نون ہی وہ نون اعرابی نہین ہی۔
بلکہ نون جمع کا ہی جیسا تمکو نقشہ سے معلوم ہو چکا ہی ہان معنی مین بھی
ایک زمانہ کا تغیر ہے یعنی (ہرگز نہ کرینگی وہ تین عورتین زمانہ مستقبل
مین) صیغہ جمع مونث غائب بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع
معروف۔ تَفْعَلُ۔ مضارع معروف کے واحد مذکر حاضر کا صیغہ
ہی۔ حرف لَنْ نے اِسکے پہلے آکر آخر حرف سے پیش کو گرادیا

اور اسکے مقام پر نصب دیا یعنی زبر اسطرح (لَنْ تَفْعَلَ) اسمین اور واحد مونث غائب کے صیغہ مین صورتاً کوئی فرق نہین ہان معنی سے فرق ظاہر ہوجاتا ہو کیونکہ وہ غائب کا صیغہ ہے اور یہ حاضر کا۔ تَفْعَلَانِ۔ تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ لَنْ نے قبل مین داخل ہوکر آخر سے نون اعرابی کو گرادیا۔ (لَنْ تَفْعَلَا) باقی رہا۔ تَفْعَلُوْنَ۔ جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہو لَنْ کے داخل ہونے سے نون اعرابی گر گیا یون۔ (لَنْ تَفْعَلُوْا) اس صیغہ مین اور جمع مذکر غائب کے صیغہ مین صرف علامت مضارع کا فرق ہو اسمین علامت مضارع کی (ت) ہو اور اسمین (ی) تَفْعَلِیْنَ۔ مضارع معروف کے واحد مونث حاضر کا صیغہ ہو لن کے آنیسے اسکی یہ صورت یہ ہوئی (لَنْ تَفْعَلِیْ) معنی یون کیے جائینگے۔ ہرگز نہ کریگی تو ایک عورت آنیوالے زمانہ مین صیغہ واحد مونث حاضر بحث نفی تاکید بلن۔

تَفْعَلَانِ مضارع معروف کے تثنیہ مونث حاضر کا صیغہ لَنْ کے آنیسے (لَنْ تَفْعَلَا) ہوا اب یہ تین صیغے یعنی تثنیہ مونث غائب تثنیہ مذکر حاضر تثنیہ مونث حاضر بالکل ہمشکل ہین۔

صرف معنی سے فرق ظاہر ہوجاتا ہے۔ تَفْعَلْنَ۔ مضارع معروف کے جمع مونث حاضر کا صیغہ ہے اسکے قبل حرف لَنْ سے نے داخل ہوکر حرفی اعتبار سے کوئی فرق پیدا نہیں کیا کیونکہ اسکے آخر میں بھی نون ضمیر کا ہے نون اعرابی نہیں ہے۔ (لَنْ تَفْعَلْنَ) معنی یوں کہو۔ ہرگز نہ کرو گی تم سب عورتیں آنیوالے زمانہ میں صیغہ جمع مونث حاضر بحث (لَنْ) أَفْعَلُ۔ یہ صیغہ ہے واحد نفس متکلم کا لَنْ سے نے اسکے قبل آکر صرف حسب معمول آخر کو نصب دیا۔ اسطرح (لَنْ أَفْعَلَ) معنی۔ ہرگز نہ کرونگا میں ایک مرد یا ایک عورت صیغہ وحدان حکایت نفس متکلم بحث لن۔ نَفْعَلُ۔ اسکے پہلے لَنْ سے نے داخل ہوکر کوئی فرق پیدا نہیں کیا سوائے اسکے کہ حسب قاعدہ آخر کو نصب یعنی زبر دیا۔ اسطرح (لَنْ نَفْعَلَ) معنی یوں کہے جائینگے۔ ہرگز نہ کرینگے ہم دو مرد یا ہم دو عورتیں ہم سب مرد یا ہم سب عورتیں صیغہ جمع حکایت نفس متکلم بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع معروف۔ ان صیغوں کی ترکیب سمجھنے کے بعد قابل غور یہ بات ہے کہ مثل حرف مَا۔ اور لا کے لَنْ کا عمل کیا ہے کیونکہ یہ صرف ایک فَعَلَ کی گردان سے

قبل - جو ایک ہی مادہ کے چودہ۱۴ صیغے ہین.. طرح کرکے دکھایا گیا ہے
بطور مثال - قاعدہ خاص اسیواسطے بنایا جاتا ہے کہ وہ ایک مرتبہ
اچھی طرح سمجھا دیا جاوے اور اسکی ایک یا دو مثالین دیدیجائین
اسکے بعد انسان اس قاعدہ کو ہر مقام پر خود جاری کر لیا کرے
کیونکہ انسانی کاروبار اور اُن کے لئے مختلف الفاظ بے شمار
اور نامحدود ہین کسی بڑی کتاب مین بھی ایک زبان کے جملہ الفاظ
کسیطرح نہین سماسکتے یہانتک کہ لغت کی کتابین بھی کافی نہین
ہوسکتین مگر ان قاعدہ ہی ایک ایسی چیز ہے جسکو سمجھکر انسان ایک
دوسری زبان کا عالم اور عامل بن سکتا ہے - مثلاً ہماری اُردو زبان
مین ایک دو حرفی وہ کی لفظ ہے اور بیشمار مقاموں پر اسکا
استعمال ہوتا ہے - جیسے وہ آیا - وہ گیا - وہ اُٹھا - وہ بیٹھا -
وہ چلا - وہ پھرا - وہ گونگا ہے - وہ بہرا ہے - وہ مہذب ہے - وہ بیوقوف
ہے - وہ تعلیم یافتہ ہے - وہ غافل ہے - وہ عاقل ہے - وہ نابینا ہے -
وہ از خود رفتہ ہے - وہ مجنون ہے - اب اگر کوئی شخص دوسرے
ملک کا ہماری زبان نجانتا ہو اور اُسکو وہ کی لفظ لبطور قاعدہ
بتاکر اسکے محل وموقع سمجھا دیئے جائین - تو وہ اسی ایک لفظ
کا ہزار جگہ خود استعمال کرسکتا ہے - اور اگر باقاعدہ اسکو اس

لفظ کا استعمال بتایا نہیں گیا ہے- تو وہ ضرور غلطی کرے گا-
جیسے کوئی کہے وہ باغ لگایا- یعنی اُسنے باغ لگایا کی جگہہ- اسیطرح ہمکو عربی کا جو حرف یا جو لفظ قاعدے کی رو سے بتائی جائے اُسکے عمل اور اُسکے اثرات ہمکو خوب اچھی طرح ایک مرتبہ ذہن نشین کر لینا چاہیئے- کیونکہ آگے بڑھکے ہمکو وہی ایک چھوٹا سا حرف بڑی بڑی کتابون مین بے شمار مقامون پر نظر آئیگا- اور اگر ہم خود کسی دوسری زبانمین کوئی عبارت لکھنے بیٹھینگے تو ہم اپنی سمجھی ہوئی لفظون کا بہت صحیح محل پر استعمال کر سکین گے-

نفی تاکید بلن مجہول

بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل معروف کی کیفیت تو مفصل لکھی جا چکی اب مجہول کی بحث بہت ہی سہل ہے- یہ ہم پہلے ہی لکھ آئے ہین کہ زبان عربی مین صرف ایک حرکت کے بدلجانے سے معنے بدلجاتے ہین اور یہ بھی لکھا جا چکا ہے کہ جس فعل کا فاعل معلوم نہو اُسے مجہول کہتے ہین اور جو فعل صرف فاعل ہی پر تمام ہو جائے اُسے فعل معروف-
جیسے اُردو زبانمین کوئی کہے (وہ آیا) تو وہ کا اشارہ جسکی طرف

ہی۔ وہ شخص تو فاعل اور آیا اوسکا فعل ۔
اور جب یہ کہا جائیگا۔ وہ اُٹھایا گیا۔ تو اس کہنے سے
یہ ظاہر ہوتا ہی کہ کوئی شخص بیٹھا تھا اور اسکو کسی نے اُٹھایا۔ تو
جسنے اُٹھایا۔ وہ اُٹھانیکا فاعل اور جو اٹھایا گیا وہ مفعول اور
اُٹھنا فعل ۔ اس مثال میں فعل فاعل مفعول تینوں چیزیں موجود ہیں ایکو
مجہول کہتے ہیں۔ اگر ایک ذرہ بھی خیال کرو تو تمہیں معلوم ہو جاے
کہ اس قسم کی باتیں صبح سے شام تک میں کسقدر ہوتی ہیں اور بھلا
کونسا شہر اور کون زبان ہوگی جسمیں ایسے کام اور ایسے بے شمار
الفاظ کی ضرورت نہو انھیں ضرورتوں نے مجبور کیا ہی کہ زبان عربی
کے صیغے لکھے جائیں اور ہر ہر لفظ کی طرف ایک خاص توجہ
دلائی جائے اب دیکھو کہ جس کام کا نام فعل معروف رکھا گیا ہی۔
اور جس کا نام مجہول معین ہوا ہی ان دونوں میں کیا فرق ہی اور بمقابل
معروف کے مجہول میں کتنا زیادہ جھگڑا لیکن قابل غور یہ بات ہی کہ
زبان عربی کی صرف ایک حرکت نے اس جھگڑے کو مٹا دیا
اور اس ضرورت کو کس سہولت سے پورا کر دیا نہ حرف بڑھے
اور نہ فعل معروف کے صیغوں کی صورت بدلنے پائی۔ صرف
ایک پیش نے معروف کے صیغے کو مجہول کا صیغہ بنا دیا اور اسقدر

سہولت پیدا کر دی کہ اسکی گردان لکھنے کی کوئی ضرورت ہی معلوم نہین ہوتی صرف اتنا کہدینا کافی معلوم ہوتا ہی کہ جب معروف کے صیغون کو مجہول کے صیغے بنانا چاہو تو ہر حرف کے زبر کو پیش سے بدل دو جیسے (ضَرَبَ) مارا اسنے - اور (ضُرِبَ) مارا گیا وہ - مگر نہین کہین کہین اسکی ضرورت معلوم ہوتی ہی کہ مجہول کی پوری گردان بھی لکھی جاوے - چنانچہ بحث نفی تاکید بلن فعل مستقبل مجہول کی پوری گردان نقشۂ ذیل مین دکھائی جاتی ہی -

مذکر غائب

٣	٢	١
لَن يُفعَلُوا	لَن يُفعَلَا	لَن يُفعَلَ

مونث غائب

٣	٢	١
لَن يُفعَلنَ	لَن تُفعَلَا	لَن تُفعَلَ

مذکر حاضر

٣	٢	١
لَن تُفعَلُوا	لَن تُفعَلَا	لَن تُفعَلَ

مونث حاضر

٣	٢	١
لَن تُفعَلنَ	لَن تُفعَلَا	لَن تُفعَلِي

متکلم

٢	١
لَن نُفعَلَ	لَن اُفعَلَ

معنے ۔ ۱ ہرگز نہ کیا جائے گا وہ ۲ ہرگز نہ کئے جائینگے وہ۔
۳ ہرگز نہ کئے جائیں گے وہ تین مرد زمانہ مستقبل میں بحث نفی تاکید بلن
فعل مستقبل مجہول۔ (مونث غائب) ۱ ہرگز نہ کی جائیگی وہ ایک عورت
۲ ہرگز نکیجائینگی وہ دو عورتین۔ ۳ ہرگز نہ کی جائینگی وہ سب عورتین۔
(مذکر حاضر) ۱ ہرگز نہ کیا جاویگا تو۔ ۲ ہرگز نہ کئے جاوٗگے تم
دو مرد ۳ ہرگز نہ کئے جاوگے تم سب (مونث حاضر) ۱ ہرگز نہ کی جائیگی تو ایک عورت
۲ ہرگز نہ کی جاؤگی تم دو عورتین ۳ ہرگز نہ کی جاؤگی تم سب عورتین زمانۂ
آئندہ مین بحث نفی تاکید مین فعل مستقبل مجہول۔ (متکلم) ہرگز نہ کیا
جاؤنگا مین ایک مرد یا ایک عورت۔ ہرگز نہ کئے جائینگے ہم دو مرد
یا ہم دو عورتین ہم سب مرد یا ہم سب عورتین۔

اگر ہماری اردو زبان کا زبان عربی سے مقابلہ کیا جائے
توجس مقام پر ہم اپنی اُردو زبان مین لفظ (ہرگز) کا استعمال کرتے
ہین عربی زبان مین اُس جگہ لَن کا استعمال نظر آئیگا جیسا
اوپر بالتشریح بیان کیا جاچکا ہی مثل حرف لَن کے اور بہت سے
حرف ہین مگر یہان جن حرفون کا بیان بہت ہی ضروری ہی انھین
کا ذکر کیا جائے گا اور باقی حرفون کا بیان اپنے محل پر آئیگا۔
چنانچہ مثل حرف لَن کے ایک (لَمۡ) بھی ہی۔ اور یہ

حرف بھی نفی کے لیے آتا ہے۔ لیکن یہ اُس مقام کے لئے ہے جہان کسی بات کو جان کے انکار کرنا مدنظر ہو۔

حرف (لَمْ) کے عمل اتنے ہین

(لَمْ) جب مضارع کے صیغون کے قبل آتا ہے تو اُن تمام صیغون کے آخری حرف کو جزم دیتا ہے جنکو حرف لَنْ نے نصب دیا تھا۔ اگر ان صیغون کے آخرین حرف علت* ہوتے ہین تو یہ (لَمْ) اُنکو گرا دیتا ہے مضارع کے صیغونکے آخر سے نون اعرابی کو دور کرتا ہے۔

---

* حروف علت تین ہین (واؤ۔ الف۔ ی) اور حرکات ثلثہ کی درازی سے پیدا ہوتے ہین۔ یعنے ضمہ کی درازی سے۔ واؤ۔ فتحہ کی درازی سے۔ الف۔ کسرہ کی درازی سے۔ ی۔ اسی واسطے صرفی واؤ کو اخت ضمہ۔ الف کو اخت فتح۔ ی کو اخت کسرہ کہتے ہین۔ ان حرفون کو حروف علت کہنے کی وجہ یہ ہے کہ علت کے معنی بیماری کے ہین اور عرب کے مریضون کی زبان سے بیماری کے وقت وائے کا لفظ نکلتا ہے جو۔ واؤ۔ الف۔ ی کا مجموعہ ہے۔ شعر۔

حرف علت نام کردم واو و الف و یای را
ہر کرا مد دے رسد نا چار گویدوا ے را

حرف علت جب ساکن ہون اور حرکت ماقبل اُن کے موافق ہو تو مدّہ کہلاتے ہین اور جب حرکت ماقبل موافق نہ ہو تو لین۔

مدّہ کہنے کی یہ وجہ ہی کہ مد کے معنے دراز کرنے کے ہین اور یہ حرف درازی حرکت سے پیدا ہوتے ہین۔

لینؔ اسواسطے کہتے ہین کہ لین کے معنی نرمی اور ضعف کے ہین اور یہ مثل سانس کے نرم ہوتے ہین اور حرکت ثقیل (کسرہ وضمہ) کی برداشت نہین کرسکتے خصوصاً الف اسقدر کمزور ہی کہ اُس پر کوئی حرکت آہی نہین سکتی واو-ی صرف فتحہ کے متحمل ہوسکتے ہین کہ خفیف ترین حرکات ہی۔

لمؔ کے ساتھ جو نفی آتی ہی اُسے (نفی حجد بلم) کہتے ہین اُسکی وجہ یہ ہی کہ جحد (بفتحہ اول وسکون ثانی) کے معنی صریح انکار کرنے کے ہین- اور حروف علت کے ساقط ہوجانیکا سبب یہ ہی کہ اگر وہ بھی بیچون کے آخر مین رہتے تو (لم) کا عمل سمجھ

مین نہ آنا جیسے (لَمْ يَدْعُ) (لَمْ يَرْمِ) (لَمْ يَخْشَ) کہ اصل مین یہ صیغے (يَدْعُوْ) (تَرْمِيْ) (يَخْشٰى) تھے (لَمْ) کے آنے سے حرف علت ۔ و ۔ ی ۔ ا ۔ گر گئے ۔

حرف لم کے تین عمل ہیں ۔ ایک صیغون کے آخر جزم دینا دوسرے حرف علت کا گرانا ۔ تیسرے نون اعرابی کا ساقط کرنا ۔ دوسرے عمل کی مثال تو دیکھا چکی ۔ اب اول و سوم کی مثالین باقی رہین انکو یہان کے نقشہ مین دیکھ لو

لَمْ يَفْعَلْ ١	لَمْ يَفْعَلَا ٢	لَمْ يَفْعَلُوا ٣
لَمْ تَفْعَلْ ٤	لَمْ تَفْعَلَا ٥	لَمْ يَفْعَلْنَ ٦
لَمْ تَفْعَلْ ٧	لَمْ تَفْعَلَا ٨	لَمْ تَفْعَلُوا ٩
لَمْ تَفْعَلِيْ ١٠	لَمْ تَفْعَلَا ١١	لَمْ تَفْعَلْنَ ١٢
جن صیغون سے نون اعرابی گرا ہے انکا نشان ×		لَمْ أَفْعَلْ ١٣
جہان آخر حرف کو جزم کیا ہے وہان نشان ط جہان نون جمع کا ہے اسکا نشان ✦		لَمْ نَفْعَلْ ١٤

معنے ۱ نکیا اُس ایک مرد نے زمانۂ گذشتہ مین صیغہ واحد مذکر غائب
بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف ۲ نکیا اُن دو مردون نے
گذرے ہوے زمانہ مین صیغہ تثنیہ مذکر غائب بحث نفی بلم ۳ نکیا
اُن تین مردون نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغۂ جمع مذکر غائب
۴ نکیا اوس ایک عورت نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغہ واحد
مونث غائب بحث نفی الخ

۵ نکیا اُن دو عورتون نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغہ تثنیہ
مونث غائب بحث نفی الخ ۶ نکیا اُن سب عورتون نے گذرے
ہوے زمانہ مین صیغہ جمع مونث غائب بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف
۷ نکیا تجھ ایک مرد نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغہ واحد مذکر حاضر
بحث نفی بلم الخ ۸ نکیا تم دو مردون نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغہ
تثنیہ مذکر بحث نفی الخ ۹ نکیا تم سب مردون نے گذرے ہوے
زمانہ مین صیغہ جمع مذکر بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف ۱۰ نکیا
تجھ ایک عورت نے گذرے ہوے زمانہ مین صیغۂ واحد مونث حاضر بحث
نفی بلم الخ ۱۱ نکیا تم دو عورتون نے گذرے ہوے زمانہ مین
صیغۂ تثنیہ مونث حاضر بحث نفی الخ ۱۲ نکیا تم سب عورتون نے
گذرے ہوے زمانہ مین صیغۂ جمع مونث حاضر بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف

۱۳ نکیا مجھ ایک مرد یا ایک عورت نے صیغہ واحد حکایت نفس متکلم

۱۴ نکیا ہم دو مرد یا ہم دو عورتوں یا ہم سب مرد یا سب عورتوں سے

صیغۂ جمع نفس متکلم بحث نفی جحد بلم فعل مضارع معروف۔

لم کے ساتھ نفی کے صیغے جو نقشہ مین دکھائے گئے

ہین اگر انکو مجہول کے صیغے بنانا منظور ہون تو حرف لم کے بعد

جو حرف صیغون کے پہلے ہو اُسکی حرکت کو پیش سے بدلو

اسطرح ۔ لَمْ يُفْعَلْ ۔ معنی ۔ نکیا گیا وہ ایک مرد زمانہ گذشتہ

مین صیغۂ واحد مذکر غائب بحث نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول ۔

لَمْ يُفْعَلَا ۔ نہ کیے گئے وہ دو مرد گذرے ہوئے زمانہ مین

صیغۂ تثنیہ مذکر الخ ۔ لَمْ يُفْعَلُوْا ۔ نہ کئے گئے وہ تین مرد الخ

لَمْ تُفْعَلْ ۔ نہ کی گئی وہ ایک عورت گذری ہوئی زمانہ مین ۔ الخ

لَمْ تُفْعَلَا ۔ نہ کی گئین وہ دو عورتین گذرے ہوئے زمانہ مین

صیغۂ تثنیہ مونث غائب ۔ لَمْ يُفْعَلْنَ ۔ نہ کی گئین وہ سب

عورتین الخ ۔ لَمْ تُفْعَلْ نکیا گیا تو ایک مرد گذرے ہوئے

زمانہ مین صیغہ واحد مذکر حاضر بحث نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول ۔

لَمْ تُفْعَلَا ۔ نہ کیے گئے تم دو مرد گذرے ہوئے زمانہ مین صیغۂ

تثنیہ مذکر حاضر بحث نفی بلم الخ ۔ لَمْ تُفْعَلُوْ نہ کیے گئے تم سب

فعل مجہول

مرد گذرے ہوئے زمانہ مین صیغہ جمع مذکر حاضر بحث الخ لَمْ تُفْعَلِيْ
نہ کی گئی تو ایک عورت گذرے ہوئے زمانہ مین صیغہ واحد مونث
حاضر الخ لَمْ تُفْعَلَا۔ نہ کی گئین تم دو عورتین گذرے ہوئے
زمانہ مین صیغہ تثنیہ مونث حاضر بحث نفی بلم الخ۔ لَمْ تُفْعَلْنَ۔
نہ کئے گئے تم سب مرد گذرے ہوئے زمانہ مین صیغہ جمع مذکر حاضر
بحث نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول لَمْ اُفْعَلْ۔ نہ کیا گیا
مین ایک مرد یا ایک عورت صیغہ حکایت نفس متکلم۔ لَمْ نُفْعَلْ
نہ کئے گئے ہم دو مرد یا دو عورتین ہم سب مرد یا سب عورتین
صیغہ حکایت نفس متکلم بحث نفی جحد بلم فعل مضارع مجہول۔

زبان عرب کی فصاحت مشہور ہی اسکی شہرت کا باعث
کلام مجید ہی یہ بات بھی مسلم ہی کہ دنیا کے تمام واقعات اس
مقدس کتاب مین موجود ہین کلام اللہ مین صرف تیس پارہ ہین اسکے
حجم کو دیکھکر تعجب ہوتا ہی کہ تمام دنیا کے واقعات اسمین کیونکر
سما گئے مگر یہی وہ بات ہی جسنے فصاحت زبان عرب کا کافی ثبوت
دیدیا۔ قرآن شریف کی ہزارہا شرحین ہو گئین اور آئے دن
نئی نئی شرحین ہوتی رہتی ہین لیکن پھر بھی اس آسمانی کتاب
کے رموز کا احاطہ ممکن نہین۔ اسکی وجہ اہل علم سے پوشیدہ نہین

ہو اُنھون نے اسکے ہر ہر حرف کو غائر نظر سے دیکھا۔ اس کے ہر ہر نقطہ کی باریکیون پر نظر دوڑائی زبان عربی کے ایک ایک حرف مین بہت بہت سے معنی بھرے ہوئے ہین۔ اس زبان کے ہر ہر نقطہ مین اسقدر وسعت ہی جسکے مقابلہ مین ہماری زبان کی کئی کئی لفظین بھی کافی نہین ہو سکتین یہ قاعدہ ہی کہ ہر زبان مین ایک ہی بات کہنے کے کئی طریقے ہوتے ہین اور ایک ہی مطلب مختلف الفاظ اور مختلف طرق سے ظاہر کیا جاتا ہی۔ بالخصوص یہ بات اُس زبان مین زیادہ پائی جائیگی جسمین الفاظ کثرت سے اور معانی خیز ہونگے جیسے عربی زبان ہی۔

دیکھو ہماری اُردو زبان مین اس ایک بات کہنے کے کہ (وہ یہ کام کرے گا) کتنے نئے اور خوبصورت انداز ہین۔ (کیا وہ یہ کام کرے گا) استفہام (کاش وہ یہ کرے) اس فقرے سے تمنا اور شوق کا اظہار ہوتا ہی۔ (عجیب نہین کہ وہ یہ کام کرے) شک (ہان وہ یہ کام کرے گا) تعجب کے ساتھ شوق۔ اور اقرار۔ (بیشک بیشک یا البتہ البتہ کریگا وہ) قوت کے ساتھ امید۔

اب دیکھو کہ بیشک بیشک یا البتہ البتہ۔ مین کتنے حرف

ہین اور اہل عرب نے ایک قاعدہ معین کر کے اس مطلب کو حرف
دوسرے وزن مین کھپا دیا ہو اور کہین ایک ہی حرف مین جیسے
(لَيَفْعَلَنَّ) اس کے معنی ہین بیشک وہ کریگا
اور اسکے آخر مین جو نون ہو اسپر تشدید ہو اور جس پر
تشدید ہوتی ہو اصل مین وہ دو حرف ہوتے ہین ایک ظاہر
اور دوسرے کی علامت تشدید۔ اور جس حرف پر یہ علامت لگائی
جاتی ہو۔ اُسکو حرف مشدد کہتے ہین۔ دو حرفون کے ایک
جگہ جمع ہو جانے سے ایک قسم کا ثقل پیدا ہو جاتا ہو اسوجہ سے
جس نون پر تشدید ہوتی ہو اُسکو نون (ثقیلہ) کہتے ہین
اور جس نون پر جزم ہوتا ہو اُسکا نام اہل عرب نے نون خفیفہ۔
رکھا۔ الغرض یہ بات ہو کہ جب اس مطلب کو جسکا۔ لَيَفْعَلَنَّ کے
معنی مین ذکر کیا گیا۔ ادا کرنا ہوتا ہو تو صیغۂ مضارع کے قبل
ایک (لَ) جسکو (لام تاکید کہتے ہین)۔ اور آخر مین
نون ثقیلہ زیادہ کرتے ہین۔ اسکے بعد ایسے صیغون کو مضارع
کے صیغے نہین کہتے بلکہ صیغۂ مستقبل کہنے لگتے ہین اسوجہ سے
کہ مضارع کے صیغون مین دو معنی اور دو زمانے ہوتے
ہین اور جب انکے آخر مین نون ثقیلہ یا نون خفیفہ ملا لیا جاتا ہو

اردو زبان

تو صرف ایک معنی اور ایک زمانہ باقی رہجاتا ہے۔ یعنی زمانۂ آیندہ دو نون
جسپر تشدید ہو اُسکو نون ثقیلہ اور جسپر جزم ہو اُسکو نون
خفیفہ کہتے ہین اور یہ دو نون۔ نونِ تاکید کے نام سے مشہور ہین
پہلے نون ثقیلہ کے اثرات اور احکام تفصیلی طور سے لکھے جاتے
ہین۔ اس طرح کہ اول لام تاکید ہوگا اور آخر مین نون مشدد
یعنی نون تاکید۔

مضارع معروف کی بحث مین یہ اچھی طرح بیان ہو چکا ہے
اور امید ہے آپکو خوب یاد ہوگا کہ منجملہ چودہ صیغون کے مضارع
کے سات صیغون کے آخر نون اعرابی ہوتا ہے اور پانچ
صیغون کے آخر حرف پر پیش اور دو صیغون مین نون جمع کا۔
(کہ جو اُن صیغون کا جز لاینفک ہے) نون تاکید کے پانچ احکام
ہین ۱ مضارع کے جملہ صیغون کے آخر مین آنا ۲ سات ان
صیغون کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دینا ۳ جن پانچ صیغون کے
آخری حرف مضموم ہین اُنکو مفتوح کر دینا ۴ جمع مذکر غائب و حاضر سے
(و) اور واحد مونث حاضر کے صیغے سے (ی) کو
ساقط کرنا ۵ جمع مونث غائب و حاضر کے نون کے بعد الف
فاصل اضافہ کرنا۔ (اسوجہ سے کہ نون ضمیر اور نون ثقیلہ کے

اجتماع سے جو تین نون ہو جاتے ہین) ثقل نہ پیدا ہو۔ یَفْعَلُ
مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہی جب اسکے قبل
لام تاکید اور آخر مین نون ثقیلہ زیادہ کیا تو اسکی یہ صورت ہوئی
(لَيَفْعَلَنَّ) اب دیکھو کہ نون ثقیلہ کے عمل سے لام پر جو پیش تھا
وہ فتح سے بدلگیا۔ یَفْعَلَانِ تثنیہ مضارع کا صیغہ۔
لام تاکید اور نون مشدد کے شامل ہونے سے اسطرح لکھا
جائیگا۔ (لَيَفْعَلَانِّ) نون ثقیلہ نے نون اعرابی کو
ساقط کر دیا اور اُسکا قائم مقام خود ہوا۔ یَفْعَلُوْنَ۔ جمع
مونث غائب کے صیغہ مین نون اعرابی کے قبل واؤ ہی۔
نون تاکید کے آنے سے۔ واؤ بھی گر گیا اور نون اعرابی بھی
(لَيَفْعَلُنَّ) اور اِن دو نون کا قائم مقام نون ثقیلہ
ہو گیا۔

تَفْعَلُ۔ واحد مونث غائب کا صیغہ ہی جب اِسکے
پہلے لام تاکید اور آخر مین نون مشدد شامل کیا گیا۔ تو حسب
قاعدہ لام کا پیش زبر سے بدلگیا (لَتَفْعَلَنَّ) اب اس مین
اور واحد مذکر غائب کے صیغہ مین سوائے علامت مضارع یعنی
(ی) اور (ت) کے کوئی فرق صورتًا باقی نہ رہا۔

تَفْعَلَانِ - اسمین سے بھی نون اعرابی ساقط ہوا اور اسکے مقام پر نون مشدد لایا گیا - (لَتَفْعَلَانِّ) یَفْعَلْنَ جمع مونث غائب مضارع کا صیغہ ہی جسکے آخرمین نون اعرابی نہین ہی بلکہ وہ نون ہی جو جمع کی علامت اور ضمیر غائب واقع ہوا ہی اسکے قبل لام تاکید اور آخرمین نون مشدد دینے اگر اسکی صورت بالکل بدل دی اسطرح (لَیَفْعَلْنَانِّ) اس کے غیر معمولی تغیر کا سبب یہ ہوا کہ جمع کے نون کے بعد ایک الف لایا گیا اور اس کے بعد نون مشدد -

تَفْعَلُ - اسمین جب قاعدہ مقررہ جاری ہوا تو یہ صورت پیدا ہوئی (لَتَفْعَلَنَّ) واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہی لیکن یہ اور واحد مونث غائب کا صیغہ بالکل ہمشکل ہی -

تَفْعَلَانِ - تثنیہ مذکر حاضر کا صیغہ - نونِ تاکید نے اگر نون اعرابی کو ساقط کر دیا یا فرض کرو اسی نون پر تشدید بنا دیگئی تو یہ صورت ہوئی - (لَتَفْعَلَانِّ) یہ بھی دو صیغون سے ہمشکل ہی اور بالکل ہمشکل - اور یہ تینون صیغے تثنیہ کے ہین اب تثنیہ مذکر غائب کا ایک صیغہ رہا اسمین اور ان صیغون مین صرف اتنا فرق ہی کہ اُس مین علامت مضارع کی (ی) ہی

اور ان تینوں تثنیہ کے صیغوں میں (ت) تَفعَلُونَّ جمع مذکر حاضر میں بھی
نون تاکید نے آکر نون اعرابی کو گرا دیا اور (وا) کو بھی
مثل جمع مذکر غائب کے (لَتَفعَلُنَّ) اسمیں اُس میں صرف
علامت مضارع کا فرق رہا۔ جمع مذکر غائب کے صیغے میں۔
ت۔ کے مقام پر مضارع کی علامت۔ ی۔ ہے۔
تَفعَلِینَ۔ مضارع معروف کے واحد مونث حاضر
کا صیغہ ہے۔ جب حسب معمول لام تاکید اول میں اور نون ثقیلہ
آخر میں لحوق کیا گیا۔ تو نون مشددہ نے پہلے اس صیغے یعنی
تَفعَلِینَ۔ سے۔ ی۔ کو دور کیا پھر نون اعرابی کو اتار دیا
اور ان دونوں حرفوں کا قائم مقام خود بن بیٹھا دیکھو صورت
(لَتَفعَلِنَّ) تَفعَلَانِ۔ تثنیہ مونث حاضر کا صیغہ
جب اسکے اول و آخر لام اور نون تاکید آیا تو نون اعرابی
گر گیا (لَتَفعَلَانِّ) مثل اور تثنیوں کے با لام تاکید و نون ثقیلہ
یہ بھی تثنیہ کا صیغہ بنگیا۔ تَفعَلنَ۔ یہ دوسرا صیغہ
جمع مونث حاضر کا ہے جس میں نون اصلی ہے۔ اسلئے یہ نون تو گر
نہیں سکتا اور اگر نون مشددہ اسی سے شامل کیا جاوے تو تین
حرف ایک قسم کے ایک جگہ جمع ہو جائیں اور یہ ممنوع ہے بلکہ

خلاف فصاحت سوائے بعض مقام کے۔ اس لئے
ضرور ہوا کہ ایک الف قبل لایا جائے۔ اور اُس کے بعد
نون مشدد (نون ثقیلہ کا بھی حکم یہی ہی) تاکہ تین حرف ایک
قسم کے ایک جگہ جمع نہ ہونے پائین اور نون مشدد و نون
ضمیر کے درمیان الف حائل ہو جائے۔ اس طرح
(لتفعلنانِّ) اب مضارع کے جمع مونث حاضر کے صیغے
سے اسکا مقابلہ کرو اور دونون کا فرق سمجھلو۔ اَفعلُ
مضارع معروف کے واحد متکلم صیغہ اور اسمین مضارع کی
علامت۔ الف۔ ہی جب لام تاکید اسکے اول اور نون تاکید
آخر مین آیا تو از روے کتابت اسکی شکل یہ پیدا ہوئی۔
(لَاَفعَلَنَّ) نون ثقیلہ نے لام کے پیش کو زبر سے
بدل دیا۔ دوسرا صیغہ مضارع معروف کے نفس متکلم کا۔
نَفعَلُ ہی۔ نون تاکید نے اسکے لام کے پیش کو بھی زبر
سے بدل دیا اور لام تاکید اول مین آیا (لَنَفعَلَنَّ) ہوا۔
نون ثقیلہ کا ماقبل چار تثنیون اور دو جمع مونث غائب
و حاضر مین الف ساکن ہوتا ہی۔ جمع مذکر غائب و حاضر مین مضموم
اور واحد مونث حاضر مین مکسور۔ باقی پانچ صیغون مین

مفتوح - نون ثقیلہ اگر الف کے بعد واقع ہو تو مکسور - ورنہ مفتوح ہوگا - بحث نفی تاکید بلن فعل مضارع مجہول کے نقشہ مین اسکے نشان بھی مقرر کئے گئے ہین - جن صیغون مین نون ثقیلہ کے ماقبل الف ساکن ہو انکا نشان یہ ہی - ٥ جن صیغون مین نون ثقیلہ کا ماقبل مضموم ہوتا ہی - اسکے لئیے علامت ہی - ۴ - جس صیغے مین نون ثقیلہ کے پہلے کسرا ہی - اُسکا نشان × - جن صیغون مین نون مشدد کے قبل مفتوح حرف ہوتے ہین اُنکا نشان ء

دیکھو نقشۂ ذیل

بحث مضارع مجہول بالام تاکید و نون ثقیلہ

ء	٥	۴
لَيُفْعَلَنَّ	لَيُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلُنَّ
١	٢	٣

ء	٥	٥		ء	٥	۴
لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَيُفْعَلْنَانِّ	معنی ※	لَتُفْعَلَنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلُنَّ
١	٢	٣		١	٢	٣

×	٥	٥
لَتُفْعَلِنَّ	لَتُفْعَلَانِّ	لَتُفْعَلْنَانِّ
١	٢	٣

واحد متکلم		جمع متکلم
ء		ء
لَأُفْعَلَنَّ	※ البتہ البتہ کیا جائیگا وہ	لَنُفْعَلَنَّ

واحد ١ تثنیہ ٢ جمع ٣

نون خفیفہ جسزم دار نون کو کہتے ہین ۔ یہ نون اُن صیغون
مین آتا ہی جنمین نون ثقیلہ سے پہلے الف نہ ہو کیونکہ (الف بھی
ساکن ہوتا ہی اور نون خفیفہ بھی ساکن اور کلام عرب مین دو
ساکنون کا ایک جگہ جمع ہونا دشوار) اس نون کے بھی
احکام وہی ہین جو نون ثقیلہ کے ہین اسلئے مکرر بیان کرنا فضول
اگر آپ نون ثقیلہ کے نقشہ مین دیکھین گے تو چھ صیغون مین آپکو
نون مشدد سے پہلے الف نظر آئیگا۔ اسلئے نون خفیفہ کل
آٹھ صیغون مین آتا ہی۔ معنی مین نون ثقیلہ اور نون خفیفہ ایک حکم
رکھتے ہین لیکن ایک معنی کی دو لفظون یا چند لفظون سے
فائدہ یہ ہوتا ہی کہ عبارت لکھنے یا شعر کہنے کیوقت جس لفظ
کا محل ہوتا ہو وہ حسب مراد ملجاتی ہی۔ لام تاکید (صیغہ کے قبل)
اسکے ساتھ بھی آتا ہی۔ مضارع معروف بالام تاکید و نون خفیفہ
کے وہ آٹھون صیغے یہ ہین۔ لَيَفْعَلَنْ[1] لَيَفْعُلُنْ[2] ـ لَتَفْعَلَنْ[3]
لَتَفْعَلَنْ[4] ـ لَتَفْعُلُنْ[5] ـ لَتَفْعَلِنْ[6] ـ لَاَفْعَلَنْ[7] ـ لَنَفْعَلَنْ[8] ـ

---

[1] واحد مذکر غائب [2] جمع مذکر غائب [3] واحد مؤنث غائب [4] واحد مذکر حاضر۔
[5] جمع مذکر حاضر [6] واحد مؤنث حاضر [7] واحد متکلم [8] جمع متکلم۔
جن صیغون مین نون خفیفہ نہین آتا وہ چھ صیغے یہ ہین۔ تثنیہ مذکر غائب لَيَفْعَلَانِّ
تثنیہ مؤنث غائب۔ لَتَفْعَلَانِّ۔ جمع مؤنث غائب لَيَفْعَلْنَانِّ۔ تثنیہ مذکر حاضر۔
لَتَفْعَلَانِّ تثنیہ مؤنث حاضر لَتَفْعَلَانِّ۔ جمع مؤنث حاضر لَتَفْعَلْنَانِّ ●

سعی۔ البتہ البتہ کیا جائیگا وہ ایک مرد غائب یا حاضر۔ تثنیہ یا جمع واحد متکلم۔ یا جمع متکلم۔ انھین کو اگر مجہول کے صیغے بنانا ہون تو لام تاکید کے بعد جو حرف ہو اُسکو پیش دیتے چلے جاؤ۔

قبل اسکے کہ ہم عربی الفاظ ایسے لکھین کہ جو حکم کرنے کے مقام پر بولے جاتے ہین اور بانیان قواعد صرف و نحو نے جن الفاظ کو حکم کرنے کے لئے اپنی نامحدود زبان سے انتخاب کر کے قواعد سمجھانے کے لئے مقرر کیا اور انکا نام امر کے صیغے رکھا۔

ہم اپنی اردو زبان مین اس بات کو دکھانا چاہتے ہین کہ حکم کس زمانہ مین اور کن الفاظ کے ساتھ کیا جاتا ہی اور اُسکی صورتین کیا کیا ہین۔

حکم کے واسطے الفاظ

لہ ایک شخص کو کسی کام کا حکم کرنا خواہ مرد ہو یا عورت۔ جابرانہ انداز ہو یا معمولی تحقیر منظور ہو یا انتہا سے تعظیم۔ ایسے مقامون کے لئے۔ اردو مین یہ لفظ (تو کر) مستعمل ہی یہین پر زبان عربی اور اردو کا تقابل کرنے سے یہ بات ظاہر ہوتی ہی کہ زبان اُردو مین مذکر و مونث کے لئے مفرد الفاظ بولے

نوٹ انتہا تعظیم کی مثال (ای خدا تو میری دعا قبول کر) ای حرف ندا تو۔ حرف خطاب کر صیغہ امر

جاتے ہین اور عربی مین مذکر کے لئے علیحدہ اور موئث کے لئے جدا لفظین معین کی گئی ہین۔

جیسے (اِفْعَلْ) عربی زبان مین صیغۂ امر واحد مذکر حاضر کے لئے یعنی ایک مرد حاضر کو حکم کرنے والی لفظ۔ جسکے معنی ہین۔ (تو کر) ایک مرد۔ اور (اِفْعَلِیْ) ایک عورت کو حکم کرنیوالی لفظ یعنی امر کے واحد موئنث حاضر معروف کا صیغہ۔ جسکے معنی ہین (تو کر) ایک عورت۔

۵۲ دو ہون یا دو سے زیادہ مرد ہون یا عورتین۔ (بدرجہ مساوات) بطرز حکومت ہو یا برنگ عاجزی۔ کسی کام کو کہنا یا کسی بات کا حکم کرنا ایسے محل کے لئے۔ (تم کرو) اردو مین بولا جاتا ہی اور عربی مین (اِفْعَلَا) صرف دو مردون کو حکم کرنے کے لئے۔ یعنی تثنیہ مذکر بحث امر حاضر معروف کا صیغہ اسکے معنی ہین (تم کرو) دو مرد۔

(اِفْعَلَا) (ہرچند یہ صیغہ پہلے صیغے کے مانند اور بالکل ہمشکل ہی مگر نہین آگے بڑھکے ایسے الفاظ نظر آئینگے جنکی

یہ اکثر واحد حاضر کے مقام پر اس کا استعمال ہوتا ہی۔ کیونکہ ہر وقت کی بات چیت مین یہی مستعمل ہی۔

صورتین مختلف ہونگی)
تثنیہ مونث حاضر کے لئے - اسکے معنی ہین (تم کرو) دو عورتو
ن جمع کے مقام پر اردو مین کہا جاتا ہی - تم سب لوگ
یہ کام کرو - اور جہان تعظیم منظور ہوتی ہی وہان کہتے ہین -
آپ سب لوگ فلان کام کرین - اسمین خواہ مرد ہون یا عورتین
عربی مین جمع مذکر حاضر کا صیغہ (اِفْعَلُوا) ہی جسکے معنی ہین
تم کرو (سب مرد) اور جمع مونث حاضر کا صیغہ (اِفْعَلْنَ)
ہی جسکے یہ معنی کہے جاینگے تم کرو (سب عورتو) تعظیمی الفاظ
اپنے محل پر ذکر کئے جاینگے -
امر حاضر معروف کے یہ چھ صیغے تو بطور مثال کے بیان
کئے گئے اب اگر زبان عربی کے اور الفاظ تمکو نظر آئین اور وہ
مصدر ہون یا ماضی و مضارع کے صیغے سہ حرفی ہون یا پنج
حرفی و شش حرفی اور انکو تم خود امر حاضر معروف کے صیغے
یعنی ایسی لفظین بنانا چاہو جو حکم کا کام دیسکین تو اُن کے بنانے
کی ترکیب اور قاعدہ یہ ہی کہ اگر ماضی معروف کے صیغے ہون
تو انکے پہلے مضارع کے صیغے بنالو کیونکہ مضارع ہی کے صیغون سے

امر کے صیغے بنائے جاتے ہین اور اگر مضارع ہی کے صیغے ہون
تو بہتر مگر اسمین یہ شرط ہی کہ مضارع کے چودہ صیغون مین سے
حاضر کے صیغے انتخاب کرلو اور انھین کو۔ امر حاضر معروف کے
صیغے بناؤ۔

اسلئے کہ اُنکے بنانیکی ایک خاص ترکیب وضع کی گئی ہو
اور ایک خاص علامت ہو اور باقی صیغے جو ہین انکو دوسری ہی
ترکیب سے بنالو اب انمین غائب کے صیغے ہو ن یا متکلم کے
کیونکہ تین صیغے مذکر غائب کے ہوتے ہین۔ تین مونث غائب
کے تین مذکر حاضر کے ہوتے ہین تین مونث حاضر کے اور
دو متکلم کے۔ تو جب تین مذکر حاضر اور تین مونث حاضر کے صیغے
نکل گئے۔ تو منجملہ چودہ صیغون کے آٹھ صیغے بچے تین مذکر غائب
کے تین مونث غائب کے اور دو متکلم کے۔

الحتصر مضارع معروف کے چودہ صیغون سے چھہ
صیغے حاضر کے انتخاب کرکے انکو امر حاضر معروف کے صیغے
اسطرح بناؤ۔ (قاعدہ ۱)

پہلے مضارع کی علامت کا جو حرف ہو اسکو گرادو اسکے
بعد صیغے کے آخری حرف کو دیکھو اگر نون اعرابی ہو اسکو بھی

پہلی علامت

ساقط کرو اور اگر حروف علت مین کا کوئی حرف ہو اسکو بھی القط
نگر نون ضمیر (جسکو نقشہ مین نون جمع لکھا گیا ہی) اپنی حالت
پر رہے گا۔ اسکے بعد پھر حرف اول کو دیکھو اگر متحرک ہو تو
آخر حرف کو جزم عنایت کرو یعنی ساکن کردو۔ جیسے (تَعِدُ)
مضارع کا صیغہ ہی (اسلیئے کہ اسمین وہ علامتین مضارع کی موجود
ہین) ایک تو اول مین (ت) جو مضارع کی چار علامتون
مین سے ایک علامت ہی۔ دوسرے آخری حرف کو پیش۔
کیونکہ ماضی کے صیغون کے آخر زبر ہوتا ہی اور مضارع کا حرف
آخر مضموم۔

تو جب ہمنے اسمین سے علامت مضارع کو گراکر آخر مین دیکھا
تو نہ نون اعرابی پایا اور نہ حروف علت مین کا کوئی حرف
اسلیے حسب قاعدہ دال کو جزم دیدیا یعنی ساکن کر دیا تو
اب اسکی صورت یہ ہوئی (عِدْ) کیونکہ اول سے (ت)
نکل گئی اور آخر مین پیش کے مقام پر جزم (د) آگیا۔
صیغہ امر حاضر بنگیا۔ (قاعدہ ۲)

اگر علامت مضارع کو گراکر اسکے بعد والے حرف کو
ساکن پائین جیسے (تَنْصُرُ) کی ت کو گرادیا تو ہمسہ

صورت (نَنْصُرُ) باقی رہی کہ جسمین نون پڑھا ہی نہین جا سکتا (اسوجہ سے یہ قول مشہور ہی کہ ابتدا بالسکون ناجائز) تو کیا کرین پس ایسی لفظون کے لئے یہ قاعدہ ہی کہ اسکے پہلے ایک الف* لکھدین - اور آخر حرف کو ساکن کردین اسطرح (انْصُرْ) لیکن ابھی یہ نہین معلوم کہ اس الف پر (حرکت) کون سی بجائیگی آیا زبر زیر ہوگا - یا پیش - اسبات کے دریافت کرنے کے لئے عین کلمہ دیکھو اگر اسپر پیش ہو تو اس الف پر بھی پیش بناؤ اسطرح (اُنْصُرْ) کیونکہ عین کلمہ جو (ص) ہی اسپر پیش ہی۔

اگر عین کلمہ پر زیر ہو اس طرح (تَضْرِبُ) کہ اسمین عین کلمہ (ر) رے ہی

تو علامت مضارع کو گرا کر اُسکے مقام پر الف مکسور لاؤ - اس طرح (اِضْرِبْ) اور اگر عین کلمہ مفتوح ہو اسطرح (تَسْمَعُ) کہ اسمین عین کلمہ (م) ہو اور اسپر زبر ہی جب بھی علامت مضارع گرانے کے بعد ہمزۂ وصل مکسور ہی لاؤ اور آخر کو حسب معمول ساکن کردو - جیسے (اِسْمَعْ)

* اس الف کو ہمزۂ وصل کہتے ہین اور اسکے کہنے کی وجہ یہ ہی کہ جب عبارت کے درمیان میں ایسے لفظ آتے ہین کہ جنکے ابتدا میں یہ الف ہوتا ہی تو پڑھا نہین جاتا یعنی پہلے والی لفظ کا آخری حرف اسکے بعد والے حرف سے ملجاتا ہی جو عین کلمہ کے مقابل ہو۔

(قاعدہ ۱۲)

اگر مضارع حاضر کے صیغون کے آخر حرف علت ہونگے اور وہ صیغے امر حاضر معروف کے صیغے بنائے جائینگے تو حرف علت گرجائینگے۔ جیسے (تَدْعُوْ) مضارع کا صیغہ ہو اور اُسکے آخر مین (و) حرف علت ہو اسوجہ سے ساقط ہوگیا۔ اور اول سے بحسب قاعدہ دوم علامت مضارع کو گراکر الف مضموم لائے تو (اُدْعُ) امر حاضر معروف کا صیغہ ہوا۔

(تَرْمِیْ) صیغہ مضارع آخر مین اسکے (ی) حرف علت ہو اسوجہ سے ساقط ہوئی۔ اول سے علامت مضارع (ت) گرگئی اور اُسکا قائم مقام الف مکسور ہوا کیونکہ بیچ کا حرف یعنی عین کلمہ اگر مفتوح ہوتا ہو جب بھی علامت مضارع کے مقام پر الف مکسور آتا ہو اور اگر مکسور ہوتا ہو جب بھی الف مکسور آتا ہو۔ تو اب امر حاضر معروف کا صیغہ (اِرْمِ) ہوا (تَخْشٰی) اس مضارع کے صیغہ مین جو (ی) ہو یہ در اصل الف ہی ہو اسیوجہ سے اسکے اوپر الف لکھا جاتا ہو اور یہی الف حرف علت مین کا تیسرا حرف ہو اسوجہ سے گرگیا۔ اول سے

(دت) علامت مضارع گر گئی اور اُسکے مقام پر الف مکسور آیا تو اب امر حاضر معروف کا صیغہ (اُخشُش) بنا۔

امر حاضر معروف کے چھیون صیغون کے بنانیکی ترکیب معلوم ہو چکی تو اب ان صیغون کو مجہول بنانا رہا اور منجملہ مضارع معروف کے چودہ صیغون کے آٹھ صیغے یعنی ۲ مذکر غائب ۲ مونث غائب ۲ متکلم کے باقی رہے جنکا ذکر پہلے بھی کیا جا چکا ہی۔ ان سب کے بنانیکے لیے ایک حرف خاص (ل) اور ایک ہی قاعدہ مقرر ہوا ہی۔

اور وہ قاعدہ منضبطہ یہ ہی کہ علامت مضارع کو کسی صیغہ مین سے نہ گراؤ بلکہ اسی کے قبل ایک لام مکسور لاؤ جو (جو لام امر کے نام سے موسوم کیا گیا ہی) احکام لام امر مکسور تین ہین۔

حکم ۱

واحد کے صیغون کو جزم دیتا ہی مثل حرف (لَمْ) کے جیسے لَمْ یَفْعَلْ۔ لَمْ اَفْعَلْ۔ لَمْ نَفْعَلْ۔

حکم ۲

نون اعرابی کو گراتا ہی۔ جیسے۔ یَفْعَلَانِ یَفْعَلُونَ

حکم نمبر ۱ و نمبر ۲ کا حاشیہ صفحہ ۹ مین ملاحظہ کیجئے۔

تثنیہ اور جمع مضارع معروف کے صیغے کہ ان دونون کے آخر مین
نون اعرابی موجود ہی اور۔ لِیَفْعَلَا۔ لِیَفْعَلُوْ۔ ا
غائب معروف کے تثنیہ اور جمع کے صیغے۔ کہ ان دونون
آخر سے لام امر مکسور نے نون اعرابی کو ساقط کر دیا ہی۔

حکم ۳

جن صیغون کے آخر مین نون ضمیر کے ہوتے ہیں
انمین کچھ عمل نہین کرتا۔ جیسے۔ تَفْعَلْنَ مضارع کے جمع
مونث حاضر کا صیغہ۔ اور (لِتُفْعَلْنَ) امر حاضر مجہول کے
جمع مونث حاضر کا صیغہ۔ یَفْعَلْنَ مضارع کے جمع مونث
غائب کا صیغہ۔ اور (لِیَفْعَلْنَ) امر غائب معروف کے جمع
مونث غائب کا صیغہ۔

---

۱ واحد کے سب صیغون کی مثال ۲ واحد متکلم کی
مثال ۳ جمع متکلم کی مثال۔ ان مثالون کی ضرورت
اسلیوجہ سے ہوئی کہ متکلم کے دونون صیغون کو لام امر جزم
دیتا ہی یعنی دونون صیغون کے آخر حرف کو ساکن کرتا ہی۔

بحث امر حاضر معروف

نقشہ امر

اِفْعَلْ	اِفْعَلِیْ
اِفْعَلَا	اِفْعَلَا
اِفْعَلُوْا	اِفْعَلْنَ

بحث امر حاضر مجہول

لِتُفْعَلْ	لِتُفْعَلِیْ	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا	لِتُفْعَلُوْا	لِتُفْعَلْنَ

بحث امر غائب و متکلم معروف

لِیَفْعَلْ	لِتَفْعَلْ
لِیَفْعَلَا	لِتَفْعَلَا
لِیَفْعَلُوْا	لِیَفْعَلْنَ
لِاَفْعَلْ	لِنَفْعَلْ

بحث امر غائب و متکلم مجہول

لِیُفْعَلْ	لِتُفْعَلْ
لِیُفْعَلَا	لِتُفْعَلَا
لِیُفْعَلُوْا	لِیُفْعَلْنَ
لِاُفْعَلْ	لِنُفْعَلْ

نقشہ مین امر حاضر معروف کے جو چھ صیغے اوپر لکھے ہوے ہین اُنکے معنی بھی مفصل سے لکھے جا چکے ہین۔ مگر امر حاضر مجہول کے چھ صیغے جو اُنکے بعد واقع ہوے ہین اُنکے معنی یون لکھے جائینگے۔ لِتُفْعَلْ۔ چاہیئے کہ تو کیا جائے۔ تثنیہ کے صیغہ مین تو کے مقام پر تم اور جمع کے صیغے مین بھی تم کہنا ہوگا اسلیے کہ اُردو مین دو کے لیے

زیادہ کے لئے تم ہی کی لفظ مستعمل ہوتی ہی جسکا ذکر اسکے پہلے واضح طور سے آچکا ہی۔ واحد مونث تثنیہ مونث جمع مونث کے صیغون مین (کیا) کے مقام پر (کی) کہنا ہوگا اور صرف جمع مونث کے صیغہ مین (کی) کے پہلے سب کی لفظ بڑہانا ہوگی۔ جیسے۔ لِتَفْعَلْنَ۔ چاہیئے کہ تم سب کی جاوٗ

بعد اسکے امر غائب معروف اور امر غائب مجہول کے صیغے لکھے گئے ہین اُن مین پہلا صیغہ واحد مذکر غائب کا۔ لِيَفْعَلْ۔ ہی جسکے معنی یون کہے جائینگے۔ اُس ایک مرد کو کرنا چاہیئے۔

زبان اُردو مین اسماء اشارہ۔ واحد کے لئے (اُس) اور تثنیہ کے لئے (اُن) اور جمع غائب کے لئے (اُن سب) کی لفظ ہی۔

نفس متکلم واحد کے لئے۔ مجھ۔ جمع متکلم کے لئے (ہم) بحالت تثنیہ اور جمع کی حالت مین۔ ہم سب کا جملہ کہنا ہوگا۔ جیسے۔ لِنَفْعَلْ۔ جمع متکلم کا صیغہ ہی اور معنی اسکے یون کہے جائینگے۔

(کوئی کام جسکا نام یہان محذوف ہوگا) کرنا چاہیے ہم

دو مردون یا ہم دو عورتون کو۔ ہم سب مردون یا ہم سب۔ عورتون کو۔

امر غائب معروف کے صیغون کے متصل ہی امر غائب مجہول کے صیغے ہین جن مین علامت مجہول سوائے پیش کے اور کچھ نہین ہی۔ اور پہلا صیغہ۔ لِیُفْعَلْ۔ ہی۔ جسکے معنی یون کہے جاینگے۔ چاہیئے کہ وہ کیا جائے۔ اردو مین (چاہیئے) کی لفظ ایسے محل پر استعمال کیجاتی ہی۔ کہ جہان نرمی کے ساتھ کسی کام کا حکم دینا منظور ہوتا ہی۔ مناسب ہی یا لازم ہی۔ کے مقام پر۔ چاہیئے ہی۔ اکثر کہا جاتا ہی۔ وہ کی دو حرفی لفظ۔ اسماء اشارہ مین داخل ہی۔ کیا جائے سے مجہول معنی ثابت ہوتے ہین

نقشہ مین جو امر مجہول کے صیغے لکھے گئے ہین اُن سب کے معنی مین (چاہیئے کہ وہ) کا جملہ تو ضرور آئیگا مگر اسکے بعد سے تثنیہ اور جمع کی ضمیرین بدلتی جائینگی جیسے۔ چاہیئے کہ وہ۔ کئے جائین۔ چاہیئے کہ وہ سب کئے جائین۔ وغیرہ۔ واحد متکلم مین۔ وہ۔ کے مقام پر۔ مین۔ اور جمع متکلم مین۔ ہم کا استعمال ہوگا۔

امر کے سب صیغون مین نون ثقیلہ اور نون خفیفہ دونو آتے ہین احکام ان دو نون کے وہی رہینگے جو اور گردانون کے ساتھ بیان ہوے۔

تاکید یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے کہ نون ثقیلہ سب صیغون مین آتا ہی اور نون خفیفہ صرف اُن صیغون مین آتا ہی۔ کہ جن صیغون مین نون ثقیلہ کے پہلے الف نہین ہوتا۔

امر حاضر معروف کے چھ صیغے نون ثقیلہ کے ساتھ۔

(اِفْعَلَنَّ) (اِفْعَلَانِّ) (اِفْعَلُنَّ) (اِفْعَلِنَّ) (اِفْعَلَانِّ) (اِفْعَلْنَانِّ) جب نون خفیفہ ان صیغون کے آخر شامل کرنا چاہینگے تو صرف تین صیغے رہجاینگے کیونکہ تین صیغون مین نون ثقیلہ کے پہلے الف موجود ہی

امر حاضر معروف کے تین صیغے نون خفیفہ کے ساتھ۔

(اِفْعَلَنْ) (×) (اِفْعَلُنْ) (اِفْعَلِنْ) (×) امر غائب معروف کے آٹھ صیغے نون ثقیلہ کے ساتھ جن مین تین صیغے مذکر غائب کے ہین تین مونث غائب کے

اور جمع متکلم کے ۔

(لِيَفْعَلَنَّ) (لِيَفْعَلَانِّ) (لِيَفْعَلُنَّ) (لِتَفْعَلَنَّ)
(لِتَفْعَلَانِّ) (لِيَفْعَلْنَانِّ) (لِاَفْعَلَنَّ) (لِنَفْعَلَنَّ)

نون خفیفہ کے ساتھ امر غائب معروف کے پانچ صیغے

(لِيَفْعَلَنْ) (×) (لِيَفْعَلُنْ) (لِتَفْعَلَنْ)
(×) (×) (لِاَفْعَلَنْ) (لِنَفْعَلَنْ)

نفی اور نہی کے معانی کا فرق ۔ نفی کے معنی ہین موجود نہ کرنا اور نہی کے معنی ہین منع کرنا اور باز رکھنا ۔

حکم کرنے کے لئے جسطرح امر کے صیغون کی ضرورت تھی اسیطرح کسی کام کو منع کرنے کے لیئے نہی کے صیغون کا ہونا ضرور ہی ۔ لیکن نہی دراصل کوئی مستقل فعل نہین بلکہ حقیقت مین ایک ایسا فعل مضارع ہی جس کے پہلے لائے نہی لگایا جائے ۔

زبان عربی مین منجملہ اور لفظون کے جسطرح نَعَمْ کی لفظ اقرار کے لئے ہی اسیطرح لا انکار کے لیئے اسی وجہ سے یہ لا لائے نہی کے نام سے مشہور ہی ۔

لائے نہی مضارع معروف کے ۱۴ حد کے صیغون کو

جزم دیتا ہی صیغون کے آخر سے نون اعرابی کو گرا دیتا ہی۔ نون ضمیر پر کچھ اثر نہین کرتا۔

لاے نہی جسطرح لفظ مین تغیر پیدا کرتا ہی اسی طرح معنی مین بھی۔ تغیر لفظی تو یہ ہی کہ حرف متحرک کو ساکن کردیتا ہی اور معنوی تغیر یہ ہی کہ مضارع کے صیغون کے معنی کو ایک زمانہ سے خاص کردیتا ہی جیسے لَا تَفْعَلْ۔ تو نہ کر (ایک مرد) لَا تُفْعَلْ چاہیے کہ تو نہ کیا جاے۔ لَا یَفْعَلْ اسکو نہ کرنا چاہیے لَا یُفْعَلْ چاہیے کہ وہ نہ کیا جاے ایک مرد۔

نقشہ نہی

نہی حاضر معروف

لَا تَفْعَلْ	لَا تَفْعَلِی
لَا تَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا
لَا تَفْعَلُوْا	لَا تَفْعَلْنَ

نہی حاضر مجہول

لَا تُفْعَلْ	لَا تُفْعَلِی
لَا تُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا
لَا تُفْعَلُوْا	لَا تُفْعَلْنَ

نہی کے تمام صیغون مین نون ثقیلہ و خفیفہ آسکتے ہین

نہی غائب و متکلم معروف

لَا یَفْعَلْ	لَا تَفْعَلْ
لَا یَفْعَلَا	لَا تَفْعَلَا
لَا یَفْعَلُوْا	لَا یَفْعَلْنَ
لَا أَفْعَلْ	لَا نَفْعَلْ

نہی غائب و متکلم مجہول

لَا یُفْعَلْ	لَا تُفْعَلْ
لَا یُفْعَلَا	لَا تُفْعَلَا
لَا یُفْعَلُوْا	لَا یُفْعَلْنَ
لَا أُفْعَلْ	لَا نُفْعَلْ

اسم فاعل بنانے کا قاعدہ (اسم فاعل) کے معنی اگر
اردو مین کیے جائین تو یہ ہون گے (کام کرنے والیکا نام)
مضارع مین چونکہ دو معنی ہوتے ہین اسوجہ سے اسم فاعل
بھی اسی سے بنایا جاتا ہی اور اسم مفعول بھی اسی سے۔
بلکہ وغیرہ وغیرہ کہنا چاہیئے یَفْعَلُ۔ مضارع معروف
کا صیغہ ہی اب اگر اسکو اسم فاعل کا صیغہ بنانا چاہین تو یون
بنا سکتے ہین۔ پہلے علامت مضارع کو گرائینگے تو اب
اسکی صورت یہ باقی رہیگی (فْعَلُ) بعد اس کے حرف
ساکن جو (ف) ہی اور اصطلاح صرف مین فی کلمہ کہلائیگی
مفتوح کیجائیگی یعنے (ف) پر زبر دیا جائیگا۔ تو اب
یہ صورت ہوگی (فَعَلُ) بعد اسکے (ف) اور
(ع) کے درمیان ایک الف لایا جائیگا۔ یہی الف
اسم فاعل کی علامت قرار پایا ہی۔ اسطرح (فا۔ عین کی صورت
بھی بدلجائیگی عَلُ) فاعَلُ* اور عین کو زیر دیا جائیگا۔
لام پر ایک پیش زیادہ کیا جائیگا۔ اسطرح (فاعِلٌ)

* اسکو (فعل) کے مقابل مین دیکھو۔ م اسکو مضارع معروف کے
صیغے کے مقابل دیکھنا چاہیئے اور دونون کی صورتون کا فرق ذہن نشین کرلینا چاہیئے۔

مضارع معروف کے صیغے سے اسم فاعل کا صیغہ بنجائیگا۔
اب یہ ایک وزن یا پیمانہ قرار پایا عربی زبان کے الفاظ جو اسکے
برابر ہون گے وہ سب اسم فاعل کے صیغے ہون گے۔
جیسے۔ نَاصِرٌ[۱] ضَارِبٌ[۲] سَامِعٌ[۳] فَاتِحٌ[۴]
لیکن یہان ختم کر ایک بہت ہی ضروری بات قابل سماعت
ہی اور وہ یہ کہ (کَرِیْمٌ) بھی اسم فاعل کا صیغہ ہی حالانکہ
یہ فَاعِلٌ کے ہم وزن نہین مگر یہ اتفاق ہی کبھی کبھی قاعدہ
کے خلاف بھی ہو جاتا ہی اسیوجہ سے اسکو (اسم فاعل سماعی)
کہتے ہین۔ اور جو قاعدہ کے موافق ہو اسکو اسم فاعل
قیاسی۔ دوسری یہ بات ہی کہ ابتک سہ حرفی ہی الفاظ کا
ذکر ہوا ہی اور انھین کے قواعد بیان کئے گئے ہین چو حرفی
و پنج حرفی وغیرہ لفظون کا حال آگے معلوم ہوگا۔
جبسے زبان عربی کی وضع معلوم ہوگی اور اردو زبان کو جو اس
زبان سے مغائرت ہی اسکا حال معلوم ہوگا۔ وہ اجنبیت
جو ایک غیر زبان سے اور پھر ایسی زبان سے ہونا چاہیئے
اُسکے اثر کی کیفیت معلوم ہوگی۔ مثلاً جس مقام پر ہم کہینگے

۱ مدد کرنیوالا ۲ مارنیوالا ۳ سننے والا ۴ فتح کرنے والا۔ ۱۲

(تمہارا مزاج کیسا ہی) وہان ایک عرب اسکے مقام پر کہے گا (شَلُونُ کَیفَکْ) اب ان دونون جملون کا مقابلہ کر دیجیے جوان دونون زبانون مین فرق ہی وہ صاف ظاہر ہوتا ہی۔ ان دونون زبانون کی مغائرت اسوجہ سے اور بھی ظاہر ہوتی ہی کہ بمقابل اردو زبان کے یہ عربی کا جملہ بہت بھدّا اور غیر فصیح معلوم ہوتا ہی۔

حالانکہ ایسا نہین ہی اس زبان کی فصاحت کا ایک بڑا ثبوت تو کلام مجید ہی ہی مگر جو لوگ اسکے معنی نہین سمجھ سکتے وہ بھی بہت چھوٹی چھوٹی باتون سے اسکا فرق دریافت کر سکتے ہین۔ زبان عربی کی ہزارہا خوبیان اور اس زبان کی اعلی درجہ کی شاعری کا پتہ اسی سے چل سکتا ہی کہ انھون نے اپنے سلام کو بھی (جو ایک معمولی بات سمجھی جاتی ہی) اوقات معزز کئے ہین۔ صبح کا سلام صبح کے وقت کے مناسب ہی اور شام کا سلام شام کے وقت کے مناسب۔

صبح کے وقت ایک عرب دوسرے عرب سے کہے گا صَبَّحَکُمُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ اور پھر وہی عرب شب کی ملاقات کے وقت کہے گا مَسَّاکُمُ اللّٰہُ بِالْخَیْرِ۔ اب

دیکھیے کہ صبح و شام کی قید نے ان جملوں میں تمام لطف شاعری بھر دیا ہے اور بالخیر کی لفظ بیحد خلوص اور جوشش محبت کی خبر دے رہی ہے۔

الغرض اسم فاعل کی چھ شکلیں عرب کے ذی علم اور باکمال لوگوں نے انتخاب کی ہیں اور وہ یہ ہیں۔

کسی کام کا ایک مرد کرنے والا دو مرد کرنے والے بہت سے مرد کرنے والے۔ ایک عورت کرنے والی دو عورتیں کرنے والی بہت سی عورتیں کرنے والی۔ ان چھ صورتوں کے لئے یہ چھ صیغے منتخب ہوئے ہیں۔

پہلا صیغہ جسکو آپ ابھی مضارع معروف کے صیغے سے بنا چکے ہیں۔ (فَاعِلٌ) واحد مذکر کے لئے (فَاعِلَانِ) تثنیہ مذکر کے لئے (فَاعِلُوْنَ) جمع مذکر کے واسطے۔ (فَاعِلَةٌ) واحد مونث کے لئے (فَاعِلَتَانِ) تثنیہ مونث کے لئے (فَاعِلَاتٌ) جمع مونث کے لئے۔

اگر مضارع معروف کا کوئی صیغہ چہ حرفی وغیرہ دیکھو اور اسکو اسم فاعل کا صیغہ بنانا چاہو تو اسکی ترکیب یہ ہے کہ علامت مضارع کو گرا کے اُسکے مقام پر میم مضموم لاو اور آخر حرف

کے پہلے جو حرف ہو اسکو کسرہ دو اگر کسرہ نہ ہو پس اسم فاعل کا صیغہ بنجائے گا۔ جیسے (یُکْرِمُ) مضارع معروف کا صیغہ ہے (ی) علامت مضارع کو گرا کر اسکے مقام پر میم لائے اور آخر حرف کے پہلے رے ہے اور وہ خود ہی مکسور اسلئے اسم فاعل کا صیغہ (مُکْرِمٌ) بنگیا۔ اسی طرح (یُدَحْرِجُ) سے (مُدَحْرِجٌ)

اسم مفعول۔ یعنے ایسے شخص کا نام جس پر کوئی کام واقع ہو جیسے (مَنْصُوْرٌ) (مَفْتُوْحٌ) (مَضْرُوْبٌ) (مَسْمُوْعٌ)

اسکے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع مجہول کے صیغہ سے علامت مضارع کو گرا کر اسکے مقام پر میم مفتوح لاؤ اور عین کلمہ کو ضمہ دو اور عین اور لام کے درمیان واؤ لاؤ۔ یہی واؤ علامت مفعول قرار پایا ہے اور لام کلمہ کو تنوین دو یعنی لام پر ایک پیش اور زیادہ کرو جیسے مضارع مجہول کا صیغہ (یُفْعَلُ) ہے جب علامت مضارع جو (ی) ہے اسکے مقام پر میم لائے تو یہ (مُفْعَلُ) صورت ہوئی اور جب عین اور لام کے درمیان میں واؤ مفعول زیادہ کیا

۱۴ / اکتوبر ۱۹۹۵ء

اور لام کو تنوین دی تو یہ صورت ہوئی (مَفْعُوْلٌ) اور یہی صیغہ اسم مفعول کا ہی۔

اب اگر اسکو تثنیہ جمع وغیرہ کا صیغہ بنانا منظور ہو تو ہر ایک صیغہ کی ضمیر اسکے آگے لاؤ۔ اس طرح (مَفْعُوْلَانِ) کہ اس مین۔ ا۔ ن۔ ضمیر تثنیہ مذکر ہی (مَفْعُوْلُوْنَ) مین۔ و۔ ن۔ جمع مذکر کی ضمیر ہی (مَفْعُوْلَۃٌ) ۃ۔ ضمیر واحد مونث ہی (مَفْعُوْلَتَانِ) تا۔ اور۔ ن۔ ضمیر تثنیہ مونث ہی اور (مَفْعُوْلَاتٌ) مین۔ ا۔ ت۔ جمع مونث کی ضمیر ہی۔

اہل عرب نے جب قواعد کا ایک شہر آباد کرنا چاہا اور اسکا بہت کچھ سامان فراہم کر چکے تو اس مین آلات یعنی ان چیزون کے نام کی بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ جو اور کامون کا ذریعہ ہون جیسے سوئی کہ یہ سینے کا ذریعہ ہی۔ پنکھا ہوا دینے کا آلہ ہی کنجی قفل کھولنے کا ذریعہ۔ اسم آلہ کی تعریف

اور کبھی ایک ہی کام کے لئے دو ذریعون کی ضرورت ہوتی ہی جیسے ایک قفل کھولنے کی دو کنجیان۔ اس لئے ایسے نامون کے واسطے بھی تثنیہ جمع کی ضرورت ہوئی۔

آلات کے نام تو اُنکی زبان مین موجود ہی تھے اب انکو ایسا قاعدہ بنانا اور ایسے اوزان بتانا تھے جس سے دوسری زبان کے لوگ بھی فائدہ حاصل کرسکین۔ مثلاً (مِفْعَلٌ) ایک وزن اُنھون نے قائم کیا اور یہ بتایا کہ اس طرح کے جتنے سہ حرفی یا چو حرفی الفاظ ہون اُنکو ایسے چیزونکے نام سمجھو جن سے اور کام لئے جاتے ہین۔ دوسرا وزن (مِفْعَلَةٌ) جس کے ہموزن۔ مِرْوَحَۃٌ۔ یعنی پنکھا تیسرا وزن (مِفْعَالٌ) جسکے برابر۔ مِفْتَاحٌ کی لفظ ہی یعنی کنجی۔ چونکہ ان نامون مین تذکیر و تانیث کی ضرورت نہ تھی۔ اسلئے اِن کے یہی تین وزن قائم کئے جن کا ذکر کیا گیا۔

ہان تثنیہ جمع کی ضرورت تھی۔ اسلیے تین وزن تثنیہ کیلئے اور دو جمع کے لئے اور قرار دیئے۔ مِفْعَلَانِ مِفْعَلٌ کا تثنیہ۔ مِفْعَلَتَانِ۔ مِفْعَلَۃٌ۔ کا تثنیہ مِفْعَالَانِ۔ مِفْعَالٌ۔ کا تثنیہ۔ اور جمع کے دونون وزن یہ ہین۔ (مَفَاعِلُ) (مَفَاعِيلُ) اسکے بنانے کا قاعدہ یہ ہی کہ مادہ کے پہلے میم مکسور لاؤ اور آخر

مین تنوین۔

اسیطرح اُن قواعد کی عمارت بنانے والون کو ظروف کے نام بتانے اور اُن کے لئے ایک قاعدہ بنانیکی بھی ضرورت ہوئی لیکن ظرف سے مراد یہان معمولی برتن نہین ہین بلکہ اُس وقت کو بھی ایک ظرف کہہ سکتے ہین جس مین کوئی کام کیا جاے۔ اور اُس جگہ کو بھی ظرف کے نام سے یاد کر سکتے ہین جسپر کوئی فعل واقع ہو۔ اور جو اسم ان دونون پر دلالت کرے اُسکو اسم ظرف کہین گے۔ پہلے کو ظرف زمان اور دوسرے کو ظرف مکان۔ جیسے (مَضْرِبٌ) وہ وقت یا جگہہ جسمین ضرب واقع ہوئی اسکے دو وزن ہین (مَفْعَلٌ) بفتح عین۔ اور (مَفْعِلٌ) بکسر عین۔ ایک وزن تثنیہ کے لئے بھی ہی۔ اور ایک جمع کیلئے تثنیہ کا وزن تو یہ ہی (مَفْعَلَانِ) اور جمع کے لئے یہ (مَفَاعِلُ) لیکن یہ صیغہ جمع آلہ اور اسم ظرف مین مشترک ہی۔

اسم ظرف زمان و مکان

یہ معلوم ہو چکا ہی کہ اسم ظرف مضارع سے بنتا ہی اسطرح کہ علامت مضارع کو گرا کر میم مفتوح اول مین لاؤ اور عین کلمہ کو فتح دو اور آخر حرف پر تنوین جیسے (فَعَلَ) سے

(مَفْعَلٌ) لیکن مضارع کے جتنے صیغے ہونگے اُن کے عین کلمہ کو کہین زبر ہوگا کہین زیر کہین پیش تو اب اتنا خیال رکھنا چاہیئے کہ جن صیغون مین عین کو پیش ہوگا وہان تو اسم ظرف بنانے کیوقت عین کو زبر دیا جائیگا - علاوہ ان بارہ لفظون کے جو نقشہ مین دکھائی گئی ہین اور جہان عین کو زیر ہوگا وہان اسم ظرف کے صیغون کو بھی زیر دینا ہوگا - جیسے (یَحْسِبُ) سے (مَحْسِبٌ) نقشہ اُن بارہ الفاظ اسم ظرف کا جو مضارع مضموم العین سے مکسور العین

آئے ہین

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جسطرح اسم آلہ اور اسم ظرف ہین اسیطرح ایک اسم تفضیل بھی ہی اسم تفضیل وہ اسم مشتق ہی جو اُس ذات کو بتائے کہ

جس مین اوروں کی نسبت مصدری معنون کی زیادتی پائی جائے
جیسے اللّٰہُ اَکْبَرُ یعنی خدا سب سے بزرگ ہی یا اَللّٰہُ
اَعْلَمُ یعنی خدا سب سے زیادہ جاننے والا ہی اکثر اسم
تفضیل اسم فاعل ہی کے معنی دیتا ہی جیسے ۔ (اَنْصَرُ)
بہت مدد کرنے والا اور کبھی اسم مفعول کے لئے بھی آتا ہی۔
جیسے (اَشْہَرُ) بمعنی مشہور (اَشْغَلُ) بمعنی مشغول
(اَعْذَرُ) بمعنی معذور لیکن ایسے الفاظ بہت کم ہین اور اگر
مقابل مین دوسرے کے کسی کی فضیلت ظاہر کیجاے تو
اُسکو افضل التفضیل کہتے ہین جیسے (اَضْرَبُ مِنْ زَیْدٍ)
یعنی کوئی شخص بہت مارنے والا بمقابل زید کے ۔ یہ اسم بھی مضارع
ہی سے بنتا ہی اسطرح کہ علامت مضارع کو گراؤ اور اُسکے
مقام پر ہمزۂ* اسم تفضیل لاؤ (یہ ہمزہ ایک ایسا الف ہی جو
اسم تفضیل کی علامت قرار پایا ہی) اور عین کلمہ کو زبر دو
اگر مفتوح نہ ہو یعنی اگر مضموم یا مکسور ہو تو مفتوح کر دو اور اگر

* ہمزہ کی دو قسمین ہین ایک ہمزہ وصل جسکا ذکر کیا جاچکا ہی دوسرا ہمزہ
قطعی ہی اور یہ ایسا الف ہی کہ حالت وصل مین نہین گرتا۔

اُسپر خود ہی زبر موجود ہوگا تو عین کی حرکت کو کچھ تغییر نہوگا
اور لام کلمہ کو اپنی حالت پر رہنے دو۔
جیسے (یَفْعَلُ) سے (اَفْعَلُ) اور معنی یون
کہے جاوینگے۔ بہت کرنے والا ایک مرد صیغہ واحد مذکر
بحث اسم تفضیل (اَفْعَلَانِ) بہت کرنے والے دو مرد
صیغہ تثنیہ مذکر الخ (اَفْعَلُوْنَ) و (اَفَاعِلُ) جمع کے
یہ دو وزن ہین ان دونون کے یہی معنی ہونگے بہت
کرنے والے سب مرد صیغہ جمع مذکر بحث الخ اور اگر
صیغہ اسم تفضیل مونث بنانا مقصود ہو تو اسکے لئے یہ قاعدہ
معین ہے کہ علامت مضارع کو گرانے کے بعد (فے)
کو ضمہ دو اور عین کو جزم یعنی ساکن کرو اور لام کو بعد
(جو صیغہ مضارع کا آخری حرف ہے) الف مقصورہ کہ علامت
تانیث ہے زیادہ کرو جیسے (یَفْعَلُ) سے (فُعْلیٰ)
جب علامت مضارع کو گرادیا تو فے ساکن رہی اُسپر

لہ لہ پہلا صیغہ جمع مذکر سالم کا ہے کہ اصلیت واحد کی اسمین برقرار ہے اور دوسرے
صیغے کو جمع مکسر کہتے ہین کہ اسمین صیغہ جمع کا سالم نہین رہتا۔

پیش دیا اور عین مفتوح ہی اُسکو ساکن کیا اور لام کے آگے الف مقصورہ اضافہ کیا تو مضارع کے صیغہ سے اسم تفضیل مونث واحد کا صیغہ بنگیا اب اگر اسکو تثنیہ مونث یا جمع مونث کے صیغے بنانا چاہو تو اسکے آگے تثنیہ جمع کی ضمیرین لگادو اور جب ضمیرین اسکے آگے ملحق کیجائینگی تو الف مقصورہ گرجائیگا اس طرح (فُعْلیٰ) بہت کرنے والی ایک عورت صیغہ واحد مونث بحث اسم تفضیل (فُعْلَیَانِ) بہت کرنے والی دو عورتین صیغہ تثنیہ مونث بحث اسم تفضیل (فُعْلَیَاتٌ) و (فُعَلٌ) بہت کرنیوالی سب عورتین صیغہ جمع مونث بحث الخ پہلا صیغہ جمع مونث سالم کا ہی دوسرا صیغہ جمع مونث مکسر کا۔

اسم تفضیل سواے ثلاثی مجرد کے دیکھا نہین گیا یعنی ثلاثی مزید اور رباعی مجرد وغیرہ مین اور اُسکے آخر مین کبھی تنوین نہین آتی۔ الوان اور عیوب کے لئے بھی اسم تفضیل نہین آتا پس (اَسْوَدُ) سیاہ رنگ اور (اَعْوَرُ) یک چشم اسم تفضیل نہین بلکہ صفت مشبہ ہین۔

صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہی جو فعل لازم سے بنایا جاے

اور اس ذات کو بتائے جس مین مصدری معنی بطور ثبوت
یعنی پائداری کے پائے جائین جیسے (حَسِیْنٌ)
وہ شخص جسمین حسن بطور پائداری کے قائم ہو۔

اسم فاعل اور صفت مشبہ مین یہ فرق ہو کہ اسم فاعل مین
صفت عارضی ہوتی ہو اور صفت مشبہ مین صفت پائدار۔
پس ضَارِبٌ کوئی شخص اسوقت کہلائیگا جب
ضَرْبٌ کی صفت اُس سے صادر ہو۔ اور حَسِیْنٌ
وہ شخص جسمین حسن کی صفت ہر وقت پائی جائے۔

صفت مشبہ کے اوزان بہت ہین۔ مگر کوئی قاعدہ
کلیہ اُن کے واسطے مقرر نہین۔ مادہ کے دوسرے
حرف کے بعد یٰ کبھی آ زیادہ کیا جاتا ہو۔ جیسے
شَرِیْفٌ (بھلا آدمی) وُقُوْرٌ (صاحب وقار)
شُجَاعٌ (دلیر) کبھی مادہ قائم رہتا ہو۔ اور صرف
حرکات مین تغیر ہوتا ہو جیسے۔ صَعْبٌ (دشوار)
جُنُبٌ۔ (ناپاک) صِفْرٌ (خالی) عام طور پر
مفصلہ ذیل فعلون سے اس طرح مشتق ہوتے ہین۔
(۱) ماضی مکسور العین سے فَعِلٌ کے وزن پر

بشرطیکہ اسمین رنگ یا عیب یا حلیے کے معنی نہ پاے جائین جیسے ۔ فَرِحٌ (خوش)

(۲) ماضی مضموم العین سے ۔ فَعِیْلٌ کے وزن پر جیسے کَرُمَ سے کَرِیْمٌ (بزرگ)

(۳) ماضی مفتوح العین سے فَعْلٌ کے وزن پر جیسے حَقٌّ (درست) کہ اصل مین حَقِقٌ تھا۔

پہلی قسم سے صفت کا صیغہ بیشتر آتا ہی ۔ دوسری قسم سے کم اور تیسری قسم سے کمتر۔

(۴) جو افعال رنگ یا عیب (ظاہری) یا حلیے کے معنی رکھتے ہون اُن سے مذکر کا صیغہ ۔ اَفْعَلُ کے وزن پر اور مونث کا صیغہ ۔ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہی جیسے ۔ اَحْمَرُ (مرد سرخ رنگ) حَمْرَاءُ (عورت سرخ رنگ)

اَعْوَرُ (مرد یک چشم) عَوْرَاءُ (زن یک چشم) اَعْیَنُ (مرد فراخ چشم) عَیْنَاءُ (عورت فراخ چشم) پہلی مثال رنگ ۔ دوسری مثال عیب اور تیسری مثال حلیے کی ہی۔

(۵) جو صفات عارضی ہین جیسے بھوک ۔ پیاس

یا ان کی ضد۔ اُن سے صفت مذکر فَعْلَانُ کے وزن پر آتی ہی اور صفت مونث فَعْلیٰ کے وزن پر جیسے۔ جَوْعَانُ (بھوکا مرد) جَوْعیٰ (بھوکی عورت) عَطْشَانُ (پیاسا مرد) عَطْشیٰ (پیاسی عورت) صفت مشبہ سے چھ صیغے آتے ہین اور اسم فاعل کی طرح اُن کے آخر مین علامتین لگائی جاتی ہین مگر اَفْعَلُ کے آخر مین تنوین نہین آتی اور نیز اُسکے صیغۂ مونث کا ہمزہ تثنیہ بنانے مین واؤ سے بدل جاتا ہی جیسے حَمْرَاءُ۔ حَمْرَاوَانِ۔ اور جمع مذکر و مونث دونون کی حُمْرٌ۔ آئیگی۔

غائب و مخاطب و متکلم کی تعیین کے واسطے جس طرح اسم فاعل اور اسم مفعول کے پہلے ضمیرین لگائی جاتی تھین ویسے ہی صفت مشبہ کے ساتھ لگائی جاتی ہین۔ جیسے۔ هُوَ سَيِّدٌ۔ انت اَحْمَرُ۔ اَنَا جَوْعَانُ۔

جس طرح صفت مشبہ مصدر ہی معنی کی پائداری کے لئے ہی۔ اُسیطرح مبالغے کے اوزان ہر چیز کی زیادتی ظاہر کرنے کے لئے آتی ہین۔

اوزان مبالغہ مین تذکیر و تانیث کا کچھ فرق نہین ہوتا

مگر کبھی زیادتی مبالغہ کے لئے ۃ آخر مین بڑہا دیتے ہین
جیسے۔ (رَجُلٌ عَلَّامَۃٌ وَامْرَاۃٌ عَلَّامَۃٌ)۔
(بہت زیادہ جاننے والا) خواہ مرد ہو یا عورت۔ اہل
حرفہ اور پیشہ ورون کے لئے فَعَّال۔ کا وزن خاص ہی
جیسے خَیَّاطٌ۔ (درزی) حَجَّامٌ (پچھنے لگانیوالا)
بَزَّازٌ (پارچہ فروش) بعض اوقات یہ وزن اسم جامد سے
بھی بنا لیا جاتا ہی جیسے۔ بَقَّالٌ۔ کہ بَقْلَۃٌ سے نکلا ہی
جس کے معنی ساگ پات کے ہین۔ ایسا ہی۔ جَمَّالٌ
(شتربان) کہ جَمَلٌ سے بنا ہی جس کے معنی اونٹ
کے ہین۔

جب۔ فَعِیْلٌ کے ہموزن صیغے بمعنے فاعل اور
فَعُوْلٌ کے بمعنے مفعول ہوتے ہین تو اُس وقت تذکیر
و تانیث مین تفریق کی جاتی ہی جیسے هُوَ عَلِیْمٌ۔ هِیَ
عَلِیْمَۃٌ۔ جَمَلٌ۔ حَمُوْلٌ۔ نَاقَۃٌ حَمُوْلَۃٌ

جب فاعل مین مصدری معنی کی زیادتی پائی جائے تو
اُس کو مبالغہ کہتے ہین جیسے۔ ضَرَّابٌ (بہت مارنیوالا)
یہ لفظ مادہ مین کبھی حرف کے مکرر لانے اور کبھی۔ ی

لے - و - یا - الف ا - کے زیادہ کرنے سے بنتا ہی - اس کے اوزان بھی سماعی ہین اور کثیر الاستعمال یہ ہین - جو نقشہ مین مندرج ہین

فَعِلٌ	فَعِيلٌ	فَعُولٌ	فَعَّالٌ	فُعَالٌ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فِعِّيلٌ	مِفْعَلٌ	مِفْعَالٌ	مِفْعِيلٌ	فُعَّالٌ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
فَاعُولٌ	فُعَلَةٌ	فَعُّولٌ	فُعُولٌ	فُعَلٌ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

جب اہل صرف قواعد کے بہت اہم واقعات اور نہایت ضروری قواعد سے ذرہ سبکدوش ہو چکے تو اب وہ اس امر کی طرف متوجہ ہوئے کہ اپنی زبان کی کچھ لفظین بھی قلمبند کرین تا کہ وہ لوگ جو ان گذشتہ قواعد سے آگاہی حاصل کر چکین ہون انکو مختلف لفظون کے اندازکرنے کا موقع ملے اور ایک ایک

لفظ کی مختلف صورتون سے آگاہی حاصل ہو اور اس شکل سے
علم صرف کی معلومات مین اضافہ اور خیال مین وسعت پیدا کیجائے۔
اسی کے ساتھ ساتھ اُن ذی علم اور بلند ہمت والون کو یہ بھی
منظور ہوا کہ جس طرح ابتک سہ حرفی صیغون کی بحث رہی اور
اُن کے لئے قواعد تیار ہوتے رہے اسیطرح اب چو حرفی و پنج
حرفی وغیرہ الفاظ کے لئے بھی قاعدے بنائے جائین
بلکہ ایک لفظ مین زیادہ سے زیادہ جے حرف آسکتے ہون اُن
سب کی انتہا دریافت کرلیجائے اور اُن سب کے لئے قواعد
تیار کر لئے جائین کیونکہ ہمارے قواعد کہ ناظرین کو اب ان
باتون کے سمجھنے مین آسانی ہوگی اور ہماری زبان کے وہ غیر
مانوس الفاظ جو پہلے اُنکو بہت مشکل اور ناگوار معلوم ہوتے
اب ایک ذرہ سہل و آسان معلوم ہونگے۔

ان تصورات اور ان گہرے خیالات نے اُن انجام بین
اور دور اندیش عالمون کو یہ بات سمجھائی کہ اسوقت بھی اُنھین
پر سہی الفاظ سے کام لینا چاہیئے۔ کہ جن سے ابتک کام لیا گیا
یعنی ماضی اور مضارع جو بیحد تجربون کے بعد اُن کے قواعد کے
ہیر و تسلیم کئے گئے تھے۔ اور اُن کے بعد وہ صیغے جو مضارع

وغیرہ سے بنائے گئے ہین جیسے صیغہائے امر ونہی اسم فاعل
اور اسم مفعول و اسم ظرف و اسم آلہ اور اسم تفضیل وغیرہ۔
کام مین لائے جائین - اور انکی گردانین اور اوزان اضافہ کئے
جائین اس مقام پر اُن منظمون کی خداداد قوت نے جس تازگی
اور جدت سے کام لیا وہ نہایت قابل تعریف و قابل قدر ہو
یعنی اُنھون نے چار حرفی و پنج حرفی وغیرہ الفاظ کے
حالات ظاہر کرنے کے لئے جواب جدید قاعدے ایجاد کئے
وہ تیار شدہ قواعد سے ہٹکر نہین بنائے بلکہ انھین کے میل
سے ایجاد کئے اور انھین تین حرفون کو اب بھی اصل اصول سمجھا
یعنی - ف - ع - ل - کو جن کا پہلا مجموعہ فَعَلَ ہو اور
انھین تین حرفون کو حروف اصلی کہنے کا فلسفہ یہ ہو کہ کوئی لفظ
بنائے الفاظ مین - تین حرفون سے کم کی مانی نہین گئی ہو اور
جن صیغون مین بظاہر دو حرف یا ایک ہی حرف ہوتا ہو وہ بھی حقیقت
مین اور اپنی اصل کے اعتبار سے سہ حرفی ہی الفاظ ہین - لیکن قواعد کی
وجہ سے جو تغیر انھین پیدا ہوتے ہین وہی حرفون کی کمی کا سبب سمجھے
گئے ہین جیسے (اَبٌ) باپ (اَخٌ) بھائی کہ اصل مین
(اَبَوٌ) اور (اَخَوٌ) تھے - اور (کُلْ) یعنی کہا کہ اصل مین تھا

(اُدْکُلْ) اور (ق) کہ بظاہر ایک حرف ہی (اِوْقِی)

تھے۔ ان کے اور حرف بقاعدہ حذف محذوف ہو گئے اسوجہ

سے یہ شکل پیدا ہوئی۔

فَعَلَ۔ مین تین حرف ہین اور یہ تینون حرف اصلی ہین

لیکن یہ سہ حرفی ہی لفظون کا پیمانہ ہی جب چہار حرفی و پنج حرفی

الفاظ وغیرہ اسکے مقابل مین آئینگے تو یہ تین حرفون کا مجموعہ

ان سب کا وزن کیونکر بتا سکتا ہی اسلئے کہ اگر ہمکو کسی چیز کا ایک سیر

وزن معلوم کرنا مطلوب ہو تو بغیر سیر کے (جو ہندوستان کا ایک وزن

خاص ہی) ہم کیونکر اُسکا وزن دریافت کر سکتے ہین۔ اسلئے اُن سنجیدہ

لوگون سے انھین تینون حرفون مین اور اور حرف اور کہین انھین

تینون حرفون کو مکرر سہ کرر لاکر اور انھین حرفون مین ملا جلا کر پہلے اس

پیمانہ کو وسیع کیا (خواہ وہ بڑھے ہوے حرف درمیان مین ہون یا

اول و آخر مین) اور ایسے جملہ الفاظ کو موزون بر قرار دیا جو الفاظ

یا صیغے اُن کے ہموزن ہون اُنکو موزون کے نام سے یاد کیا۔

مثلاً فَعَلَ کے پہلے ہمزہ وصل اضافہ کیا اور اسکو چوحرفی

صیغہ کا پیمانہ مقرر کیا جیسے (اَفْعَلَ) کہ اسکے ہموزن (اَکْرَمَ)

کا صیغہ ہی۔

دوسرے عین کو مشدد کر دیا جیسے (فَعَّلَ) جس کے
ہموزن - ضَرَّبَ - ہے -
تیسرے - فے کے بعد الف زیادہ کیا اسطرح (فَاعَلَ)
اور اسکے ہموزن - قَاتَلَ - کا صیغہ ہے - یہاں قابل غور یہ
بات ہے کہ ایک ہی الف کو فے کے اول اور فے کے بعد لانے سے
دو صورتیں پیدا ہو گئیں دیکھو مقابل میں اَفْعَلَ - فَاعَلَ -
وغیرہ -
زبان عرب میں کوئی اسم یا فعل تین حروف سے کم نہیں پایا گیا
ہوا جیسا پہلے مفصل بیان ہوا اور نہ کوئی اسم یعنی (نام والی لفظین)
سات حرف سے اور نہ کوئی فعل (یعنی کام والی لفظین) چھ
حروف سے زیادہ کی پائی گئین -
اسم کے اصلی حرف پانچ تک اور فعل کے چار تک ملے یافت
ہوئے اسلئے صرفیوں نے چو حرفی اور پنج حرفی الفاظ کے
قواعد بنانے کیوقت پہلے دو وزن ایجاد کئے اسطرح کہ
فَعَلَ - میں ایک لام آخر میں زیادہ کیا جیسے (فَعْلَلٌ)
اور اسکو چو حرفی لفظوں کا پیمانہ قرار دیا - پھر اسی میں ایک
لام اور بڑھایا اسطرح (فَعْلَلَلٌ) اب اس میں پانچ حرف ہو گئے

اور اسکو پنج حرفی لفظون کا وزن معین کیا۔

ان اوزان کے ذریعے سے کسی کلمہ کا رباعی یا خماسی ہونا اسطرح معلوم ہوسکتا ہے کہ موزون کے حرفون کا مقابلہ وزن کے حرفون سے ترتیب وار کیا جاے اور حرکات وسکنات کے موافق ہونے کا لحاظ رکھا جاے۔ حرف اصلی کو ف ع ل سے تعبیر کرین یعنے جو حرف انکے مقابل پڑین انکو اصلی سمجھین اور جو ان کے مقابلہ کے علاوہ ہون انکو زائد جیسے فَعْلَلٌ کے ہموزن (ثَعْلَبٌ) کی لفظ ہے اور فَعَلَّلٌ کے بروزن (سَفَرْجَلٌ) کی لفظ۔ ان مین سب حرف اصلی ہین کیونکہ چار حرف اور پانچ حرف تک کی لفظین تو اہل عرب کی زبان پرانی تھین اور۔ فَعَالٌ۔ کے ہموزن (زَمَانٌ) اور فِعْلِيْلٌ کے ہموزن (قِنْدِيْلٌ) کا صیغہ فَعْلُوْلٌ کے بروزن (عَصْفُوْطٌ) کہ ان مین حرف زائد بھی ہین۔

الغرض ان قواعد بنانے والون نے تمام اسم والی یعنے نامون والی لفظون کو تین طرح سے دیکھا۔ سہ حرفی۔ چہار حرفی پنج حرفی۔ جنکو وہ۔ ثلاثی۔ رباعی۔ خماسی کہتے تھے۔ اور فعل والی الفاظ کو دو طرح سے یعنی ثلاثی۔ اور رباعی۔

دو لفظون کی تقسیم

اسی کے ساتھ ساتھ ایک بات اُنکو اور نظر پڑی اور وہ یہ کہ ایک ہی معنی کی دو لفظین ہین اور ایک مین تین حرف ہین اور دوسرے مین چار جیسے (زَمَنٌ) کہ جسکے معنی ہین (وقت) اور اس مین صرف تین ہی حرف ہین اور دوسری اسی معنی کی (زمانٌ) کی لفظ ہی کہ اسکے معنی بھی یہی ہین (وقت) اسلئے اُنھون نے نام والی لفظون کی چھ قسمین کین اور فعل یعنے کام والی لفظون کی چار اور ان سب کے جدا جدا نام مقرر کئے۔

پہلے ایک معنی کی سب لفظین ایسی انتخاب کین کہ جنمین بعض سہ حرفی تھین اور بعض چو حرفی۔ اور ان کو دو جگہ کیا۔

سہ حرفی لفظون مین جو صرف تین حرف تھے اُن حرفونکا نام حروف اصلی رکھا اور ایسے سب الفاظ کا نام (مجرّد[1]) اور جن مین زیادہ حرف تھے یا اپنی طرف سے بڑہائے تھے اُن لفظون کا نام (مَزِیْد فیہ) معین کیا اور اُن بڑہے ہوے حرفونکا نام زائد اور اُن مین سے جو کثیر الاستعمال لفظین تھین انکا نام

---

۱ صرفیون کی اصطلاح مین تو اُس صیغہ کو کہتے ہین جسمین محض اصلی حرف ہون۔ لغوی معنی۔ تنہا۔ تارک دنیا مرد بے زن کے ہین۔

مطّرد - رکھا اور جو لفظین اُن کے استعمال مین کم آتی تھین
اُنکا نام - شاذ[2] -

اب یہان قابل غور وتمل یہ بات ہو کہ ایک معنی کی دو لفظین ایک سہ حرفی دوسری چوحرفی تو اب ایسی چوحرفی لفظین معنی کے اعتبار سے تو سہ حرفی لفظون مین شامل کیجا سکتی تھین اور حرفی اعتبار سے چوحرفی لفظون مین تو یہ عجب دقت تھی -

اور ایسی سب لفظون کے قبل الف وصل (ہمزۂ وصل) بھی موجود تھا - اس لئے ایسے سب الفاظ کو اُنھون نے علیحدہ چھانٹ لیا اور اُنکا بھی ایک نام معین کیا اور وہ نام یہہ ہی -

(ثلاثی مزید ملحق[3] برباعی باہمزۂ وصل)

---

[1] جس کا استعمال زبان عرب پر بکثرت ہو - لغوی معنی استقامت کے ہین -

[2] یہ اصطلاح صرفیان وہ الفاظ جو کم مستعمل ہون - لغوی معنی جدا ہونا - تنہا رہنا -

[3] الحاق سے مشتق ہو جسکے معنی دو کلمون کو مشابہ کرنا جسے مشابہ کرین اُسے ملحق اور جس سے مشابہ کرین اُسکو ملحق بہ کہتے ہین لیکن الحاق مین شرط یہ ہی کہ ملحق و ملحق بہ دونون کا مصدر مطابق ہو پس (اِکْوَهَدَ) اگرچہ (دَحْرَجَ) کے وزن پر ہی لیکن چونکہ مصدر دونون کا مختلف ہو اس سے اکْوَهَدَ کو ملحق برباعی نہ کہینگے -

دیکھی جیسا ان لفظون مین جھگڑا تھا ویسا ہی انکے نام مین بھی طول واقع ہی۔

اب سہ حرفی وہ لفظین رہین جنہین اُنھون نے اپنی طرف سے حرف بڑہا لیے تھے مگر اُن بڑہے ہوے حرفون مین ہمزہ وصل کو داخل نہین کیا تھا اسلیے کہ اگر ہمزہ داخل کرتے تو اُن مین اور ثلاثی مزید ملحق برباعی با ہمزۂ وصل۔ مین کچھ فرق باقی نہ تھا اور ایسی ذوالایجاد لفظون کا یہ نام معین کیا (ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی بے ہمزۂ وصل) غیر ملحق کی شرط اسوجہ سے کی کہ چوحرفی لفظین اپنے مستقل حرفون کے ساتھ خود موجود تھین اگر یہ شرط نہ لگاتے تو لوگ انکو ذوالایجاد لفظین تصور نکرتے بلکہ ممکن تھا کہ مستقل چوحرفی لفظین خیال کرتے۔ اور بے ہمزۂ وصل اسوجہ سے کہا کہ ہمزۂ وصل اُنھون نے اپنی بنائی ہوئی لفظون مین لگایا ہی نہ تھا۔ یا وہ ایسے الفاظ تھے جنہین ہمزۂ وصل موجود نہ تھا۔

اسکے بعد سہ حرفی لفظون کی بحث سے اُنھون نے تھوڑی دیر کے لئے منھ پھیر لیا اور ان کا ذکر اُن کے خیال مین جو کچھ اور باقی رہا تھا اُسکو پھر کے لئے اٹھا رکھا اس لئے کہ اگر یہی ایک بحث بہت دیر تک بیان ہوگی تو ہمارے قواعد کے

ناظرین گھبرا جائینگے اور یہی ایک ذکر سنتے سنتے اُن کا دل اُکتا جائے گا۔

اسکے بعد اُنھون نے چوحرفی یعنی رباعی۔کی بحث شروع کی۔گویا خود اپنے قول یعنی (کل جدید لذیذ) پر عمل کیا۔

چوحرفی ایسی لفظون کا نام (جو مستقل چار حرفون کے ساتھ اُن کی زبان پر آتی تھین) (رباعی مجرد[1]) رکھا جنکا موزون ہے۔ فَعْلَلَ۔ ہے جسکے ہموزن (بَعْثَرَ) ماضی کے واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔جو اپنے مصدر (اَلْبَعْثَرَۃُ) سے بنا ہے اس مصدر کی صورت خوب اچھی طرح دیکھ لینا چاہیئے اسلیئے کہ آگے مصدر ایسے بھی آئین گے جن مین آٹھ آٹھ نو نو حرف تک ہون گے اور کئے کئے حرف بیکار معلوم ہون گے یعنی پڑھنے مین نہ آئینگے جیسے ایک مصدر (اِلْاِقْعِنْسَاسُ) جسکے معنی ہین واپس ہونا۔اور اس مصدر سے ماضی کے واحد مذکر غائب کا صیغہ (اِقْعَنْسَسَ) ہے

[1] جس مین چار حرف ہون اور چارون اصلی۔

جس مین کل چھ حرف ہین اور اُسکے مصدر مین نو حرف - اس
اعتبار سے تین حرف مصدر مین بیکار ہین لیکن انکو بیکار نہ سمجھنا چاہیئے
اسلئے کہ ایک تو مصدر مین زیادہ حروف ہونا ہی چاہیئے ہین کیونکہ
اُس مین سے اور لفظین یعنی بہت سے صیغے نکلتے ہین دیگر یہ کہ
یہ اشکال مختلفہ ہین جو مختلف صورتون سے لکھے جاتے ہین -
جیسے ایک حرف الف ہی کہ وہ یون (ا) بھی لکھا جاتا ہی
اور پھر اسطرح بھی (الف) اب اگر غور کیجے تو اس مین
دو حرف بیکار ہین - اور حرف بے یون بھی لکھا جاتا ہی -
(ب) اور یون بھی (بے) جس مین ایک حرف
فضول معلوم ہوتا ہی - تیسرے یہ کہ اہل عرب حروف مفرد بھی
یون لکھتے تھے - مثلاً - ب کو لکھین گے تو یون - الباء
ل - کو لکھین گے تو یون - اللام - م کو یون - المیم -
اور اسکو اپنی کتابت کا طریقہ سمجھنا چاہیئے - اور اسیطرح
ہر زبان مین حروف لکھنے کے جدا جدا طریقے معین ہین -
الغرض مستقل چو حرفی لفظون مین بھی اُنھون نے
حرف زیادہ کئے مگر جو حرف بڑھائے اُن مین الف وصل
داخل نہین کیا اسلئے کہ چو حرفی لفظین خود ایسی موجود تھین کہ

جنکے پہلے ہمزہ وصل داخل تھا اور ایسی سب لفظون کا نام (رباعی مزید بے ہمزۂ وصل) رکھا اور جن چوحرفی لفظون مین ہمزۂ وصل موجود تھا اُن مین بھی حرف اضافہ کرکے اور اُن سب موزون بہ الفاظ کا نام (رباعی مزید با ہمزۂ وصل) مقرر کیا۔

جیسے اِفْعَال - جسکے ہموزن (اِکْرَام) کی لفظ تھی اب اُنھون نے اسمین دو حرف اضافہ کرکے ایک نون دوسرا لام اسطرح (اِفْعِنْلَال) جو (اِبْرِنْشَاق) کا وزن پیدا ہو گیا جسکے معنی ہین۔ شاد شدن۔

سہ حرفی الفاظ زبان عرب مین بہت سکھے اور چو حرفی کم اور پنج حرفی اُن سے کم اور شش حرفی و ہفت حرفی الفاظ کمتر۔ اسلئے سہ حرفی ہی الفاظ مین اُنھون نے اپنے قواعد زیادہ جاری کئے دوسرا سبب قوی یہ تھا کہ سہ حرفی ہی صیغون سے مضارع کے صیغے بنائے سکھے اور مضارع کے صیغون سے صیغہاے امر و نہی و اسم ظرف و اسم آلہ وغیرہ۔ اسلئے اُنھون نے خیال کیا کہ اگر ہم

پنج حرفی شش حرفی وغیرہ الفاظ مین قاعدے جاری کرتے ہین تو قواعد کی علامتون وغیرہ کے سبب سے الفاظ مین حرف بہت بڑھجائینگے اور اپنی اصل سے وہ لفظین بہت دور ہٹجائینگی - ان اسباب سے اُن نازک خیال لوگون نے اپنے ایجاد کردہ قواعد کا اعلان زیادہ سہ حرفی ہی الفاظ مین کیا - اور اسکے بعد چوحرفی الفاظ مین - چوحرفی لفظین اپنی اصل کے اعتبار سے بہت ہی کم تھین اور سہ حرفی بہت زیادہ اسس غرض سے اُنھون نے سہ حرفی الفاظ مین حرف بڑھائے اور اُنکو چوحرفی لفظون کے مشابہ اور ملحق یعنی ہمشکل بنالیا اور اس ترکیب سے چوحرفی لفظون مین جو کمی تھی اُن کی خانہ پری ہوگئی بلکہ چوحرفی الفاظ بھی اب سہ حرفی الفاظ سے کچھ کم نرہے - اور تعداد مین گویا اُن کے برابر ہی شمار کیے جانے لگے -

اور ان سب الفاظ کا نام بھی اُن ذی کمالون نے ان باتون کی مناسبت سے پیدا کیا اور وہ نام یہ ہی (ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد) جو ان سب باتون کا پتہ دے رہا ہی - یعنی تین حرفون سے زیادہ حروف والے الفاظ جو مشابہ ہین محض چہ حرفی الفاظ سے - مجرد - کی شرط اسو جہ سے

کردی کہ ملحق برباعی کے صیغے حرکات و سکنات اور تعداد حروف مین انھین صیغون کے مشابہ ہون گے جو اپنی اصل کے اعتبار سے چو حرفی ہین جیسے (بَعْثَرَ) کی لفظ رباعی مجرد ہی اور (جَلْبَبَ) کی لفظ ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد۔ ہرچند یہ دو نون صیغے حرکات و سکنات اور تعداد حروف مین برابر ہین مگر ان دو نون مین فرق یہ ہی کہ پہلا صیغہ یعنی (بَعْثَرَ) اپنی اصل کے اعتبار سے چار حرفی حرف ہی اور دوسرا صیغہ اپنی اصل کے اعتبار سے سہ حرفی مثلاً جَلَبَ ۔ سہ حرفی لفظ تھی اُس مین ایک حرف (ب) اور بڑھا کر چو حرفی بنا لیا جو بَعْثَرَ کے مشابہ ہوکر ملحق برباعی الفاظ مین داخل ہو گیا۔ اور اسی وجہ سے نام دو نون کے علحدہ علحدہ رہینگے۔

اب قابل غور اور قابل لحاظ یہان یہ بات ہی کہ جب سہ حرفی الفاظ مین ایک ایک حرف اور بڑھا تو وہ سب الفاظ اور جملہ صیغے مزید ہو گئے یعنی چو حرفی ہو کر رباعی مجرد کے مشابہ ہو گئے اب جو ایک حرف ان مین اور زیادہ کیا جاے گا تو یہ سب الفاظ رباعی مزید سے مشابہ ہو جائینگے

مگر اُن ذی علم مصنفون کو کوئی چارہ نہ ہوا اور ایسے الفاظ بھی بنانا پڑے اور اُسکی وجہ وجیہ یہ تھی کہ الف وصل (یعنی ہمزۂ وصل) ایسا حرف نہ تھا جو معطل چھوڑا جاتا اور اُسکا ایسی با قاعدہ الفاظ مین لانا ضرور تھا اب اگر وہ اس الف وصل کو ثلاثی مزید ملحق برباعی مین شامل کر دیتے تو اس ہمزہ وصل کی کیسپت تو ضرور ہو جاتی بلکہ یہی ہمزۂ وصل ایسے پیچیدہ پنج حرفی لفظون کی ایک نشانی بھی قرار پا جاتا لیکن اس سہلاً کاری کے سبب ایک بہت بڑی کمی یہ رہجاتی کہ ایسے الفاظ کا جواب نہ پیدا ہوتا جن کا نام۔ رباعی مزید باہمزہ وصل ہے۔ اور جنمین چھ حرف ہوتے ہین اسلئے پہلے اُن نکتہ سنج لوگون نے ثلاثی مزید ملحق برباعی لفظون مین ایک ایک حرف اضافہ کرکے اُن سب کو پنج حرفی کیا اور اُن کا نام ان تمام باریکیون کے سمجھانے کے لئے (ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید بے ہمزۂ وصل) رکھا اور اسکے بعد اب اُنھون نے انھین پنج حرفی لفظون کے سپہلے ہمزۂ وصل اضافہ کرکے ان سب کا نام ایک جداگانہ مقرر فرمایا اور وہ نام یہ ہے (ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید باہمزۂ وصل) شش حرفی

ہوکر رباعی مزید باہمزۂ وصل صیغون کا جواب ہو گئے - کیونکہ اُن مین
بھی معہ ہمزۂ وصل چھ حرف تھے - دیکھو - رباعی مزید باہمزۂ وصل
والی لفظون مین - ماضی معروف کے واحد مذکر غائب کا صیغہ
(اِبْرَنْشَقَ) ہے جس مین معہ ہمزۂ وصل چھ حرف ہین اور ثلاثی
مزید ملحق برباعی مزید باہمزۂ وصل والے الفاظ مین ماضی معروف
کے واحد مذکر غائب کا صیغہ (اِقْعَنْسَسَ) ہے اور اس مین
بھی معہ ہمزۂ وصل چھ حرف ہین -

جب وہ ذی علم مصنف اور مدبر انسان اپنے جملہ
منصوبون کے موافق ان تمام اسمائے سے فراغت حاصل کر چکے
اور وہ ضروری سامان جو قواعد کی ایک بڑی عمارت اٹھانے
کے لئے درکار تھا فراہم ہو چکا تو اب پھر وہ ماضی اور مضارع
کے حالات ظاہر کرنے کیطرف متوجہ ہوئے اور وہ نیوجسین
ماضی معروف کے صیغہ کا بنیادی پتھر رکھا گیا تھا اور مضارع کی
طلائی اینٹ قائم کی گئی تھی اسطرح بلند کی گئی - کہ پہلے فعل ثلاثی
کے تین اوزان تینون حرکتون کے ساتھ یعنی فَعَلَ - فَعِلَ
فَعُلَ - اور اسیطرح تین اوزان مضارع کے - یَفْعَلُ
یَفْعِلُ - یَفْعُلُ - انتخاب کئے گئے - لیکن مضارع

بنیادِ ابواب

ہین دو زمانے اور دو معنی شامل تھے اسوجہ سے ایسے الفاظ کی کثرت تھی ان وجوہ سے یہ ضرورت محسوس کی گئی کہ مضارع کے اوزان بمقابل ماضی کے زیادہ منتخب کئے جائیں چنانچہ ہر ماضی کے ساتھ مضارع کے تین تین اوزان عین کی مختلف حرکتون کے ساتھ تجویز ہوئے۔

چنانچہ ماضی۔ فَعَلَ۔ کے لئے (جو مفتوح العین ہی) مضارع کے یہ تین وزن ہین۔ یَفْعِلُ۔ یَفْعُلُ۔ یَفْعَلُ۔ اور اسیطرح ماضی۔ فَعِلَ کے لئے بھی (جو مکسور العین ہی) مضارع کے تین وزن ہونا چاہیئے تھے۔ مگر اسکے لئے دو ہی وزن خاص ہوے۔

اور ماضی۔ فَعُلَ۔ کے جو مضموم العین ہے اسکے لئے مضارع کا کل ایک ہی وزن انتخاب کیا گیا۔ تو اب اس حساب سے صرف چھ وزن ہوے۔

---

۱ یہ تینون ابواب اصول کے جاتے ہین کہ ان کے ماضی اور مضارع کے (ع) کلمے کے حرکات مختلف ہین اور جو وزن اسکے بعد ہین وہ فروع کہے جاتے ہین کہ ان کے ماضی اور مضارع کے (ع) کلمے حرکات متفق ہین۔

اب انھون نے ایک ماضی اور ایک مضارع کے واحد مذکر غائب کا صیغہ ملاکر لکھا اور اس ترکیب کا نام (باب) معین کیا چونکہ اُن کے قواعد کی عمارت اب بلند ہو چلی تھی اسلئے انکو اسکی ضرورت بھی تھی۔ دوسرے یہ کہ اس ترکیب کے تحت مین بہت سے قاعدے تھے اور انسان کو بغیر دروازہ کے اندر جائے کسی مکان کی وسعت کا حال معلوم نہین ہو سکتا۔ ان وجوہ سے بھی انھون نے اس ترکیب کا نام باب مقرر کیا۔

جب اُن کو اس قواعد کی عمارت کے لئے لفظون کی صرف کی ضرورت ہوئی تو اب اُنھون نے وہ معدن ومخزن نکالے جو انکو زبانون کی چھان بنان کے وقت نظر آئے تھے اور جن کا نام اُن دور اندیش لوگون نے مصدر رکھا تھا۔

پہلے اُنکو پانچ باب (یعنی پانچ دروازے) قائم کرنا تھے اسلئے انھون نے پہلے پانچ مصدر ایسے انتخاب کئے۔ جنسے محض سہ حرفی صیغے (جو اُنکی زبان پر بکثرت آتے تھے) اور جنکا نام ثلاثی مجرد مطرد رکھا گیا تھا۔ بنائے گئے۔

اور وہ پانچون مصدر یہ ہین (اَلنَّصْرُ) بمعنی۔ مدد کرنا۔ اور اس مصدر کی ایک صورت یہ بھی ہو وَالنُّصْرَةُ

(اَلضَّرْبُ) بمعنی۔ مارنا۔ چلنا۔ ظاہر کرنا۔ (اَلسَّمْعُ) بمعنی سُننا۔ کان لگائے رہنا۔ اس مصدر کی بھی دوسری صورت یہ ہے۔ اَلسَّمَاعُ۔ (اَلْفَتْحُ) بمعنی کھولنا (اَلْکَرَمُ) بمعنی بزرگ ہونا۔ اسکی بھی ایک دوسری شکل یہ ہے۔ اَلْکَرَامَۃُ اسکے بعد چار چار مصدر ہر باب کے ساتھ اور اضافہ کئے اسلئے کہ تمام قواعد سمجھانے کیلئے ایک ایک مصدر کافی نہ ہوتا۔

باب ١ (فَعَلَ يَفْعُلُ) کے چاروں مصدر یہ ہیں اَلطَّلَبُ معنی ڈھونڈھنا۔ اَلْقَتْلُ مار ڈالنا۔ اَلدُّخُولُ اندر آنا۔ اَلْفَسَادُ تباہ ہونا۔

باب ٢ (فَعَلَ يَفْعِلُ) کے مصدر۔ اَلْغَسْلُ دھونا۔ اَلْغَلْبُ۔ غلبہ کرنا۔ اَلظُّلْمُ ستم کرنا اَلْکِذْبُ جھوٹ بولنا۔

باب ٣ فَعِلَ يَفْعَلُ کے مصدر اَلْعِلْمُ جاننا اَلْفَهْمُ سمجھنا۔ اَلْجَهْلُ نہ جاننا۔ اَلشَّهَادَةُ گواہی دینا۔ اس باب کا اسم فاعل اکثر تو فاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے سَامِعٌ۔ عَالِمٌ مگر جب فاعل میں معنی ثبوت کے ملحوظ ہوں تو فاعل کا وزن نہیں آتا بلکہ صفت مشبہ کا وزن فَعِيْلٌ

آتا ہی جیسے سَمِیۡعٌ عَلِیۡمٌ

باب فَعَلَ یَفۡعَلُ کے مصدر۔ اَلۡمَنۡعُ روکنا۔ اَلصَّبۡغُ۔ رنگ کرنا۔ اَلرَّهۡنُ۔ گرو رکھنا اَلۡجُرۡحُ زخمی کرنا۔

باب فَعُلَ یَفۡعُلُ کے چار دن مصدر اَللُّطۡفُ وَاللَّطَافَةُ پاکیزہ ہونا اَلۡقُرۡبُ نزدیک ہونا۔ اَلۡبُعۡدُ دور ہونا اَلۡکَثۡرَۃُ بہت ہونا۔ اس باب سے اسم فاعل کی جگہ صفت مشبہ کا صیغہ فَعِیۡلٌ کے وزن پر آتا ہی جیسے۔ کَرِیۡمٌ اور ہمیشہ لازم ہوتا ہی۔

عربی زبان مین بیشتر الف لام الفاظ کے قبل سے لکھے جاتے ہین اور ان کے بہت سے اقسام ہین۔ یہان ان کا بیان بے سود ہی۔ اکثر مقام پر پڑھنے مین آتے ہین اور کہین پڑھے نہین جاتے جیسا مصادر مذکورۂ بالا مین ل۔ ہی کہ پڑھنے مین نہین آتا۔ مثلاً مصدر اَلنَّصۡرُ کہ اس مین الف ولام موجود ہی اور اسی مصدر کو یون بھی لکھ سکتے ہین نَصۡرًا* اور اسکے بھی وہی معنی

* اسکے آگے جو الف ہی اس سے یہ بات ظاہر ہی کہ مصادر عربی مین بیشتر الف

رہیں گے (مدد کرنا) اور (نا) اردو میں علامت مصدر ہے

عربی میں مصدر معروف اور مصدر مجہول کی ایک ہی شکل ہوتی ہے اور معنی میں بھی کوئی فرق نہیں ہوتا۔

باب ۱	باب ۲	باب ۳	باب ۴	باب ۵
نَصَرَ یَنْصُرُ	ضَرَبَ یَضْرِبُ	سَمِعَ یَسْمَعُ	فَتَحَ یَفْتَحُ	کَرُمَ یَکْرُمُ
بروزن	بروزن	بروزن	بروزن	بروزن
فَعَلَ یَفْعُلُ	فَعَلَ یَفْعِلُ	فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعَلَ یَفْعَلُ	فَعُلَ یَفْعُلُ

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	مصدر مجہول	اسم مفعول	امر	نہی
نَصَرَ	یَنْصُرُ	نَصْرًا	نَاصِرٌ	نُصِرَ	یُنْصَرُ	نَصْرًا	مَنْصُورٌ	اُنْصُرْ	لَا تَنْصُرْ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]								

یہ پانچوں باب ثلاثی مجرد کے ہیں یعنی ان تینوں سے

بقیہ حاشیہ

لکھا جاتا ہے یاں لام کا ہونا کچھ ضرور نہیں اور مصدر کی اس دوسری صورت میں سوائے لام کے اور کسی بات کی کمی نہیں رہتی مثلاً اَلنَّصْرُ میں پہلے الف ہے اور نون پر تشدید ہے اور نَصْرًا میں آخر میں الف ہے اور تشدید کے عوض (ر) پر ایک حرکت زیادہ

نمبر ۱ فن تصریف ثلاثی مجرد کے ابواب ۵

ابواب کی ابتدا

انسان جس باب مین داخل ہوگا اسکو ایسے صیغے نظر آئین گے جو سہ حرفی ہون گے یعنی محض حروف اصلی۔

یہ باب اور تین باب اور جو آگے آئین گے اپنے موزون بہ کے نامون سے یاد نہین کئے جاتے بلکہ اپنے ماضی اور مضارع کے نامون سے مشہور ہوے باقی ابواب اپنے موزون بہ الفاظ کے نامون سے شہرت پذیر ہین۔ نقشہ کے جن خانون مین یہان نَصَرَ یَنْصُرُ۔ ضَرَبَ یَضْرِبُ یعنی ماضی اور مضارع کے صیغے لکھے ہوے ہین وہان اُنکے مقام پر موزون بہ الفاظ لکھے ہوے پائے جائینگے۔ مثلاً باب کے نیچے افعال کی لفظ ہوگی یا تَفْعِیْلٌ۔ تَفَعُّلٌ وغیرہ وغیرہ۔ اور انکے بعد زبان عربی کے مصدر ہون گے اور مصدرون کے نیچے صیغے یعنی صرف صغیر۔

جیسے صرف صغیر باب نَصَرَ یَنْصُرُ سے لکھی جا چکی اور جسکو آپ ابھی نقشہ مین ملاحظہ کر چکے اس مین ایک لفظ نَصَرَ کی چھبیس مختلف صورتین ہین۔ اور علاوہ علامتون کے تین ہی تین حرف ہین یعنی ن ص ر اور تینون حرف اصلی باب دوم (ضَرَبَ۔ یَضْرِبُ) کی پوری گردان نقشہ مین

دکھائی گئی ہے۔

مصدر اَلضَّرْبُ بمعنی ۔ مارنا ۔ چلنا ۔ ظاہر کرنا

نقشہ صرف صغیر متعلق باب دوم

۱ ضَرَبَ	۲ یَضْرِبُ	۳ ضَرْبًا	۴ ضَارِبٌ	۵ ضُرِبَ	۶ یُضْرَبُ
۷ ضَرْبًا	۸ مَضْرُوْبٌ	۹ اِضْرِبْ	۱۰ لَاتَضْرِبْ	۱۱ مَضْرِبٌ	۱۲ مِضْرَبٌ
۱۳ مَضْرِبَانِ	۱۴ مِضْرَبَانِ	۱۵ مَضَارِبُ	۱۶ مَضَارِیْبُ	۱۷ اَضْرَبُ	۱۸ ضُرْبٰی
۱۹ اَضْرَبَانِ	۲۰ ضُرْبَیَانِ	۲۱ اَضْرَبُوْنَ	۲۲ اَضَارِبُ	۲۳ ضُرْبَیَاتٌ	۲۴ ضُرَبٌ

۱ ماضی معروف ۲ مضارع معروف ۳ مصدر معروف ۴ اسم فاعل ۵ ماضی مجہول ۶ مضارع مجہول ۷ مصدر مجہول ۸ اسم مفعول ۹ امر ۱۰ نہی ۱۱ ظرف ۱۲ آلہ دو وزن اسکے اور بھی ہیں (مِنْضَرَۃٌ) (مِنْضَارٌ) ۱۳ تثنیہ ظرف ۱۴ تثنیہ آلہ ۔ ۱۵ جمع ظرف و آلہ یہ صیغہ مشترک ہے ۱۶ جمع آلہ ۱۷ اسم تفضیل مذکر واحد ۱۸ اسم تفضیل مونث واحد ۱۹ تثنیہ مذکر تفضیل ۲۰ تثنیہ مونث تفضیل ۲۱ جمع تفضیل ایضاً ۲۲ ۲۳ جمع تفضیل مونث ایضاً ۲۴ ۔

تیسرا باب (سَمِعَ یَسْمَعُ) ہے اسکی گردان کا

نقشہ پیش کرنے کے قبل ماضی مطلق کی اور قسمین جو باقی رہگئی ہین

اُن کا بیان بہتر معلوم ہوتا ہے:

اہل صرف نے ماضی کی چھ قسمین دریافت کی ہین ایک

ماضی مطلق جسمین گذرا ہوا زمانہ پایا جائے اور فتحہ پر مبنی ہو اور جسمین

قید قریب و بعید کی نہ ہو (معروف) جسکی نسبت فاعل کی طرف ہو

(مثبت) جسمین فعل کا اقرار ہو اور معنی مین کہا جاے (کیا

اُس ایک مرد نے) اور اس کا ذکر برابر ہوتا چلا آیا ہے۔ (ماضی

قریب) جسمین گذرے ہوے زمانہ کو تھوڑا عرصہ ہوا ہو یہ ماضی مطلق

پر (قَدْ) کی لفظ بڑہانی سے بنتی ہے جیسے (قَدْ ضَرَبَ)

معنی۔ مارا اُس ایک مرد نے۔ اور فارسی مین اسکے لئے۔ آورده

است۔ بولا جاتا ہے یا مثل اسکے۔ اور زبان اردو مین ابھی

کی لفظ ہے جیسے۔ ابھی آیا ہے۔ یا۔ ابھی گیا ہے۔ ۳ (ماضی بعید) جسمین

گذرے ہوے زمانہ کو زیادہ عرصہ ہوا ہو اور یہ ماضی مطلق پر (کَانَ)

زیادہ کرنے سے بنتی ہے مگر ہر جگہ اسکے بھی پہلے وہی ضمیر لاؤ

جو اُس صیغے کے بعد ہو۔ جیسے۔ کَانَ ضَرَبَ۔ کَانَا ضَرَبَا

کَانُوْا ضَرَبُوْا۔ کَانَتْ ضَرَبَتْ الخ اور فارسی مین اس

ماضی کے لئے۔ آورده بود۔ ہے اور زبان اردو مین۔ تھا۔ یا تھی

کی لفظ جیسے لایا تھا لائی تھی۔ منجملہ ماضی کے چھ قسمون سے تین قسمون کا بیان ہوا اب تین قسمین رہین انکا ذکر باب ۴ سَمِعَ یَسْمَعُ کی گردان کے بعد کیا جاے گا۔

اس باب مین بھی پوری چھبیس صیغے ہین یعنی مصدر (اَلسَّمْعُ) سے چھبیس صورتون کا اخراج ہوا ہو جو نقشہ ذیل مین مندرج ہین۔

نقشہ صرف صغیر متعلق باب سوم

۱ سَمِعَ	۲ یَسْمَعُ	۳ سَمْعًا	۴ سَامِعٌ	۵ سُمِعَ	۶ یُسْمَعُ
۷ سَمْعًا	۸ مَسْمُوعٌ	۹ اِسْمَعْ	۱۰ لَا تَسْمَعْ	۱۱ مَسْمَعٌ	۱۲ مِسْمَعٌ
۱۳ مِسْمَعَةٌ	۱۴ مِسْمَاعٌ	۱۵ مَسْمَعَانِ	۱۶ مِسْمَعَانِ	۱۷ مَسَامِعُ	۱۸ مَسَامِیعُ
۱۹ اَسْمَعُ	۲۰ سُمْعَی	۲۱ اَسْمَعَانِ	۲۲ سُمْعَیَانِ	۲۳ اَسْمَعُونَ	۲۴ اَسَامِعُ
سُمْعَیَاتٌ	سُمَعٌ				

اسمین تینون صیغے آلہ کے ترتیب وار ہین۔

۱ ماضی معروف ۲ مضارع معروف ۳ مصدر معروف ۴ اسم فاعل ۵ ماضی مجہول ۶ مضارع مجہول ۷ مصدر مجہول ۸ اسم مفعول ۹ امر ۱۰ نہی ۱۱ ظرف ۱۲ آلہ ۱۳ آلہ ۱۴ آلہ ۱۵ تثنیہ ظرف ۱۶ تثنیہ آلہ ۱۷ جمع ظرف ۱۸ جمع آلہ ۱۹ اسم تفضیل مذکر واحد ۲۰ اسم تفضیل مونث واحد ۲۱ تثنیہ مذکر تفضیل ۲۲ تثنیہ مونث تفضیل ۲۳ جمع تفضیل مذکر ۲۴ ایضا ۲۵ جمع تفضیل مونث ۲۶ ایضا

باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔ کی صرف صغیر کے بعد ماضی کی تین قسمین جو باقی رہگئی ہین اُنکا ذکر کیا جاتا ہی۔

چوتھی قسم ماضی کی (ماضیٔ ناتمام) ہی جسمین زمانہ گذشتہ مین فعل کا ختم ہونا نہ ثابت ہو یہ ماضی مضارع کے صیغے پر کَانَ۔ مثل ماضی بعید کے لگانے سے بنتی ہی جیسے (کَانَ یَسْمَعُ) معنی سنتا تھا وہ ایک مرد۔ کَانَ یَسْمَعَانِ الخ

فارسی زبان مین مے آورد۔ یا آوردے مستعمل ہی اسکی معنی مین لاتا تھا لاتے تھے۔ اور لایا کرتا تھا لایا کرتے تھے کے مقام پر بھی مے آورد۔ اور آوردے ہی کا استعمال ہوتا ہی اسکی مثالین اساتذہ کے کلام مین بہت ملین گی۔

اُردو مین تھا اور تھی کی لفظ جن کا ذکر فارسی صیغون کے ساتھ آگیا۔

۵ (ماضی احتمالی) جسمین گذرے ہوے زمانہ مین فعل کے ہونے کا یقین نہ ہو یہ ماضی مطلق پر لفظ لَعَلَّمَا بڑہانے سے بنتی ہی جیسے (لَعَلَّمَا سَمِعَ) معنی شاید سنا ہو اس ایک مرد نے (لَعَلَّمَا سَمِعَ) (لَعَلَّمَا سَمِعُوْا) (لَعَلَّمَا سَمِعَتْ) الخ

فارسی مین آوردے کی لفظ مین جو یاے مجہول ہی یہی

تمنا کے معنی دیتی ہے اور زبان اُردو مین (کاش کے) بولا جاتا ہے جیسے کاش کے وہ آتا۔

ماضی کی قسمین بھی ختم ہوئین اب اسکے متعلق جو کچھ اور بیان باقی رہگیا ہے اُسکا ذکر باب پنجم کے بعد کیا جائیگا۔ (باب چہارم)
فَتَحَ۔ یَفْتَحُ۔ ثلاثی مجرد مطرد کا چوتھا باب ہے جیسا نقشہ سے ظاہر ہوا ہوگا اسکے مصدر کی بھی پوری چھبیس[۲۶] شکلین ہین اور سب صیغے سوائے تین صیغون کے مثل نَصَرَ یَنْصُرُ کی گردان کے ہین منجملہ اُن تین صیغون کے پہلا صیغہ مضارع معروف کا ہے جسکے عین کلمہ کی حرکت کو اختلاف ہے نَصَرَ کا مضارع یَنْصُرُ ہے اور فَتَحَ کا مضارع یَفْتَحُ۔

دوسرا صیغہ امر کا ہے نَصَرَ کا امر (اُنْصُرْ) ہے اور فَتَحَ کا امر (اِفْتَحْ) تیسرا صیغہ نہی کا ہے اسمین صاد کو پیش ہے اور اسمین تے کو فتح۔ دیکھو لَا تَنْصُرْ۔ لَا تَفْتَحْ۔ باقی سب صیغے یکسان ہین۔

پانچوان باب (کَرُمَ۔ یَکْرُمُ) ہے اور مصدر اسکا اَلْکَرَمُ ہے جسکی دوسری شکل۔ اَلْکَرَامَۃُ بھی ہے بمعنی۔ بزرگ ہونا۔ اسکی گردان مین چار صیغے کم ہین ایک ماضی مجہول

٢ مضارع مجہول ٣ مصدر مجہول ٤ اسم مفعول۔ اسلئے اس کی گردان مین کل بائیس صیغے نظر آئینگے جو نقشہ مین دیئے گئے ہین۔

نقشہ صرف صغیر منقلع باب پنجم

١ كَرُمَ	٢ يَكْرُمُ	٣ كُرْمًا وَكَرَامَةً	٤ كَرِيْمٌ	٥ اُكْرُمْ
٦ لَا تَكْرُمْ	٧ مَكْرَمٌ	٨ مِكْرَمٌ	٩ مِكْرَمَةٌ	١٠ مِكْرَامٌ
١١ مَكْرَمَانِ	١٢ مِكْرَمَانِ	١٣ مَكَارِمُ	١٤ مَكَارِيْمُ	١٥ اَكْرَمُ
١٦ كَرْمٰى	١٧ اَكْرَمَانِ	١٨ كُرْمَيَانِ	١٩ اَكْرَمُوْنَ	٢٠ اَكَارِمُ
٢١ كُرْمَيَاتٌ				٢٢ كُرَمٌ

ماضی مطلق کا وہ باقی ماندہ بیان جس کا وعدہ باب چہارم کے قبل کیا گیا ہے صرف اسقدر ہے کہ ماضی کی پانچ قسمین جو اوپر بیان ہو چکی ہین انکو نفی کے صیغے اگر بنانا منظور ہون تو کیونکر

١ ماضی معروف ٢ مضارع معروف ٣ مصدر معروف ٤ اسم فاعل ٥ امر ٦ نہی ٧ ظرف ٨ آلہ ٩ آلہ ١٠ آلہ ١١ تثنیہ ظرف ١٢ تثنیہ آلہ ١٣ جمع ظرف و آلہ ١٤ جمع آلہ۔ ١٥ اسم تفضیل مذکر واحد ١٦ اسم تفضیل مونث واحد ١٧ تثنیہ مذکر تفضیل ١٨ تثنیہ مونث تفضیل ١٩ جمع تفضیل ٢٠ جمع تفضیل ٢١ جمع تفضیل مونث ٢٢ جمع تفضیل مونث۔

بنائے جائیں۔

ممکن تھا کہ اسقدر کہدیا جاتا کہ ما۔ جو حرف نفی ہی اسکے قبل علامات قریب و بعید و استمراری وغیرہ لانے سے ماضی قریب و بعید وغیرہ بنجاتی ہین مگر مشکل یہ ہی کہ ماضی قریب و بعید کی علامتین کہین حرف نفی کے قبل آتی ہین اور کہین بعد۔ اسلئے ضرور ہی کہ صرف ایک ایک صیغہ لکھدیا جائے۔

مثلاً نقشہ مندرجہ بالا مین۔ کرُوم۔ ماضی مطلق کا صیغہ ہی اب اگر اسکو ماضی قریب منفی کا صیغہ بنانا منظور ہو تو علامت قریب حرف نفی کے پہلے لاؤ جیسے (قَدْ مَا کَرُوم) اور ماضی بعید کی نفی بنانا ہو تو علامت بعید حرف نفی کے بعد لانا چاہئے جیسے (مَا کَانَ کَرُوم) اگر ماضی استمراری منفی بنانا مقصود ہو تو۔ ماکان۔ صیغہ مضارع کے پہلے لانا چاہیئے جیسے (ماکان یکروم) ماضی احتمالی کی نفی بنانے کے لئے لَعَلَّمَا کی لفظ حرف نفی کے پہلے لانی ہوگی اسطرح (لَعَلَّمَا مَاکَرُوم) اور ماضی تمنائی کی نفی کے واسطے لَیْتَمَا کی لفظ جیسے (لَیْتَمَا مَا کَرُوم) اسکے بعد ایسے سہ حرفی الفاظ کا نقشہ دکھایا جاتا ہی جن میں تو محض تین ہی تین حرف یعنی (حروف اصلی

مگر استعمال اُن کا زبان عرب مین کم ہی۔

نقشہ ثلاثی مجرد شاذ

باب ۳	باب ۲	باب ۱
کَادَ یَکَادُ	فَضِلَ یَفْضُلُ	حَسِبَ یَحْسِبُ
بروزن	بروزن	بروزن
فَعِلَ یَفْعَلُ	فَعِلَ یَفْعُلُ	فَعِلَ یَفْعِلُ

مصدر الحُسْبَان والحِسْبَان [illegible] — گمان کرنا

مصدر الفَضْل [illegible] — زیادہ ہونا

مصدر — اَلْکَوْدُ اَلْکَیْدُ وَمَکَادَۃٌ — چاہنا — نزدیک ہونا —

ماضی معروف	حَسِبَ	ظرف	مَحْسِبٌ
مضارع معروف	یَحْسِبُ	آلہ	مِحْسَبٌ
مصدر معروف	حِسْبَانًا	تثنیہ ظرف	مَحْسِبَانِ
اسم فاعل	حَاسِبٌ	تثنیہ آلہ	مِحْسَبَانِ
ماضی مجہول	حُسِبَ	جمع ظرف و آلہ	مَحَاسِبُ
مضارع مجہول	یُحْسَبُ	جمع آلہ	مَحَاسِیبُ
مصدر مجہول	حُسْبَانًا	اسم تفضیل مذکر	اَحْسَبُ
اسم مفعول	مَحْسُوْبٌ	اسم تفضیل مؤنث	حُسْبٰی
امر	اِحْسِبْ	تثنیہ مذکر تفضیل	اَحْسَبَانِ
نہی	لَا تَحْسِبْ	تثنیہ مؤنث تفضیل	حُسْبَیَانِ
		جمع تفضیل مذکر	اَحَاسِبُ
		جمع تفضیل مؤنث	حُسْبَیَاتٌ

باب دوم کی صرف صغیر مثل نَصَرَ یَنْصُرُ کے ہی صرف اسقدر فرق ہی کہ اسکے ماضی مین عین کلمہ کو زیر ہی اور اُسکے عین کلمہ کو زبر* باب دوم وسوم اکثر صرفیونکے نزدیک کوئی مستقل باب نہین بلکہ پہلا باب تداخل

* دیکھو نقشہ ثلاثی مجرد مطرد باب اول کے۔ تداخل کے یہ معنی ہین کہ ماضی ایک باب سے ہو اور مضارع دوسرے باب سے چنانچہ فَضِلَ یَفْضُلُ۔ دو بابون سے آیا ہی اور اصل صحیح سے وہ فَضَلَ یَفْضُلُ نَصَرَ سے پہلے باب کی ماضی اور دوسرے باب کا مضارع ملا کر یہ باب پیدا ہوا۔

نقشہ مزید

لغات سے ہے اور دوسرا سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہے۔ مصدر (اَلْفَضْلُ)
نزدیک شدن۔ فَضِلَ یَفْضَلُ فَضْلًا۔ الخ باب سوم
کَادَ یَکَادُ۔ بظاہر۔ فَعَلَ یَفْعَلُ۔ کے بموزن معلوم
نہیں ہوتا کیونکہ دونوں میں عین کلمہ جو الف ہے وہ ساکن ہے۔
وجہ یہ ہے کہ اس میں ایک قاعدہ جاری ہوا ہے جس کا نام
(ابدال) ہے اصل میں یہ دونوں۔ کَوِدَ۔ یَکْوَدُ۔ تھے واؤ
الف سے بدل گیا گردان یوں آئے گی۔ مصدر (اَلْکَوْدُ
وَالْکَیْدُ وُدَۃٌ) بمعنی چاہنا و نزدیک ہونا۔

صرف صغیر متعلق نقشہ ثلاثی مجرد شاذ باب ۳

کَادَ	یَکَادُ	کَوْدًا	کَیْدُوْدَۃٌ	کَائِدٌ	کِیْدَ
یُکَادُ	کَوْدًا	کَیْدُوْدَۃً	مَکُوْدٌ	کَدْ	لَاتَکَدْ
مَکَادٌ	مِکْوَدٌ	مِکْوَدَۃٌ	مِکْوَادٌ	مَکَادَانِ	مِکْوَدَانِ
مَکَاوِدُ	مَکَاوِیْدُ	اَکْوَدُ	کُوْدٰی	اَکْوَدَانِ	کُوْدَیَانِ
اَکْوَدُوْنَ	اَکَاوِدُ	کُوْدٌ	کُوْدَیَاتٌ		

جب قواعد کے یہ پانچ باب تیار ہو چکے تو اہل صرف نے

ان کے خواص دریافت کئے جسطرح ہر عادت کے لئے ایک
اثر نیک و بد ہوتا ہے۔
معانیٔ ابواب کا نام خاصیت باب رکھا۔ یہ معانی کبھی بسبب
خصوصیت وضع باب کے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے اوصاف
خلقی باب کَرُمَ اور عوارض نفسانی باب سَمِعَ یَسْمَعُ۔ کا
خاصہ ہیں۔ کبھی مادہ مجرد کو باب مزید فیہ میں لے جانے سے
علاوہ معنی مادہ کے ایک دوسرے معنی اُس سے حاصل ہوتے
ہیں جیسے (خُرُوْجٌ) بمعنی نکلنا۔ لازم ہے جب اسکو باب
افعال میں لائے تو یہ صورت ہوئی (اِخْرَاجٌ) اب
اسکے معنی ہو گئے نکالنا پہلے یہی صیغہ لازم تھا اب متعدی
ہو گیا اسی طرح بعض اوقات اسم جامد کو مصدر[1] قرار دیکر اُس
سے فعل بنالتے ہیں جس سے علاوہ معنی ماخذ کے اور معنی بھی
پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے (ذَهَبٌ) طلا (بمعنی سونا) اسم
جامد ہے اور (ذَهَّبَ) (اب اسی ایک لفظ کے یہ معنی ہوگئے
سونے کا گلٹ کیا) فعل مشتق ہے اس اشتقاق سے گلٹ کرنے
کے جدید معنی پیدا ہو گئے۔ اور یہ اشتقاق زیادہ تر ابواب مزید

[1] بمعنی مصدر۔

فیہ مین ہوتا ہی -

آیندہ ابواب بھی خواص سے خالی نہین مگر ثلاثی مجرد کے یہ تین باب - نَصَرَ - ضَرَبَ - سَمِعَ - جو نقشہ مین اول و دوم سوم واقع ہین - کثیر الخواص ہین اُن کو کثرت استعمال اور اختلاف حرکت عین ماضی و مضارع کے باعث اصول اور ام الابواب بھی کہتے ہین -

باب اول - نَصَرَ - یَنْصُرُ - کا مشہور خاصہ مغالبہ ہی مغالبہ کے معنی یہ ہین کہ ایک فعل شخص غالب کے اظہار غلبہ کے واسطے باب (مفاعلہ)[1] کے بعد لائین جیسے (خَاصَمَنِیْ ذَیْدٌ فَخَصَمْتُہٗ) معنی - مین اور زید باہم جھگڑتے ہین مگر مین جھگڑنے مین اُسپہ غالب آتا ہون -

باب[2] دوم - ضَرَبَ یَضْرِبُ - کی بھی خاصیت یہی ہی مگر جبکہ مثال واجوف یائے ہو - جیسے (بَایَعَنِیْ زَیْدٌ فَاَبِیْعَہٗ) معنی - زید مجھسے خرید و فروخت کرتا ہی مگر مین اس خرید و فروخت مین اُس سے بڑھ جاتا ہون -

اظہار غلبہ کی صورت مین باب مفاعلہ کے بعد جب کوئی

---

۱ یہ باب آگے آئیگا - ۲ اسکی کیفیت آگے معلوم ہوگی -

فعل لایا جاے تو اس امر کا لحاظ رکھنا چاہیئے کہ اگر وہ فعل صحیح یا اجوف یا ناقص داوی ہو تو بہر کیف باب نَصَرَ سے ذکر کیا جائے گا۔ خواہ اصل وضع مین اُس سے مستعمل نہ ہو۔ جیسے (یُضَارِبُنِیْ زَیْدٌ فَاَضْرُبُہٗ) زید مین اور مجھ مین مار کٹائی ہوتی ہو مگر مین اُسپر مارکٹائی مین غالب آتا ہون۔ اگر فعل مذکور۔ مثال واوی یا یائی ہو یا اجوف یا ناقص یائے ہو تو اظہار غلبہ عموماً باب ضَرَبَ سے ہوگا جیسے (یُدَاھِیْنِیْ زَیْدٌ فَاَدْھِیْہِ) زید کا مجھ سے زیرکی مین مقابلہ ہوتا ہو مگر مین دانائی مین اُسپر غالب آتا ہون۔ اِن دونون مثالون مین اَضْرُبُ۔ بضم الرّا اور اَدْھِیْ کو اَدْھِیْ۔ بکسر الھا پڑھینگے اگرچہ دراصل پہلا مکسور الرّا اور دوسرا مضموالہا ہی۔

باب ۳ سوم۔ سَمِعَ۔ یَسْمَعُ۔ یہ باب زیادہ تر لازم ہوا کرتا ہی اور۔ رنج۔ خوشی۔ بیماری۔ رنگ۔ عیوب اور حلیۂ جسمانی کے الفاظ اکثر اسی سے آتے ہین جیسے (حَزِنَ) غمناک ہوا (فَرِحَ) خوش ہوا (سَقِمَ) بیمار ہوا (کَدِرَ) گندلا ہوا (عَوِرَ) یک چشم ہوا (بَلِجَ) کشادہ ہوا۔

باب ۴ چہارم۔ فَتَحَ۔ یَفْتَحُ۔ کی خاصیت لفظی ہی

اس سے مراد وہ افعال آتے ہیں جن کے عین یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہو۔ حروف حلقی چھ ہیں (ہمزہ ہاؤ حاؤ خاؤ عین غین) جیسے (ذَهَبَ) وہ گیا۔ اس میں ہائے ہوز حروف حلقی میں کا ایک حرف ہے۔ اور عین کلمہ میں واقع ہے اور (وَضَعَ) اس نے رکھا اس میں عین ہے اور لام کلمہ کے مقام پر واقع ہے۔

لیکن چند الفاظ اس باب سے ایسے بھی ہیں کہ جنمیں حروف حلقی میں کا کوئی حرف نہیں۔ جیسے (رَكَنَ يَرْكَنُ) و (اَبَىٰ يَاْبىٰ)

عین کلمہ اور لام کلمہ کا حرف حلقی ہونے سے یہ ضروری نہیں کہ وہ لفظ باب فَتَحَ۔ يَفْتَحُ۔ سے ضرور ہو جیسے (وَعَدَ يَعِدُ) (بَلَغَ۔ يَبْلُغُ) اگر عین کلمہ اور لام کلمہ ہمجنس ہو تو وہ لفظ اس باب سے نہیں آتا۔

باب پنجم۔ كَرُمَ۔ يَكْرُمُ۔ یہ باب ہمیشہ لازم مستعمل ہوتا ہے اور اسکے معنی میں اوصاف خِلقی پائے جاتے ہیں جیسے۔ (حَسُنَ) خوبصورت (شَجُعَ) دلیر ہوا اور جو اوصاف بار بار کے تجربہ اور مشق سے مثل اوصاف طبعی کے ہو گئے ہوں وہ بھی اس میں داخل ہیں جیسے۔

(فَقُہَ) سمجھدار ہوا (اَدُبَ) صاحب ادب ہوا
اوصاف خلقی وعوارض نفسانی باب سَمِعَ سے بھی آتے
ہین مگر فرق اسقدر ہو ماضی مضموم العین سے جو اوصاف
آتے ہین وہ اکثر زمانہ قلیل کے واسطے ہوتے ہین جیسے
(فَرِحَ)

نقشہ نمبر سوم ثلاثی مجرد شاذ

کا پہلا باب (حَسِبَ یَحْسِبُ) اسکی خاصیت لفظی
ہی صرف دو لفظ صحیح کے ایک حَسِبَ اور دوسرا نَعِمَ
اور چند لفظ مثال واوی کے آئے ہین جو تعداد مین تھوڑے
ہین جیسے (وَرِمَ) سوج گیا (وَرِثَ) وارث ہوا۔

اسکے بعد اہل صرف نے حروف علت اور ہمزہ اور
ایک جنس کے دو حرف آنے سے جو ثقل الفاظ مین واقع
ہونا تھا اُسکے دور کرنے کیواسطے آٹھ قاعدے مقرر کئے
اسلئے کہ قواعد کے آٹھ باب تیار ہو چکے تھے اور ہر طرح کے
الفاظ کا اضافہ ہوتا جاتا تھا۔

(۸ قاعدے)

(۱) اِسْکَانَ۔ حرف سے حرکت کا دور کرنا خواہ

بہ نقل ہو جیسے (یَقُوْلُ) کہ اصل مین۔ یَقْوُلُ۔ تھا
خواہ باسقاط جیسے (یَدْعُوْ) کہ اصل مین (یَدْعُوُ)
تھا۔

(۲) تَحْرِیْکْ ۔ دوساکنون مین سے ایک کو
حرکت دینا جیسے (قُلِ الْحَقَّ) تھا۔

(۳) حَذَفْ ۔ حرکات کا گرادینا جیسے (یَعِدُ)
کہ اصل مین (یَوْعِدُ) تھا۔ (حروف حذف عربی مین
گیارہ ہین جنکا مجموعہ یہ ہے۔ هُوَ حَقِیٌّ بِخَائِنَةٍ اور زبان
اردو مین یون موزون پڑھے جاسکتے ہین (حے الف
ہمزہ ہائے ہوز و یے نون خے بائے۔ تائے۔ واو وفے)

(۴) زِیَادَتْ دو ہمزون کے درمیان
الف کا بڑھانا جیسے (ااَنْتَ) کہ اصل مین (ءَاَنْتَ)
تھا اور حروف زیادت یا زوائد دس ہین جن کا مجموعہ عربی
مین۔ سَاَلْتُمُوْنِیْهَا ہے اور زبان اردو مین یون موزون
ہو سکتے ہین (الف و لام میم نون و تے۔ ہمزہ و سین
و ہائے ہوز و یے)

(۵) اِبْدَالْ ۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے

یا ایک حرکت کو دوسری حرکت سے بدلنا جیسے (قَالَ)
کہ اصل مین (قَوَلَ) تھا یا (تَلَقِّیْ) کہ اصل مین۔
(تَلَقُّوْ) تھا پہلے مین واو کو الف سے اور دوسرے
مین ضمے کو کسرے سے بدلا واو بعد کسرے کے یے ہو گیا
حروف ابدال بھی گیارہ ہین جن کا مجموعہ یہ ہو (اَنْجَدْتُ
مِنْ وَطِیْهَا) اور اردو مین ان گیارہ حرفون کا اس
طرح ایک شعر موزون ہو سکتا ہو۔

تے الف ہمزہ ہائے ہوز و جیم ٭ نون یے دال طے واو و میم

(۶) اِدْغَام۔ دو ہمجنس حرفون مین سے ایک کو
دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے (مَدَّ) کہ اصل مین
(مَدَدَ) تھا حروف ادغام تیرہ ہین ت۔ث۔د۔ذ
ر۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ۔ن۔

(۷) قَلْب۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے
مقدم موخر کرنا جیسے (آيِسَ) کہ اصل مین (يَئِسَ)
تھا۔

(۸) بین بین۔ دوسرا نام اسکا (تسہیل)
ہو ہمزے کو درمیان مخرج ہمزہ اور اس حرف علت کے

پڑھنا جو موافق حرکت ہمزہ یا موافق حرکت ماقبل ہمزے کے ہو قسم اول کو (بین بین قریب) کہتے ہین اور دوم کو (بین بین بعید) جیسے (مُسْتَهْزِءُوْنَ) اگر ہمزے کو درمیان ہمزہ اور واؤ کے پڑہین۔ تو بین بین قریب ہوگا اور اگر درمیان ہمزہ اور (ی) کے پڑھین تو بین بین بعید ہوگا۔

مخرج وہ جگہ ہے جہان سے حرف کی آواز نکلے مخرج کے اعتبار سے حروف کے کئی نام ہین ۱ حروف حلقیہ جن کا مخرج حلق ہے یعنی ح۔خ۔ع۔غ۔ ء۔ھ۔ ۲ حروف شفویہ۔ جن کا مخرج لب ہے یعنی ب۔ف۔م۔و۔ ۳ حروف لہویہ جن کا مخرج تالو ہے یعنی ج ق ک ی ۴ حروف سنیہ جن کا مخرج دانت کی جڑ ہے یعنی۔ ت ث د ذ ط ظ ل ن ۵ حروف اسلیہ جن کا مخرج زبان کی جڑ ہے یعنی۔ ر ز س ش ص ض ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نقشہ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی کے بے ہمزۂ وصل پانچ باب (۵)

بابِ ۵ مُفاعَلَۃ		بابِ ۴ تَفَعُّل		بابِ ۳ تَفاعُل		بابِ ۲ تَفْعِیل		بابِ ۱ اِفْعال	
(مصدر)		(مصدر)		(مصدر)		(مصدر)		(مصدر)	
مُقاتَلَۃ آپس میں لڑنا		تَقَبُّل قبول کرنا		تَقابُل مقابل ہونا		تَصْرِیف پھیرنا		اِکْرام بزرگی دینا	
نہی	امر	اسم مفعول	مصدر مجہول	مضارع مجہول	ماضی مجہول	اسم فاعل	مصدر معروف	مضارع معروف	ماضی معروف
لَا تُکْرِمْ	اَکْرِمْ	مُکْرَمٌ	اِکْرامًا	یُکْرَمُ	اُکْرِمَ	مُکْرِمٌ	اِکْرامًا	یُکْرِمُ	اَکْرَمَ
لَا تُصَرِّفْ	صَرِّفْ	مُصَرَّفٌ	تَصْرِیفًا	یُصَرَّفُ	صُرِّفَ	مُصَرِّفٌ	تَصْرِیفًا	یُصَرِّفُ	صَرَّفَ
لَا تَتَقابَلْ	تَقابَلْ	مُتَقابَلٌ	تَقابُلًا	یُتَقابَلُ	تُقُوبِلَ	مُتَقابِلٌ	تَقابُلًا	یَتَقابَلُ	تَقابَلَ
لَا تَتَقَبَّلْ	تَقَبَّلْ	مُتَقَبَّلٌ	تَقَبُّلًا	یُتَقَبَّلُ	تُقُبِّلَ	مُتَقَبِّلٌ	تَقَبُّلًا	یَتَقَبَّلُ	تَقَبَّلَ
لَا تُقاتِلْ	قاتِلْ	مُقاتَلٌ	مُقاتَلَۃً قِتالًا	یُقاتَلُ	قُوتِلَ	مُقاتِلٌ	مُقاتَلَۃً قِتالًا	یُقاتِلُ	قاتَلَ

(بابِ اِفعال کے خواص)

تعدیہ۔ لازم کو متعدی اور متعدی میں ایک اور مفعول کی زیادتی کرنا خَرَجَ زَیْدٌ بمعنی (زید نکلا) اَخْرَجْتُہٗ

فائدہ ہفت اقسام میں سے جو تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں۔ چنانچہ مہموز میں۔ ابدال۔ حذف۔ اسکان۔ تین قاعدے اور تین ہی ادغام میں اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔ ان تین میں سے جو قاعدے زیادہ مستعمل ہوتے ہیں اُن کا مفصل بیان آگے کیا جائیگا۔ × قِتَالًا ٥ قِتَالًا

(مین نے اُسکو نکالا) تصییر۔ کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا اَشْرَكْتُ
النَّعْلَ (مین نے جوتی شراک والی بنائی) (شراک تسمہ) سلب۔ کسی
چیز سے ماخذ کو دور کرنا۔ شَكَى زَيْدٌ (زید نے شکایت کی)
فَأَشْكَيْتُهُ (مین نے اسکو دفع کیا) بلوغ۔ ماخذ مین آنا ماخذ مین
پہچنا۔ أَصْبَحَ زَيْدٌ (زید صبح کے وقت آیا) أَعْرَقَ عَمْرٌو
(عمرو عراق مین پہنچا) مبالغہ۔ کسی شے کی کیفیت یا مقدار کی زیادتی
بیان کرنا۔ أَسْفَرَ الصُّبْحُ (صبح خوب روشن ہوگئی) أَثْمَرَ النَّخْلُ
(کھجور کا درخت کثرت سے پھل لایا) وجدان۔ کسی چیز کو ماخذ کے ساتھ
متصف پانا۔ أَبْخَلْتُ زَيْدًا (مین نے زید کو بخیل پایا) (ماخذ
بخل) تعریض۔ مفعول کو محل ماخذ مین لیجانا أَبَعْتُ الْفَرَسَ
(مین گھوڑے کو بیچنے کی جگہ لیگیا) صیرورت۔ صاحب ماخذ ہونا
أَلْبَنَ الْبَقَرُ (گائے دودھ والی ہوگئی) (ماخذ لبن) حینونت۔
کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا۔ أَحْصَدَ الزَّرْعُ۔
(کھیتی کاٹنے کا وقت پہنچا) مطاوعت فعل۔ فعل کے بعد اس کا
اس غرض سے آنا کہ مفعول نے فاعل کے اثر کو قبول کیا
نسبت بماخذ۔ کسی چیز کو ماخذ کیطرف نسبت کرنا۔ أَكْفَرْتُ
زَيْدًا (مین نے زید کو کفر کی نسبت کی) ابتدا۔ کسی فعل کا ابتداءً

اس باب سے آنا بدون اسکے کہ ثلاثی مجرد سے آیا ہو۔ اَشْفَقَ زَیْدٌ (زید ڈرا) (مادہ مجرد شفقت - مہربانی کرنا)

باب ۲ تفعیل کے خواص

تعدیہ۔ فَرَّحْتُ زَیْدًا (میں نے زید کو خوش کیا) تعییر وَتَّرْتُ الْقَوْسَ (میں نے کمان کو زہ دار بنایا) سلب۔ قَرَّدْتُ الْاِبِلَ (اونٹ سے قراد کو دور کیا) (قراد چچڑی) (ماخذ قراد) بلوغ۔ عَمَّقَ زَیْدٌ (زید عمق تک پہونچا) (مراد یہ کہ نہایت دور اندیشی کی) خَیَّمَ عَمْرٌو (عمرو خیمہ میں آیا) مبالغہ۔ صَرَّحَ الْاَمْرُ (بات اچھی طرح کھل گئی) جَوَّلَ زَیْدٌ (زید بہت گھوما) صیرورت۔ نَوَّرَ الشَّجَرُ (درخت شگوفہ دار ہوا) نسبت بماخذ فَسَّقْتُ زَیْدًا (زید کو فسق کی نسبت میں نے دی) الباس ماخذ۔ کسی چیز کو ماخذ پہنانا۔ جَلَّلْتُ الْفَرَسَ (گھوڑے کو جھول پہنائی میں نے) تحویل۔ کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا۔ نَصَّرَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید نے عمر کو نصرانی بنایا) قصر۔ اختصار کے واسطے مرکب سے ایک کلمے کا مشتق کرنا۔ ھَلَّلَ۔ (اُسنے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہا) ابتداء۔ کَلَّمْتُہٗ (میں نے اُس سے کلام کیا) (مادہ مجرد کلم جسکے معنی

(زخمی کرنا)

باب ۳ تفاعل کے خواص

اشتراک۔ تَلَاطَمَ زَیْدٌ وَعَمْرٌو (زید اور عمر نے باہم طمانچے لگائے) تخییل (اپنے مین حصول ماخذ دوسرے کو دکھانا) تَمَارَضَ زَیْدٌ (زید نے دکھانے کے لئے اپنے تئین بیمار بنایا) مطاوعت فاعل۔ نَاوَلْتُهٗ فَتَنَاوَلَ (مین نے اسکو دیا اُسنے لے لیا) ابتدا۔ تَبَارَکَ اللّٰہُ (خدا بابرکت ہی) (مادہ مجرد برک جسکے معنی ہین اونٹ بیٹھا)

باب ۴ تفعّل کے خواص

تکلف۔ ماخذ مین تصنع کا ظاہر کرنا۔ تَشَجَّعَ زَیْدٌ (زید بتکلف بہادر بنا) تجنب ماخذ سے پرہیز کرنا۔ تَحَرَّبَ زَیْدٌ (زید گناہون سے بچا) تعمل۔ ماخذ کو کام مین لانا۔ تَخَتَّمَ زَیْدٌ (زید نے انگوٹھی پہنی) اتخاذ۔ کسی چیز کو ماخذ بنانا یا ماخذ مین لیجانا۔ تَوَسَّدَ الْحَجَرَ زَیْدٌ (زید نے پتھر کو تکیہ بنایا) تدریج۔ کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا۔ تَجَرَّعَ زَیْدٌ (زید نے گھونٹ گھونٹ پیا) تحول کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہونا۔ تَنَصَّرَ زَیْدٌ (زید نصرانی

ہوا) صیرورۃ۔ تَمَوَّلَ زَیْدٌ (زید مالدار ہوا) مطاوعت فَعَّلَ عَلَّمْتُہٗ فَتَعَلَّمَ (میں نے اسکو سکھلایا تو وہ سیکھ گیا) ابتداء۔ تَکَلَّمَ عَمْرٌو (عمرو نے کلام کیا)

باب ۵ مُفَاعَلَہ کے خواص

اشتراک۔ دو شخصوں کا ملکر کسی کام کو کرنا کہ ہر ایک ان میں فاعل بھی ہو مفعول بھی قَاتَلَ زَیْدٌ عَمْرًا (زید اور عمرو نے باہم قتال کیا) موافقت مجرد۔ وَافْعَلَ وَ فَعَّلَ مجرد اور أَفْعَلَ و فَعَّلَ کے ہم معنی ہونا۔ سَافَرَ زَیْدٌ بمعنی سَفَرَ۔ بَاعَدْتُہٗ بمعنی اَبْعَدْتُھَا۔ ضَاعَفْتُ الشَّیْءَ بمعنی ضَعَّفْتُہٗ۔

اسکے بعد ثلاثی مزید ملحق برباعی باہمزہ وصل کے نو باب قائم کئے اور انکے لئے نو مصدر ایسے انتخاب کئے جن کے پہلے ہمزہ وصل موجود تھا۔

فائدہ۔ باب مفاعلہ اور تفاعل دونو اکثر اشتراک کیواسطے آتے ہیں لیکن ان دونوں میں اس قدر فرق ہوتا ہے کہ باب مفاعلہ میں ایک اسم بصورت فاعل اور دوسرا بصورت مفعول آتا ہے اور تفاعل میں دونو بصورت فاعل۔

نقشۂ ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی با ہمزۂ وصل ۹ باب

باب ۱ اِفْتِعَال	باب ۲ اِسْتِفْعَال	باب ۳ اِنْفِعَال	باب ۴ اِفْعِلَال
مصدر	مصدر	مصدر	مصدر
اِجْتِنَاب پرہیز کرنا	اِسْتِنْصَار مدد چاہنا	اِنْفِطَار پھٹنا	اِحْمِرَار سرخ ہونا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

باب ۵ اِفْعِیْعَال	باب ۶ اِفْعِیْلَال	باب ۷ اِفْعِوَّال	باب ۸ اِفَّاعُل	باب ۹ اِفَّعُّل
مصدر	مصدر	مصدر	مصدر	مصدر
اِدْهِیْمَام سیاہ ہونا	اِخْشِیْشَان کھردرا ہونا	اِجْلِوَّاذ دوڑنا	اِثَّاقُل گراں معلوم ہونا	اِطَّهُّر پاک ہونا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ان نو بابوں کے پہلے جو ہمزۂ وصل ہے یہ علامت مضارع آنے سے ...

---

† صیغۂ ماضی معروف جو نیچے کے خانے کے مقابل ہے۔ اسی طرح جو جس کے مقابل ہو اس کا صیغہ سمجھنا چاہیے۔ ‡ صیغۂ نہی۔

رہجاتا ہی مثلاً اِجْتَنِبْ۔ ماضی کا صیغہ ہو تو اسکو مضارع
کا صیغہ بنانے کیوقت علامت مضارع کو الف سے پہلے آنا چاہیے
تھا اسطرح (یَاجْتَنِب) لیکن نہین ہمزۂ وصل گرجاتا ہو
اور اُسی کے مقام پر علامت مضارع آتی ہی۔ (اِجْتَنَبَ سے
یَجْتَنِبُ۔ اور اِسْتَنْصَرَ سے یَسْتَنْصِرُ۔

ابواب ثلاثی مزید غیر ملحق برباعی با ہمزۂ وصل کے خواص

باب اِفْتِعَال کے خواص

اتخاذ۔ اِحْتَجَرَ الْفَارُ (چوہے نے بل بنایا) (ماخذ حجر)
تصرف۔ یعنی تحصیل ماخذ مین کوشش کرنا۔ اِكْتَسَبَ الْعِلْمَ
(اُسنے کوشش سے علم حاصل کیا) تخیر۔ فاعل کا فعل کو اپنے لئے کرنا
اِكْتَالَ الشَّعِيْرَ (اُسنے اپنے لئے گیہون ناپے) مطاوعت فَعَلَ
حَمَّلْتُهٗ فَاحْتَمَلَ (مین نے اُسپر بوجھ لادا اور وہ لدہ گیا)

باب اِسْتِفْعَال کے خواص

اتخاذ۔ اِسْتَوْطَنَ الْهِنْدَ (اُسنے ہندوستان کو وطن بنایا)
طلب۔ ماخذ طلب کرنا۔ اَسْتَغْفَرَ زَيْدٌ (زیدنے مغفرت مانگی)
لیاقت۔ کسی چیز کا ماخذ کے لایق ہونا۔ اِسْتَرْقَعَ الثَّوْبُ۔
(کپڑہ پیوند کے لایق ہوگیا) (ماخذ رقعہ) وجدان۔ اِسْتَكْرَمْتُهٗ

(میں نے اسکو کریم پایا) (ماخذ کرم) حسبان - کسی چیز کو موصوف بماخذ گمان کرنا - اِسْتَحْسَنْتُہٗ (میں نے اسکو نیک گمان کیا) ہے تحول - قلب ماہیتہ یا صفت ہوکر ماخذ بنجانا - اِسْتَحْجَرَ الطِّیْنُ (مٹی پتھر ہوگئی) قصر - اِسْتَرْجَعَ (اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ) کہنا -

باب افعلال اور باب افعیلال کے خواص

ان دونوں بابوں میں لزوم اور مبالغہ لازم اور لون وعیب غالب ہوتا ہے اِحْمَرَّ (سرخ ہوا) اِحْوَلَّ - اِحْوَالَّ (بھینگا ہوا)

باب افعیعال کے خواص

اس باب میں لزوم غالب اور مبالغہ لازم ہوتا ہے - اِحْدَوْدَبَ (کوزہ پشت ہوا) اقتضاب - مزید کا ابتداءً آنا بدون اسکے کہ مجرد سے آیا ہو - اِذْلَوْلَیٰ (چپ رہا)

باب افعوال کے خواص

اقتضاب - اِعْلَوَّطَ الْبَعِیْرَ (اونٹ کی گردن پکڑ کر اسپر سوار ہوا) لزوم کا غالب ہونا - اِجْلَوَّذَ (بہت تیز چلا) ۴

ہے وجدان میں معنی یقین کے ہوتے ہیں اور حسبان میں معنی شک کے -

۴ باقی ابواب کے خواص رد کردئے گئے -

نقشہ متعلق نقشہ ثلاثی مزید غیر ملحق

[illegible]

نہی	امر	اسم فاعل	مصدر معروف	مضارع معروف	ماضی معروف	سات گردانیں
لَا تَنْفَطِرْ	اِنْفَطِرْ	مُنْفَطِرٌ	اِنْفِطَارًا	يَنْفَطِرُ	اِنْفَطَرَ	متعلق باب
لَا تَحْمَرَّ	اِحْمَرَّ	مُحْمَرٌّ	اِحْمِرَارًا	يَحْمَرُّ	اِحْمَرَّ	متعلق باب
لَا تَدْهَامَّ	اِدْهَامَّ	مُدْهَامٌّ	اِدْهِيمَامًا	يَدْهَامُّ	اِدْهَامَّ	متعلق باب
لَا تَخْشَوْشِنْ	اِخْشَوْشِنْ	مُخْشَوْشِنٌ	اِخْشِيشَانًا	يَخْشَوْشِنُ	اِخْشَوْشَنَ	متعلق باب
لَا تَجْلَوِّذْ	اِجْلَوِّذْ	مُجْلَوِّذٌ	اِجْلِوَّاذًا	يَجْلَوِّذُ	اِجْلَوَّذَ	متعلق باب
لَا تَثَّاقَلْ	اِثَّاقَلْ	مُثَّاقِلٌ	اِثَّاقُلًا	يَثَّاقَلُ	اِثَّاقَلَ	متعلق باب
لَا تَطَّهَّرْ	اِطَّهَّرْ	مُطَّهِّرٌ	اِطَّهُّرًا	يَطَّهَّرُ	اِطَّهَّرَ	متعلق باب

متعلق ابواب نقشہ مزید

چند ضروری قاعدے

(۱) ثلاثی اور رباعی کا ہر باب حروف زائد کی کمی سے مجرد ہو سکتا ہے جیسے اَکْرَمَ سے کَرُمَ۔ صَرَّفَ سے صَرَفَ۔ قَاتَلَ سے قَتَلَ۔ تَقَبَّلَ اور تَقَابَلَ سے قَبِلَ۔ اِجْتَنَبَ سے جَنَبَ۔ اِنْفَطَرَ سے فَطَرَ۔ اِحْمَرَّ سے حَمِرَ۔ اِدْهَامَّ سے دَهِمَ۔ اِسْتَنْصَرَ سے نَصَرَ۔ اِخْشَوْشَنَ سے خَشُنَ۔ اِجْلَوَّذَ سے جَلَذَ

اِخْرَنْجَمَ سے حَرْجَمَ۔ اِقْشَعَرَّ سے قَشْعَرَ

(۲) مجرد کا ہر باب حروف مختصہ باب کی زیادتی سے مزید کے اکثر ابواب میں (حسب استعمال اہل زبان) آسکتا جیسے خَرَجَ مادہ مجرد سے آخْرَجَ خَرَّجَ خَارَجَ۔ تَخَرَّجَ۔ تَخَارَجَ۔ اِخْتَرَجَ۔ اِخْرَجَّ۔ اِخْرَاجَّ اِسْتَخْرَجَ۔

ابواب کی شناخت

(۱) ابواب مزید فیہ میں سے جب کسی فعل یا اسم مشتق کا پتہ دینا منظور ہو تو اُس کے باب کے مصدر کا نام لے دینا چاہیے مثلاً یُکْرِمُ باب اِفْعَال سے اور یُضَارِبُ۔ باب مُفَاعَلَہ سے ہے۔

(۲) باب اِفْتِعَال اور اِنْفِعَال کے پہچاننے میں کبھی خفیف سا مغالطہ ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھنا چاہیے کہ اگر تیسرا حرف تَ ہو تو باب اِفْتِعَال ہے اور اگر دوسرا حرف نْ ساکن ہے تو اِنْفِعَال۔

(۳) اِفْعِیلَال۔ اِنْفِیعَال۔ اِفْعِنْلَال اِفْعِلَّال۔ یہ چاروں مصدر ایک وزن کے ہیں۔ اگر

اصلی تین حرف اور لام کلمہ مکرر ہو تو اِفْعِیْلَال ہو جیسے۔ اِدْهِيْمَام۔ اور اگر عین کلمہ مکرر ہو تو اِفْعِيْعَال ہے جیسے اِخْشِيْشَان۔ اگر چار حرف اصلی ہیں اور خ کلمہ کے بعد نون زائد ہو تو۔ اِفْعِنْلَال۔ جیسے۔ اِحْرِنْجَام۔ اگر چار حرف اصلی کے سوا لام کلمہ مکرر ہو تو۔ اِفْعِلَّال۔ جیسے اِقْشِعْرَار۔

(مصادر ثلاثی مزید فیہ اور ابواب رباعی کے بعض اوزان)

(۱) باب۔ تَفْعِيْل۔ کا مصدر اکثر۔ تَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے۔ تَخْرِجَةٌ (نکالنا) یہ باب ناقص سے بہت مستعمل ہے۔ کبھی کبھی۔ فَعَّالٌ۔ فِعَالٌ۔ فِعَّالٌ تَفْعَالٌ۔ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے۔ کَلَامٌ (بولنا) کِذَابٌ۔ کِذَّابٌ (جھٹلانا) تَكْرَارٌ (دہرانا)

(۲) باب مُفَاعَلَة۔ کا مصدر بیشتر۔ فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قِتَالٌ (لڑنا) کبھی فِيْعَالٌ کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے۔ قِيْتَالٌ بمعنی قِتَالٌ۔

(۳) باب فَعْلَلَة کا مصدر فِعْلَال کے وزن پر جیسے زِلْزَالٌ بمعنی۔ زَلْزَلَةٌ۔ کبھی فَعْلَلَی کے وزن پر

بھی آجاتا ہے جیسے قَهْقَرٰی (پچھلے پاؤں چلنا)

(۴) باب اِفْعِلَّال کا مصدر کبھی فَعْلِيلَةٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے قَشْعَرِيرَةٌ بمعنی اِقْشِعْرَارٌ۔ نقشہ ابواب رباعی مجرد باب ۱ ورباعی مزید بے ہمزہ وصل باب ۱ ورباعی مزید باہمزہ وصل دو باب ۲

ابواب / رباعی مجرد / رباعی مزید بے ہمزہ وصل / رباعی مزید باہمزہ وصل	باب ۱ فَعْلَلَةٌ، مصدر: الْبَعْثَرَةُ، پراگندہ ہونا	باب ۱ تَفَعْلُل، مصدر: التَّسَرْبُلُ، کرتا پہننا	باب ۲ اِفْعِنْلَال، مصدر: الْاِبْرِنْشَاقُ، خوش ہونا	اِفْعِلَّال، مصدر: الْاِقْشِعْرَارُ، رونگٹے کھڑے ہونا
ماضی معروف	بَعْثَرَ	تَسَرْبَلَ	اِبْرَنْشَقَ	اِقْشَعَرَّ
مضارع معروف	يُبَعْثِرُ	يَتَسَرْبَلُ	يَبْرَنْشِقُ	يَقْشَعِرُّ
مصدر معروف	بَعْثَرَةً	تَسَرْبُلًا	اِبْرِنْشَاقًا	اِقْشِعْرَارًا
اسم فاعل	مُبَعْثِرٌ	مُتَسَرْبِلٌ	مُبْرَنْشِقٌ	مُقْشَعِرٌّ
ماضی مجہول	بُعْثِرَ	تُسُرْبِلَ	×	×
مضارع مجہول	يُبَعْثَرُ	يُتَسَرْبَلُ	×	×
مصدر مجہول	بَعْثَرَةً	تَسَرْبُلًا	×	×
اسم مفعول	مُبَعْثَرٌ	مُتَسَرْبَلٌ	×	×
امر	بَعْثِرْ	تَسَرْبَلْ	اِبْرَنْشِقْ	اِقْشَعِرَّ / اِقْشَعْرِرْ
نہی	لَا تُبَعْثِرْ	لَا تَتَسَرْبَلْ	لَا تَبْرَنْشِقْ	لَا تَقْشَعِرَّ / لَا تَقْشَعْرِرْ

باب فَعْلَلَةٌ کے خواص

یہ باب اکثر صحیح یا مضاعف آتا ہے اور مہموز کمتر۔ قصر بسمل (بسم اللہ الرحمن الرحیم کہا اُسنے) الباس ماخذ۔ بُرْقَعْتُہٗ (مین نے اسکو برقع پہنایا) تعمل۔ زَعْفَرَ الثَّوْبَ (اُس نے زعفرانی کپڑا رنگا) اتخاذ۔ قَنْطَرَ (اُس نے پل بنایا)

باب تَفَعْلُلٌ کے خواص

تعمل۔ تَبَرْقَعَ زَیْدٌ (زید نے برقع پہنا) تحول۔ تَزَنْدَقَ زَیْدٌ (زید زندیق ہوگیا) مطاوعت فعلل۔ دَحْرَجْتُہٗ فَتَدَحْرَجَ (مین نے اسکو ڈھکایا اور وہ ڈھلک گیا)

باب اِفْعِنْلَالٌ اور باب اِفْعِلَّالٌ کے خواص

مطاوعت فعلل۔ ثَعْجَرْتُہٗ فَاثْعَنْجَرَ (مین نے اسکا خون گرایا پس وہ خون ریختہ ہوا) مبالغہ۔ اِسْحَنْفَرَ (نہایت شتابی کی) اقتضاب۔ اِعْرَنْقَطَ (منقبض ہوا) باب افعلال کی خاصیت اقتضاب ہے۔ اِشْرَأَبَّ (نہایت چوکنا ہوا)

ملحق برباعی کا بیان

... رباعی کے معنی یہ ہین کہ ثلاثی مجرد مین کوئی حرف ... کیا جائے کہ وہ لفظ رباعی کا ہموزن

بجائے۔ جسکی مفصل کیفیت پہلے بیان ہوچکی ہے۔ اسکو ثلاثی مزید فیہ ملحق برباعی کہتے ہین اور الحاق* دو کلمون کے باہم مماثل کرنے کو کہتے ہین۔ مگر شرط یہ ہے کہ ملحق اور ملحق بہ کا مصدر باہم مطابق ہو۔ پس۔ اَکْرَمَ۔ یُکْرِمُ اگرچہ بظاہر دَحْرَجَ۔ یُدَحْرِجُ کے وزن پر آتا ہے مگر چونکہ مصدر دونون کا مخالف ہے اس واسطے اَکْرَمَ کو ملحق برباعی نہین کہین گے۔

ابواب ملحق برباعی

ملحق برباعی کے سترہ باب ہین ۷۔ ملحق بہ دَحْرَجَ اور ۸ ملحق بہ تَدَحْرَجَ اور ۲ ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ۔ مصدر ان ابواب کے یہ ہین۔

ملحق بہ دَحْرَجَ کے مصادر

(۱) فَعْلَلَةٌ کے ہموزن۔ جَلْبَبَةٌ بمعنی چادر اوڑھانا

---

* الحاق اسم مین بھی ہوتا ہے اسم ملحق کے یہ معنی ہین کہ ثلاثی کو ایک حرف کی زیادتی سے رباعی کا ہموزن یا رباعی کو ایک حرف کی زیادتی سے خماسی کا ہموزن بنائین جیسے کوکب کہ ملحق ہے جعفر سے اور مستقل کہ ملحق ہے سفرجل سے۔

(٢) فیعَلة کے بوزن خیعَلَة بمعنی - بے آستین
کپڑا پہنا - (٣) فوعَلَة کے وزن پر جَورَبَة بمعنی
جراب پہنانا - (۴) فعنَلَة کے بوزن قَلنَسَة
بمعنی ٹوپی پہنانا (٥) فعیَلَة کے بروزن شریَعَة
بمعنی کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا - (٦) فعولَة
کے بوزن سَروَلَة بمعنی ازار پہننا - (٧) فَعلاة
کے وزن پر قَلساة بمعنی ٹوپی پہنانا۔

ملحق بہ تدحرج کے مصادر

(١) تفعلل کے بوزن تجلبب بمعنی چادر اوڑھنا
(٢) تفیعل کے بوزن تخیعل بمعنی بے آستین
کپڑا پہننا (٣) تفوعل کے وزن پر تجورب - بمعنی
جراب پہننا (۴) تفعلت کے بوزن تعفرت -
بمعنی خبیث ہونا - (٥) تفعنل کے بوزن تقلنس -
بمعنی - ٹوپی پہننا (٦) تفعیل کے بوزن - تشریف
بمعنی کھیتی کے بڑھے ہوئے پتوں کا کاٹنا - (٧) تفعول
کے بوزن - تسرول بمعنی - ازار پہننا - (٨) تفعلی
کے بوزن تقلسی - بمعنی ٹوپی پہننا - ہے -

ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ کے مصدر

(۱) اِفْعِنْلَالٌ ۔ کے بوزن اِقْعِنْسَاسٌ ۔ بمعنی بہت کبڑا ہونا۔ (۲) اِفْعِنْلَاءٌ کے بوزن اِسْلِنْقَاءٌ ۔ بمعنی چت سونا

نقشہ ثلاثی مزید ملحق برباعی مجرد - باب

باب ۱ فَعْلَلَةٌ	باب ۲ فَعْنَلَةٌ	باب ۳ فَوْعَلَةٌ
مصدر	مصدر	مصدر
جَلْبَبَةٌ چادر پہننا	قَلْنَسَةٌ ٹوپی پہنانا	تَجْوِرَبَةٌ جراب پہنانا

ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر	اسم فاعل	ماضی مجہول	مضارع مجہول	اسم مفعول	[illegible]	امر	نہی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
قَلْنَسَ	يُقَلْنِسُ	قَلْنَسَةً	مُقَلْنِسٌ	×	×	×	×	قَلْنِسْ	لَا تُقَلْنِسْ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×	×	×	[illegible]	[illegible]

باب ۴ فَعْوَلَةٌ	باب ۵ فَيْعَلَةٌ	باب ۶ فَعْيَلَةٌ	باب ۷ فَعْلَاةٌ
مصدر	مصدر	مصدر	مصدر
سَرْوَلَةٌ ازار پہنانا	خَيْعَلَةٌ [illegible]	شَرْيَفَةٌ [illegible]	قَلْسَاةٌ ٹوپی پہنانا

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×	×	×	[illegible]	[illegible]
خَيْعَلَ	يُخَيْعِلُ	خَيْعَلَةً	مُخَيْعِلٌ	[illegible]	[illegible]	يُخَيْعَلُ	مُخَيْعَلٌ	خَيْعِلْ	لَا تُخَيْعِلْ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	×	×	×	×	[illegible]	[illegible]
قَلْسٰی	يُقَلْسِي	[illegible]	مُقَلْسٍ	قُلْسِيَ	يُقَلْسٰی	قَلْسَاةً	مُقَلْسٰی	قَلْسِ	لَا تُقَلْسِ

اسم جامد کے اوزان

اسم جامد اس اسم کو کہتے ہین جو کسی کلمہ سے نکالا نہ گیا ہو جیسے (دَجُلٌ) اور اسم دخیل اسکو کہتے ہین کہ وہ خاص عربی زبان کا نہ ہو بلکہ کسی دوسری زبان کا لفظ ہو اور زبان عربی مین شامل ہو گیا ہو جیسے (فِرْدَوْسٌ) کہ یہ لفظ رومی ہی اور (اَیْجُنَّۃٌ) خاص عربی۔

اسم جامد کی بھی درحقیقت تین صورتین ہین۔ ثلاثی رباعی۔ خماسی۔ اور اختلاف حرکات کے باعث ہر ایک صورت سے چند اوزان ہین۔

(۱) اسم ثلاثی مجرد۔ ف کلمے کو فتحہ۔ کسرہ ضمہ تینون حرکتین آسکتی ہین اور عین کلمے کو ان سے سوا سکون بھی آیگا تو اس طرح تین کو چار مین ضرب دینے سے بارہ صورتین پیدا ہوئین۔ مگر اہل عرب اسم مین ضمہ بعد کسرہ کے اور کسرہ بعد ضم کے ثقیل سمجھتے ہین اسلئے فِعُلٌ اور فُعِلٌ دو وزن ساقط ہو کر دس وزن رہ گئے جن کی تفصیل یہ ہی۔

فَلْسٌ۔ (پیسہ) فَرَسٌ (گھوڑا) کَتِفٌ (کندھا) عَضُدٌ

(بازو) حِبْرٌ (دانا) عِنَبٌ (انگور) اِبِلٌ (اونٹ) قُفُلٌ
(تالا) عُنُقٌ (گردن) صُرَدٌ (لٹورا)

فائدہ۔ بعض کلمات مین کئی حرکتین جائز ہین مثلاً اگر فَعِلٌ کا دوسرا حرف حلقی ہو تو تین طرح سے پڑھینگے جیسے فَخِذٌ۔ فَخْذٌ۔ فِخِذٌ۔ اگر حرف حلقی نہ ہو تو دو طرح سے جیسے كَتِفٌ۔ كَتْفٌ۔ اور فِعِلٌ۔ فَعُلٌ۔ فُعُلٌ مین دوسرے حرف کا سکون بھی جائز ہی جیسے۔ اِبِلٌ سے اِبْلٌ۔ عَضُدٌ سے عَضْدٌ۔ عُنُقٌ سے عُنْقٌ۔

(۲) اسم رباعی مجرد اسکے پانچ وزن ہین۔
جَعْفَرٌ (نام مرد) زِبْرِجٌ (آرایش) بُرْثُنٌ (شکاری جانور کا پنجہ) دِرْهَمٌ (سکہ نقرئی) قِمَطْرٌ (صندوق)

(۳) اسم خماسی مجرد۔ اسکے چار وزن ہین
سَفَرْجَلٌ (بہی) قَذَعْمِلٌ (موٹا اونٹ) جَحْمَرِشٌ (بڑھیا عورت) قِرْطَعْبٌ (تھوڑی سی چیز)

(۴) اسم خماسی مزید فیہ۔ ثلاثی اور رباعی مزید فیہ کے اوزان بیشمار ہین مگر خماسی مزید فیہ کے پانچ سے زیادہ نہین۔

عَضْرَفُوْطٌ (بامنی) خُزَعْبِیْلٌ (باطل) قِرْطَبُوْسٌ
(تیزرو اونٹنی) قَبَعْثَرَیٰ (بخیل) خَنْدَرِیْسٌ (شراب کہنہ)

بیان مصادر

اوزان سماعی۔ ثلاثی مجرد کے مصدر بھی کثیر التعداد ہین اور اکثر اوزان ذیل پر آتے ہین یہ تمام اوزان دراصل سہ حرفی ہین اور عین کلمہ کے سکون اور حرکت کے لحاظ سے دو حصون پر منقسم ہین ایک وہ جنکا عین کلمہ ساکن ہی اُن مصادر کے اوزان مین حرف اخیر مین زیادتی کی جاتی ہی۔

دوسرے وہ جنکا عین کلمہ متحرک ہی اُن مصادر کے اوزان مین حروف کی زیادتی کرکے ان کو بھی چہار حرفی و پنج حرفی بنایا ہی۔ جیسے۔

(فَعْلٌ) اصل وزن ہی اسکے ہموزن تین مصدر ہین۔ قَتْلٌ (مار ڈالنا) فِسْقٌ (حکم سے باہر آنا) شُغْلٌ (کام مین رہنا) حرف (ف) کی حرکت مختلف ہی (فَعْلَۃٌ) بزیادت تا جیسے رَحْمَۃٌ (مہربانی کرنا) نِشْدَۃٌ۔ (گمشدہ چیز کو ڈھونڈھنا) کُدْرَۃٌ (تاریک ہونا۔)

(فُعْلیٰ) بزیادت الف مقصورہ۔ جیسے دَعْوَیٰ
(بلانا) ذِکْرَیٰ (یاد کرنا) بُشْرَیٰ (خوشخبری دینا)
(فُعْلَانٌ) بزیادت الف ونون۔ جیسے لَیَّانٌ
(ٹرنا) حِرْمَانٌ (بدنصیب ہونا) غُفْرَانٌ (بخشنا)
(فَعِلٌ) بلازیادت حرف۔ جیسے۔ طَلَبٌ (ڈھونڈھنا)
خَنِقٌ (گلا گھونٹنا) یہاں عین کی حرکت مختلف ہے۔
(فَعِلَةٌ) بزیادت تا۔ جیسے۔ غَلَبَةٌ (غالب آنا)
سَرِقَةٌ (چرانا)
(فَعَلَانٌ) بزیادت الف ونون جیسے نَزَوَانٌ
(کودنا)۔
(فَعَلٌ) بلازیادت جیسے صِغَرٌ (چھوٹا ہونا)
هُدًی (راہ دکھلانا)
(فُعَالٌ) بزیادت الف در وسط جیسے ذَهَابٌ
(جانا) صِرَافٌ (کتیا کا نر کی خواہش کرنا) سُؤَالٌ (مانگنا)
فے کی حرکت مختلف ہے۔
(فِعَالَةٌ) بزیادت۔ تا جیسے۔ زَهَادَةٌ
(بے رغبتی کرنا) دِرَايَةٌ (جاننا) بُغَايَةٌ (نافرمانی کرنا)

باختلاف حرکت فے۔

فَعِیْلٌ و فُعُوْلٌ بزیادت ی۔ و جیسے

وَاجِیْفٌ (تپنا) دُخُوْلٌ (آجانا)

فَعِیْلَۃٌ و فُعُوْلَۃٌ بزیادت تا۔ جیسے

قَطِیْعَۃٌ (رشتہ قطع کرنا) صُعُوْبَۃٌ (سختی کرنا)

(مَفْعِلٌ) بزیادت میم در اول۔ جیسے۔ مَدْخَلٌ

(داخل ہونا) مَرْجِعٌ (لوٹ آنا) عین کلمہ متحرک ہو۔

(مَفْعَلَۃٌ) بزیادت تا جیسے۔ مَسْعَاۃٌ (کوشش

کرنا) مَحْمَدَۃٌ (سراہنا) عین کلمہ متحرک ہو۔

نقشہ ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید بے ہمزہ وصل باب

تفعلت	تمفعل	تفعلل		تفعلل	
مصدر	مصدر	مصدر		مصدر	
تعفرت عفریت ہونا	تمسکن مسکین کی حالت پیدا	ٹوپی پہننا		تقلنس	تجلبب چادر اوڑھنا
نہی	امر	اسم فاعل	مصدر معروف	مضارع معروف	ماضی معروف
لا تتجلبب	تجلبب	متجلبب	تجلببا	یتجلبب	تجلبب

تفعلی	تفیعل		تفعول		تفوعل
باب	باب		باب		باب
مصدر	مصدر		مصدر		مصدر
تقلسی ٹوپی پہننا	تشیطن شیطان جیسا ہونا		ازار پہننا	تسرول	تجورب جراب پہننا
لا تتقلنس	تقلنس	متقلنس	تقلنسا	یتقلنس	تقلنس
لا تتمسکن	تمسکن	متمسکن	تمسکنا	یتمسکن	تمسکن
لا تتعفرت	تعفرت	متعفرت	تعفرتا	یتعفرت	تعفرت

فائدہ متعلق مصادر۔ فَعُولٌ (بفتح فا)
کے وزن پر پانچ مصدروں کے سوا کوئی مصدر نہین
آتا اور وہ پانچوں یہ ہین۔ وَضُوْءٌ (وضو کرنا) طَهُوْرٌ
(پاک ہونا) وَلُوْعٌ (حریص ہونا) وَقُوْدٌ (ایندھن ڈالنا)
قَبُوْلٌ (قبول کرنا)

چند مصدر اسم فاعل اور اسم مفعول کے وزن پر
بھی آتے ہین۔

اسم فاعل کی مثال جیسے کَاذِبَةٌ (بمعنی کذب)
بَاقِيَةٌ (بمعنی بقا) خدا تعالی فرماتا ہی فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ
مِّنْ بَاقِيَةٍ (کیا تو ان مین سے کسی کے لئے بقا دیکھتا ہی)

اسم مفعول کی مثال جیسے۔ مَيْسُوْرٌ (بمعنی یسر)
مَفْتُوْنٌ (بمعنی فتنہ) خدا تعالی فرماتا ہی۔ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ
(تم مین سے کس کو فتنہ یعنے دیوانگی ہی) مگر اسم فاعل کا وزن بہت کم
مستعمل ہی۔ کبھی مصدر مزید فیہ کے ساتھ ایک اسم مجرد
آتا ہی اور اس سے مصدر کے معنی حاصل ہوتے ہین
جیسے۔ مُصَادَقَةٌ مصدر مزید فیہ اور صَدَاقَةٌ
اسم مجرد ایسا ہی اِعْطَاءٌ و عَطَاءٌ اِمْهَالٌ و

مُہْلَۃٌ ۔ اِبْیِضَاضٌ و بَیَاضٌ ۔ بعض لوگ اِن اسماکو حاصل مصدر قرار دیتے ہیں ۔

نقشہ پانچ گردانوں کا متعلق تفعلل ثلاثی مزید فی رباعی

نمبر	ماضی معروف	مضارع معروف	مصدر معروف	اسم فاعل	امر	نہی
۵	تَجَلْبَبَ	یَتَجَلْبَبُ	تَجَلْبُبًا	مُتَجَلْبِبٌ	تَجَلْبَبْ	لَا تَتَجَلْبَبْ
۳	تَسَرْوَلَ	یَتَسَرْوَلُ	تَسَرْوُلًا	مُتَسَرْوِلٌ	تَسَرْوَلْ	لَا تَتَسَرْوَلْ
۶	تَخَیْعَلَ	یَتَخَیْعَلُ	تَخَیْعُلًا	مُتَخَیْعِلٌ	تَخَیْعَلْ	لَا تَتَخَیْعَلْ
۷	تَقَلْسَیٰ	یَتَقَلْسیٰ	تَقَلْسِیًا	مُتَقَلْسٍ	تَقَلْسَ	لَا تَتَقَلْسَ

مصدروں کے اوزان قیاسی

(۱) اگر ماضی کا عین کلمہ مفتوح ہو تو مصدر لازم اکثر ۔ فُعُولٌ (بضم ف) کے وزن پر آتا ہے جیسے دَخَلَ ۔ دُخُوْلًا اور اگر عین کلمہ مکسور ہو تو اکثر فَعَلٌ (بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے جیسے ۔ فَرِحَ ۔ فَرَحًا اور مصدر متعدی دونوں سے ۔ فَعْلٌ (بسکون عین)

کے وزن پر آتا ہے جیسے۔ ضَرَبَ ضَرْبًا جَهِلَ جَهْلًا
اگر ماضی کا عین کلمہ مضموم ہو تو اکثر۔ فَعَالَةٌ۔ فَعِلٌ فَعْلٌ
فُعْلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے۔ کَرَامَةً۔ عِظَمًا
کَرَمًا۔ حُسْنًا۔

(۲) ثلاثی مجرد کے ہر فعل سے مصدر میمی مَفْعَلٌ
(بفتح عین) کے وزن پر آتا ہے خواہ مضارع کا عین کلمہ مفتوح ہو
یا مضموم یا مکسور۔ جیسے۔ مَفْتَحٌ (کھولنا) مَقْتَلٌ (مار ڈالنا)
مَضْرَبٌ (مارنا) مَرْجِعٌ (بکسر عین) شاذ ہے کبھی اسکے آخر
میں ۃ۔ بھی لاحق ہوتی ہے جیسے مَسْئَلَةٌ (پوچھنا)

(۳) جب ثلاثی مجرد سے کوئی مصدر واسطے معنی وحدت
کے بنا کیا جائے تو۔ فَعْلَةٌ کے وزن پر۔ اور جب واسطے
معنی نوع کے بنا کیا جائے تو۔ فِعْلَةٌ کے وزن پر آتا ہے
بشرطیکہ مصدر کے آخر میں تائے تانیث نہ ہو جیسے ۔
جَلَسَ سے جَلْسَةٌ (ایک دفعہ کا بیٹھنا) مرۃ کے واسطے
جِلْسَةٌ (بیٹھنے کا طریق) نوع کے واسطے اور اگر مصدر
کے آخر میں ۃ۔ ہو تو پھر صفت کے لگانے سے فرق کیا
جائیگا۔ جیسے هِدَايَةٌ۔ وَاحِدَةٌ۔ هِدَايَةٌ حَسَنَةٌ

فائدہ- فُعْلَۃٌ واسطے مقدار کے آتا ہے جیسے اُکْلَۃٌ (نوالہ) اور فُعَالَۃٌ اس چیز کے واسطے آتا ہے جو فعل سے ساقط ہو جیسے قُلَامَۃٌ (تراشہ ناخون)

(۴) جو افعال حرفہ یا اضطراب یا آواز یا مرض یا رنگ کے معنی میں ہوں ان کے مصادر اکثر اوزان ذیل پر آتے ہیں-

فِعَالَۃٌ- حرفوں اور پیشوں کے واسطے جیسے خِیَاطَۃٌ (سینا) تِجَارَۃٌ (سوداگری کرنا) بعض الفاظ اس وزن پر بالفتح بھی آئے ہیں جیسے- وَکَالَۃٌ- (وکیل ہونا) وَلَایَۃٌ (حکومت کرنا) فَعَلَانٌ- حرکت اور اضطراب کے واسطے جیسے جَوَلَانٌ (دوڑنا) خَفَقَانٌ (دل کا دھڑکنا) فُعَالٌ اور فَعِیْلٌ اصوات کے واسطے جیسے نُبَاحٌ (کتے کا بھونکنا) صُرَاخٌ (چیخنا) ھَدِیْرٌ (کبوتر کا بولنا) زَئِیْرٌ (شیر کا بولنا)

فُعَالٌ- دردوں اور امراض کے واسطے جیسے صُدَاعٌ (درد سر کا ہونا) سُعَالٌ (کھانسنا) فُعْلَۃٌ- رنگوں کے واسطے جیسے حُمْرَۃٌ (سرخ ہونا)

كُدَارَةٌ (زدا ہونا)

(۵) جب مصدر سے مبالغہ مقصود ہو تو اکثر تَفْعَال اور فِعِّيْلٰى کے وزن پر آتا ہے جیسے تَجْوَالٌ (زیادہ دوڑنا) مبالغہ جَوَلَانٌ۔ تَرْدَادٌ (زیادہ رد کرنا) مبالغہ رَدٌّ۔ حِثِّيْثٰى (زیادہ برانگیختہ کرنا) مبالغہ حَثٌّ۔ دِلِّيْلٰى (زیادہ رہنمائی کرنا) مبالغہ دَلَالَةٌ۔

نقشہ ثلاثی مزید ملحق برباعی مزید فیہ بہمزۂ وصل باب

	بابِ اِفْعِنْلَال	بابِ اِفْعِنْلَاء
مصدر	الاِقْعِنْسَاسُ واپس ہونا	الاِسْلِنْقَاءُ چت لیٹنا

ماضی	مضارع	مصدر	اسم فاعل	امر	نہی
اِقْعَنْسَسَ	يَقْعَنْسِسُ	اِقْعِنْسَاسًا	مُقْعَنْسِسٌ	اِقْعَنْسِسْ	لَا تَقْعَنْسِسْ
اِسْلَنْقٰى	يَسْلَنْقِيْ	اِسْلِنْقَاءً	مُسْلَنْقٍ	اِسْلَنْقِ	لَا تَسْلَنْقِ

بانیان قواعد صرف و نحو جب قواعد کے تینتالیس [۴۳] باب قائم کر چکے تو اب پھر انھوں نے الفاظ کا ایک بہت بڑا ذخیرہ جمع کر کے اُن کی جزوی حالت پر نظر دوڑائی تو اُن سب کو

نقشہ ثلاثی مزید

انھون نے چار طرح سے پایا بعض لفظون مین حرف علت
پلٹے گئے بعض مین ہمزہ بعض مین ایک جنس کے دو حرف اور
اکثر الفاظ کو ان سب سے خالی پایا۔ اب انھون نے قواعد
کے نا محدود شہر کی چار سرحدین قائم کین۔ سرحد اوّل کی
طرف ایسے الفاظ جمع کئے جن مین نہ ہمزہ تھا نہ ایک جنس کے
دو حرف اور نہ حروف علت مین کا کوئی حرف جیسے۔ ضَرَبَ
بَعْثَرَةَ۔ رَجُلٌ۔ جَعْفَرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ اور ایسے
سب الفاظ کا نام صحیح رکھا۔ سرحد دوم کی طرف ایسی لفظین
جمع کین جن مین حرف ہمزہ تھا۔ جیسے اَمَرَ۔ اَمْرٌ
سَالَ۔ رَاْسٌ۔ قَرَءَ۔ کَلَاءٌ۔ اور ایسے سب لفظون
کا نام مہموز مقرر کیا۔ سرحد سوم کی طرف ایسے الفاظ مہیا
کئے جن مین حروف علت تھے جیسے قَالَ۔ بَاعَ
بَابٌ۔ نَابٌ۔ اور۔ دَعَا۔ رَمیٰ و دَلْوٌ۔
ظَبْیٌ۔ اور ایسے جملہ الفاظ کو معتل کے نام سے موسوم کیا
سرحد چہارم کی طرف ایسی لفظین جمع کین جنمین ایک جنس کے
دو حرف تھے جیسے فَرَّ۔ وعَدَّ۔ زَلْزَلَ۔ و زَبْذَبَ
پہلی مثال مین تشدید کے سبب حرف (ر) اور (د)

اور دوسری مثال مین - ز - اور - ذ - مکرر ہی اور ایسی سب
لفظون کو مضاعف کہنے لگے -

اسکے بعد اب انھون نے ان سرحدون کی جانچ
شروع کی اور ہر سرحد کے لئے چند احکام مقرر کئے -

سرحد اول کی طرف چونکہ سب الفاظ صحیح تھے اسلئے
نہ کسی حکم کی ضرورت ہوئی نہ تفریق کی -

سرحد دوم کی طرف ایسے الفاظ تھے جن مین ہمزہ تھا
اور کسی لفظ مین تو فا کلمہ کے مقام پر تھا جیسے (أَمَرَ) و
(أَخَذَ) اسلئے ایسے الفاظ کو مہموز فا کہنے لگے -

اور بعض مین عین کلمہ کے مقام پر تھا - جیسے سَأَلَ
و - رَأَسَ - انکو مہموز عین کے نام سے یاد کیا -

اکثر ایسے الفاظ تھے جن کے لام کلمہ کی جگہ ہمزہ تھا
جیسے - (قَرَءَ) و (خَطَأَ) ان کو مہموز لام کے اسم
سے موسوم کیا -

سرحد سوم کی طرف ایسی لفظین تھین جن مین حروف
علت تھے لیکن بعض مین حروف علت مین کا ایک ہی حرف
تھا - جیسے (وَعَدَ) و (بَاعَ) ایسی لفظون کا نام

معتل بیک حرف رکھا۔ اور بعض مین دو حرف تھے۔ جیسے
(وَشْیٌ) و (قَوِیٌ) ان کو معتل بدو حرف کہنے لگے۔
پھر معتل بیک حرف کی تین قسمین کین ۱ اوّل معتل فاء
اسکو اصطلاح مین مثال بھی کہتے ہین۔ جیسے۔ (وَعَدَ)
(وَعْدٌ) (یَبِسَ) (یُسْرٌ)
دوم معتل عین۔ اسکو اجوف بھی کہتے ہین جیسے
(قَالَ) (قَوْلٌ) سوم معتل لام۔ اسکو ناقص بھی کہتے
ہین جیسے (دَعَا) (دَعْوٌ)
اور معتل بدو حرف کی بھی دو قسمین کین ایک کا نام
لفیف مفروق رکھا اور دوسری قسم کا نام لفیف مقرون
لفیف مفروق وہ ہے جس کے فے کلمہ اور لام کلمہ مین حرف
علت ہو جیسے (وَشَیٰ) (وَقَیٰ) (وَشْیٌ) لفیف مقرون
وہ ہے جس کے عین کلمہ اور لام کلمہ مین حرف علت ہو جیسے۔
(طَوٰی) (قَوِیٰ) (طَیٌّ) کہ اصل مین طَوْیٌ تھا۔
سرحد چہارم کی طرف ایسے الفاظ تھے جن مین ایک
جنس کے دو حرف تھے ان کی بھی دو قسمین کین قسم اول کا
نام مضاعف ثلاثی رکھا۔ دوم کا نام مضاعف رباعی۔

مضاعف ثلاثی وہ ہی کہ اسکا عین اور لام کلمہ ایک جنس ہو جیسے۔ مَدَّ و فَرَّ۔ کہ اصل مین (مَدَدَ) (فَرَرَ) تھے اور مضاعف رباعی وہ ہی کہ جس کا فا کلمہ اور لام اول اور عین کلمہ اور لام ثانی ایک جنس ہو۔ جیسے (زَلْزَلَ) و (قَلْقَلَ) و (ذَبْذَبَ) یہ سب گیارہ قسمین ہوتی ہین مگر سات نام انتخاب کئے گئے جو اس شعر مین موجود ہین۔

صحیح است و مثال است و مضاعف ٭ لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

جب وہ ذی علم مدبر چارون سرحدون کی جانچ سے فارغ ہو چکے تو اب انھون نے یہ چاہا کہ غیر مانوس الفاظ کو فصاحت کا جامہ پہنائین اور حروف زوائد کو نکال کر لفظون کو خوبصورت بنائین اور اسی غرض کے لئے آٹھ قاعدے بنائے جن کا ذکر پہلے آچکا ہی (دیکھو آٹھ ۸ قاعدے)

سرحد اول

سرحد اول کی طرف چونکہ سب صحیح و سالم الفاظ تھے اسلئے کسی حکم کی ضرورت نپائی سرحد دوم کے لئے آٹھ حکم نافذ کئے۔

احکام مہموز سرحد دوم

حکم اول مہموز۔ جو ہمزہ منفردہ اسم یا فعل میں ساکن ہو تو جائز ہے کہ اس کو ساتھ اخف حرکت ماقبل اس کے بدل کریں جیسا (رَاسٌ) کہ اصل میں رَأْسٌ (يَاخُذُ) يَأْخُذُ (بُوسٌ) بُؤْسٌ (يُوخَذُ) يُؤْخَذُ (ذِيبٌ) ذِئْبٌ (شِيتَ) شِئْتَ۔ تھے۔

حکم دوم جو ہمزہ متحرک کہ بعد واؤ یا یاء زائدہ ساکن کے واقع ہو تو جائز ہے کہ جنس ماقبل سے بدلا جاوے اور مدغم ہو۔ جیسے۔ (اُفَيِّسٌ) کہ اصل میں اُفَيْئِسٌ (مَقْرُوَّةٌ) مَقْرُوْءَةٌ (خَطِيَّةٌ) خَطِيْئَةٌ۔ تھے۔

حکم سوم۔ جو ہمزہ منفردہ متحرک کہ ماقبل اسکے ساکن بسکون غیر لازم ہو۔ حرکت اس ہمزے کی نقل

نوٹ۔ ہفت اقسام میں جو تصرف مہموز میں ہو اُسے تخفیف اور جو معتل میں ہو اُسی اعلال اور تعلیل اور جو مضاعف میں ہو اُسے ادغام کہتے ہیں اکثر ایک قسم میں تصرف کے کئی قاعدے کام آتے ہیں چنانچہ مہموز میں چار۔ ابدال۔ حذف بلا قاعدہ تسہیل۔ اور اعلال میں تین۔ ابدال۔ حذف۔ اسکان۔ اور ادغام میں تین۔ اسکان۔ ابدال۔ تحریک۔

کہ کے حرف ما قبل پر لانا اور اُس ہمزے کا حذف کرنا جائز ہی
جیسا (یَسَلُ) کہ اصل میں یَسْئَلُ (یَرْیٰ) یرمی
(خَافُہٗ) آخَافُہٗ تھے۔ مگر یَرَیٰ ۔ یُرَیٰ میں
کہ مضارع معروف و مجہول باب۔ فَتَحَ۔ یَفْتَحُ سے ہی
کہ اصل میں۔ یَرْأَیٰ ۔و۔ یُرْأَیٰ۔ تھا۔ اور علیٰ
ہٰذا القیاس۔ آرِیٰ ۔و۔ یُرِیْ۔ وغیرہ میں جو
باب افعال سے ہی اور اصل میں۔ آرْأَیٰ ۔و۔ یُرْئِی
تھا۔ یہ قاعدہ وجوبًا جاری ہوا ہی۔

حکم چہارم۔ جو ہمزۂ منفردہ مفتوحہ کہ بعد کسری
یا بعد ضمے کے واقع ہو۔ وہ بعد کسری کے (یا) سے
بدلتا ہی اور بعد ضمے کے (وا) سے جیسے (مِیَرٌ) کہ
اصل میں۔ مِئَرٌ (جُوَنٌ) جُؤَنٌ۔ تھے۔

قبل اسکے کہ باقی احکام لکھے جائیں مہموز کے چند
مصدر اور اُن کی گردانیں مع ابواب کے لکھی جاتی ہیں مہموز الفا
ثلاثی مجرد کے چار بابوں سے اور مہموز العین و مہموز اللام تین
بابوں سے آتا ہی مہموز کی گردانیں عموماً مثل صحیح کے ہوتی
ہیں ابواب ذیل کی صرف صغیر دیکھکر ہر صیغہ کے آگے تثنیہ

و جمع وغیرہ کی علامتیں لگانا چاہیئے ۔ دیکھو نقشہ علامات مقررہ صفحہ ۲۳ ۔

ابواب مجردہ

مهموز الفا	(باب نَصَرَ یَنْصُرُ الامر۔ حکم دینا)				أَمَرَ
یَأمُرُ	آمْرًا	اٰمِرًا	أُمِرَ	یُؤمَرُ	أُمْرًا
مَأمُورٌ	مُرْ	لَاتَأمُرْ	مَأمَرٌ	مِئْمَرٌ	آمِرٌ
مهموز الفا	(باب ضَرَبَ یَضْرِبُ الادب کھانا کھلانا)				أَدَبَ
یَأدِبُ	آدَبًا	آدِبٌ	اُدِبَ	یُؤدَبُ	آدَبًا
مَأدُوبٌ	اِیْدِبْ	لَاتَأدِبْ	مَأدِبٌ	مِئْدَبٌ	أَدَبٌ
مهموز الفا	(باب کَرُمَ یَکْرُمُ ۔ آدَبَ زیرک ہونا)				أَدُبَ
یَأدُبُ	أَدَبًا	آدِیْبٌ	×	×	×
×	اُؤدُبْ	لَاتَأدُبْ	مَأدَبٌ	مِئْدَبٌ	أَدُبٌ
مهموز الفا	(باب سَمِعَ یَسْمَعُ ۔ الامن ۔ بےخوف ہونا)				أَمِنَ
یَأمَنُ	آمْنًا	آمِنٌ	اُمِنَ	یُؤمَنُ	أَمْنًا
مَأمُوْنٌ	اِیْمَنْ	لَاتَأمَنْ	مَأمَنٌ	مِئْمَنٌ	أَمِنٌ

حکم پنجم ۔ ہرگاہ دو ہمزے ایک کلمے میں جمع ہوں

اور ہمزہ اول متحرک ہو۔ اور دوم ساکن۔ تو ہمزہ دوم کو ساتھ حرف علت موافق حرکت ہمزہ اول سے بدلنا واجب ہے جیسے۔ (اٰمَنَ) کہ اصل مین۔ اَءْمَنَ (اُومِنَ) اُءْمِنَ (اِیْمَانٌ) اِءْمَانًا۔ تھے (مستثنیٰ) کُلْ۔ خُذْ مُرْ۔ مین کہ اصل مین اُءْکُلْ۔ اُءْخُذْ۔ اُءْمُرْ تھے خلاف قیاس حذف ہمزہ ہوا ہے مگر مُرْ۔ مین۔ اُءْمُرْ۔ بھی جائز ہے۔

حکم ششم ہر گاہ دو ہمزے متحرک ایک کلمے مین جمع ہون۔ تو اس صورت مین اگر ہمزہ دوم یا اول پر کسرہ ہو تو ہمزہ دوم مذکور (ی) سے بدل جائیگا جیسے (جَاءٍ) کہ اصل مین۔ جَاءِءٌ۔ اور (اَیِمَّۃٌ) اَءِمَّۃٌ۔ تھے

ابواب مجرد ۳

مہموز العین (باب فتح یفتح۔ السوال مانگنا) سَأَلَ					
یَسْأَلُ	سُؤَالاً	سَائِلٌ	سُئِلَ	یُسْأَلُ	سُؤَالاً
مَسْؤُلٌ	اِسْأَلْ	لَاتَسْأَلْ	مَسْأَلٌ	مِسْأَلٌ	اَسْأَلُ
مہموز العین (باب کرم یکرم۔ اللؤم۔ ناکس ہونا) لَؤُمَ					
یَلْؤُمُ	لُؤْمًا	لَئِیْمٌ	؛	؛	؛
؛	اُلْؤُمْ	لَاتَلْؤُمْ	مَلْأَمٌ	مِلْأَمٌ	اَلْأَمُ
مہموز العین (باب سمع یسمع۔ الیاس۔ ناامید ہونا) یَئِسَ					
یَیْأَسُ	یَأْسًا	یَائِسٌ	؛	؛	؛
؛	اِیْأَسْ	لَاتَیْأَسْ	مَیْأَسٌ	مِیْأَسٌ	اَیْأَسُ

فائدہ

جاءٍ اسم فاعل ہے۔ جاءَ یجیءُ۔ کا اور اصل میں جایِءٌ۔ تھا۔ ی۔ بسبب واقع ہونے کے بعد الف اسم فاعل کے از روے حکم اصول معتل کے ہمزہ سے بدل گئی جائِءٌ۔ ہوا۔ بعد اُسکے یہ قاعدہ جاری ہوا۔ جائِیٌ ہوا پھر از روے قاعدۂ قاضٍ۔ کے جاءٍ بنا۔ اَئِمَّۃٌ۔ جمع اِمَام اصل میں اَءْمِمَۃٌ تھا وزن پر۔ اَفْعِلَۃٌ کے از روے قاعدہ ادغام کسرہ میم اوّل سے نقل ہوکر ماقبل آیا اور دونوں میم مدغم ہوے اَءِمَّۃٌ ہو۔ بعد اُسکے قاعدہ ہذا جاری ہوکر اَئِمَّۃٌ۔ ہوا۔

حکم ہفتم۔ ہرگاہ ہمزۂ دوم مفتوح ہو اور اول مفتوح ہو یا مضموم تو ہمزۂ دوم کو واؤ سے بدلنا واجب ہوگا جیسے۔ اَوَادِمُ کہ اصل میں اَءَادِمُ۔ اور اُوَیْدِلُ

+ نوین حکم میں اسکا بیان آوےگا اُسکو دیکھکر پھر اُسے دیکھنا چاہیئے۔

اُعَوِّلُ - تھے۔

حکم ہشتم جو ہمزہ مضموم بعد کسرہ کے واقع ہو یا جو ہمزہ مکسور بعد ضمے کے واقع ہو۔ اس مین - بین بین - جائز ہی۔ جیسے مُسْتَهْزِءُوْنَ و سُئِلَ۔

ابواب مجرد نمبر ۳

مہموز اللام (باب فتح یفتح - القرءة - پڑھنا) قَرَأَ					
يَقْرَأُ	قِرَاءَةً	قَارِئٌ	قُرِئَ	يُقْرَأُ	قِرَاءَةً
مَقْرُوْءٌ	اِقْرَأْ	لَا تَقْرَأْ	مَقْرَءٌ	مِقْرَءٌ	اَقْرَءُ
مہموز اللام (باب کرم یکرم - الجرءة - دلیر ہونا) جَرُؤَ					
يَجْرُؤُ	جُرْأَةً	جَرِيءٌ	÷	÷	÷
÷	اُجْرُؤْ	لَا تَجْرُؤْ	مَجْرَءٌ	مِجْرَءٌ	اَجْرَءُ
مہموز اللام (باب سمع یسمع - الصدء - زنگ لگنا) صَدِئَ					
يَصْدَأُ	صَدْءً	صَدِيءٌ	÷	÷	÷
÷	اِصْدَأْ	لَا تَصْدَأْ	مَصْدَءٌ	مِصْدَءٌ	اَصْدَأُ

تنبیہ

ان افعال اور اسماء مین قواعد مہموز بطریق ذیل جاری ہونگے

نقشہ ان الفاظ کا جن کے لام کلمہ مین ہمزہ ہی۔

(۱) مہموز الفاء کے مضارع معروف اور اسم ظرف مین (یَأْمَنُ) کا قاعدہ۔ مضارع مجہول مین (یُؤْمَنُ) کا قاعدہ۔ اسم آلہ مین (ذِئْبٌ) کا قاعدہ۔ جوازی طور پر جاری ہو گا۔ مگر مضارع معروف و مجہول کے واحد متکلم اور افعل التفضیل مین (اٰمَنَ) کا قاعدہ وجوبی طور پر۔ امر حاضر معروف کا صیغہٗ واحد مذکر حاضر۔ قاعدہٗ (اُومِن) و (ایمانًا) کے ماتحت ہی جیسے اَدَبَ۔ یَأْدِبُ سے (اِیْدِبْ) اَدُبَ۔ یَأْدُبُ سے اُوْدُبْ مگر۔ اَمَرَ۔ یَأْمُرُ سے (مُرْ) خلاف قیاس آیا ہی گردان یون ہو گی۔

امر حاضر۔ مُرْ۔ مُرَا۔ مُرُوْا۔ مُرِیْ۔ مُرَا مُرْنَ۔

با نون ثقیلہ۔ مُرَنَّ۔ مُرَانِّ۔ مُرُنَّ۔ مُرِنَّ مُرَانِّ۔ مُرْنَانِّ۔

با نون خفیفہ۔ مُرَنْ۔ مُرُنْ۔ مُرِنْ۔

فائدہ۔ مُرْ شروع کلام مین بغیر ہمزے کے آتا ہی جیسے مُرُوْا صِبْیَانَکُمْ بِالصَّلٰوۃِ اِذَا بَلَغُوْا سَبْعًا

اور درج کلام مین ہمزے کیساتھ جیسے - وَأْمُرْ اَهْلَكَ بِالصَّلٰوةِ +

(۲) مہموز العین کے مضارع اور اسم مفعول اور امر مین - یَسْأَلُ - کا قاعدہ جوازی طور پر جاری ہوگا اور امر مین اس قاعدے کے اجراء کے بعد ہمزہ وصل بوجہ عدم ضرورت ساقط ہو جائیگا۔ جیسے سَأَلَ - یَسْأَلُ سے سَلْ آئیگا اور گردان یون ہوگی -
سَلْ - سَلَا - سَلُوْا - سَلِیْ - سَلَا - سَلْنَ
بانون ثقیلہ - سَلَنَّ - سَلَانِّ - سَلُنَّ + الخ

فائدہ - سَلْ شروع کلام مین بغیر ہمزے کے اور درج کلام مین ہمزے کے ساتھ آتا ہے جیسے - سَلْ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ +

(۳) مہموز اللام - مین جہان شرائط پائے جائین - پہلا قاعدہ جاری ہوگا اور اسم مفعول مین تیسرا قاعدہ اور یہ دونون جوازی ہونگے -

سرحد سوم

معتل - چونکہ اسکے اقسام زیادہ تھے اسلئے اسکے

متعلق احکام بکثرت جاری ہوسے۔ دیکھو گذشتہ بیان معتل۔

احکام معتل متعلق مثال

حکم اول جو واؤ علامت مضارع مفتوح اور کسرۂ عین کے درمیان واقع ہو اسکو حذف کرنا چاہیئے۔

حکم دوم ۔جو مصدر مثال وادی سے فَعْلٌ کے وزن پر ہو اور اُسکے مضارع سے واؤ حذف ہوچکا ہو۔ اس واؤ کو مصدر سے حذف کرکے اُسکے عوض آخر مین تے بڑھانا چاہیئے جیسے (عِدَةٌ) کہ اصل مین وَعْدٌ۔ تھا۔ دیکھو نقشہ مین صیغہ نمبر ۲ و ۳۔ مصدر اَلْوَعْدُ (وعدہ کرنا) اَلْيُسْرُ (آسان ہونا)

نوٹ ۔ واو اپنے پہلے پیش اور ی اپنے پہلے زیر اور الف زبر چاہتا ہے اگر انکی حرکت انکے موافق ہو تو انھین مدہ کہینگے ورنہ لین

فائدہ يَهَبُ اور يَضَعُ۔ سے واؤ اسواسطے گرا کہ عین کلمہ انکا پہلے اصل مین مکسور تھا مگر عین اور لام کے حرف حلقی ہونیکے باعث انکو باب فَتَحَ يَفْتَحُ مین لاے اور کسرۂ عین کو فتحہ سے بدلا۔

باب ضرب یضرب	(صرف صغیر مثال مجرد واوی)				وَعَدَ
يَعِدُ	عِدَةً	وَاعِدٌ	وُعِدَ	يُوْعَدُ	عِدَةً
مَوْعُوْدٌ	عِدْ	لَاتَعِدْ	مَوْعِدٌ	مِيْعَدٌ	اَوْعَدُ
باب ضرب یضرب	(صرف صغیر مثال مجرد یائی)				يَسَرَ
يَسِرُ	يُسْرًا	يَاسِرٌ	÷	÷	÷
÷	اِيْسِرْ	لَايَيْسِرْ	مَيْسِرٌ	مِيْسَرٌ	اَيْسَرُ

حکم سوم جو واو ساکن غیر مدغم ہو اور اُسکا ماقبل مکسور ہو وہ ی سے بدل جاتا ہی جیسے مِيْزَانٌ - اِيْجَلْ اِيْقَادٌ - اِسْتِيْقَادٌ - کہ اصل مین مِوْزَانٌ - اِوْجَلْ اِوْقَادٌ - اِسْتِوْقَادٌ - تھے۔

حکم چہارم - جو ی ساکن غیر مدغم اور اُسکا ماقبل مضموم ہو اُسکو واو سے بدلنا چاہیئے جیسے مُوْقِنٌ يُوْسِرُ - کہ اصل مین - مُيْقِنٌ يُيْسِرُ تھے۔

تنبیہ - جو صفت مشبہ فُعْلٰی کے وزن پر یا اَفْعَلُ اور فَعْلَآءُ کی جمع فُعْلٌ - کے وزن پر ہو از عین کلمہ

ی- ہو تو ضمہ ماقبل ی کو کسرہ سے بدلینگے جیسے حُبۡلَی سے حِبۡلَی- بُیۡضٌ (جمع اَبۡیَضُ - بَیۡضَاءُ) سے بِیۡضٌ-

حکم پنجم جو واو - یی - کہ باب افتعال کے ف کلمہ مین واقع ہوا در ہمزہ کے عوض مین نہون تو اس کو ت سے وجوبًا بدلنا چاہیئے اور ت کو ت مین ادغام کرنا چاہیئے جیسے اِتَّقَدَ- اِتَّسَرَ کہ اصل مین اِوۡتَقَدَ اِیۡتَسَرَ تھے-

حکم ششم جو واو فا کلمہ یا عین کلمہ مین مضموم ہو اسکا ہمزہ سے بدلنا جائز ہے جیسے اُجُوۡہٌ اَدۡؤُرٌ کہ اصل مین وُجُوۡہٌ- اَدۡوُرٌ تھے- بعضے واو مکسور کو بھی جو ف کلمہ مین ہو ہمزہ سے بدلتے ہین جیسے اِشَاحٌ اِسَادَۃٌ کہ اصل مین وِشَاحٌ و سَادَۃٌ تھے اور واو مفتوحہ کا ہمزہ سے بدلنا شاذ ہے جیسے اَحَدٌ- اَنَاۃٌ کہ اصل مین وَحَدٌ- و نَاۃٌ تھے-

حکم ہفتم اگر دو متحرک واو اول کلمہ مین ہون تو پہلے واو کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے جیسے

آوَاصِلُ - اُوَیْصِلُ کہ اصل مین وَوَاصِلُ - وُوَیْصِلُ تھے پہلا جمع وَاصِلَۃٌ کی - دوسرا تصغیر - وَاصِلٌ -

احکام متعلق اجوف و ناقص

(۸) حکم ہشتم جو واؤ - ی - متحرک ہو اور اس کا ماقبل مفتوح ہو اسکو الف سے بدلنا چاہیے جیسے قَالَ بَاعَ - دَعَا - رَمٰی کہ اصل مین قَوَلَ - بَیَعَ - دَعَوَ رَمَیَ - تھے مگر بچند شرائط - شرط ۱ و ی فے کلمہ مین نہ ہون جیسے تَوَسَّطَ - تَیَقَّظَ ۲ عین کلمہ ناقص یا بصورت عین ناقص نہ ہو جیسے - طَوٰی اِدَّعَوٰی ۳ الف تثنیہ کے پہلے نہ ہو جیسے - دَعَوَا - رَمَیَا ۴ مدہ زائد کے پہلے نہ ہو جیسے طَوِیْلٌ - غَیُوْرٌ ۵ یاے مشدد و اور نون تاکید کے پہلے نہ ہو جیسے عَلَوِیٌّ - اِخْشَیَنَّ ۶ وہ کلمہ ایسے کلمہ کا ہم معنی نہ ہو جسمین تعلیل کا قاعدہ مفقود ہو جیسے - عَوِرَ بمعنی

× جو احکام جن صیغون مین جاری ہوے ہین یعنی جن صیغون مین از روے قواعد تعلیل و تخفیف حروف ہوئی ہے ان احکام پر دائرہ مین وہ ہندسہ بنا یا گیا ہے جو ان صیغون کے دائرون مین موجود ہے کہ جن مین وہ احکام یعنی قواعد جاری ہوے ہین

تَجَاوُرَ۔ کہ ان دونوں میں و۔ ماقبل ساکن مانع تعلیل ہوئے وہ کلمہ۔ فُعْلَانٌ۔ فَعْلیٰ۔ فُعْلَةٌ کے وزن پر نہ ہو جیسے۔ دَوَرَانٌ۔ حَيَدَى۔ حُوَلَةٌ اور اگر الف سے بدلنے کے بعد اجتماع ساکنین ہو تو الف گر جائیگا جیسے دَعَوْا۔ دَعَتْ۔ دَعَتَا۔ رَمَوْا۔ رَمَتْ۔ رَمَتَا۔ کہ اصل میں۔ دَعَوُوا۔ دَعَوَتْ دَعَوَتَا۔ رَمَيُوا۔ رَمَيَتْ۔ رَمَيَتَا۔ تھے۔

صرف کبیر اجوف واوی۔ مجرد۔ نَصَرَ يَنْصُرُ۔ مصدر۔ اَلْقَوْلُ بات کرنا						
ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر غائب حاضر متکلم معروف	نہی معروف	اسم فاعل
قَالَ ۸	قِيلَ ۱۰	يَقُولُ ۱۱	يُقَالُ ۱۱	لِيَقُلْ ۱۱	لَا يَقُلْ ۱۱	قَائِلٌ ۱۳
قَالَا	قِيلَا	يَقُولَانِ	يُقَالَانِ	لِيَقُولَا ۱۲	لَا يَقُولَا ۱۲	قَائِلَانِ
قَالُوا	قِيلُوا	يَقُولُونَ	يُقَالُونَ	لِيَقُولُوا	لَا يَقُولُوا	قَائِلُونَ
قَالَتْ	قِيلَتْ	تَقُولُ	تُقَالُ	لِتَقُلْ	لَا تَقُلْ	قَائِلَةٌ
قَالَتَا	قِيلَتَا	تَقُولَانِ	تُقَالَانِ	لِتَقُولَا	لَا تَقُولَا	قَائِلَتَانِ
قُلْنَ ۹	قِلْنَ ۹، ۱۰	يَقُلْنَ ۱۱	يُقَلْنَ ۱۱	لِيَقُلْنَ	لَا يَقُلْنَ	قَائِلَاتٌ
قُلْتَ	قِلْتَ	تَقُولُ	تُقَالُ	قُلْ ۱۱	لَا تَقُلْ	اسم مفعول
قُلْتُمَا	قِلْتُمَا	تَقُولَانِ	تُقَالَانِ	قُولَا ۱۲	لَا تَقُولَا	
قُلْتُمْ	قِلْتُمْ	تَقُولُونَ	تُقَالُونَ	قُولُوا	لَا تَقُولُوا	مَقُولٌ ۱۱

فائدہ - دَعَتَا - رَمَتَا - مین ت - اصل مین ساکن ہو الف تثنیہ کے اتصال سے متحرک ہوئی ہی۔

(۹) حکم نہم - جب ماضی ثلاثی مجرد کا عین کلمہ - واو - ی - بسبب اجتماع ساکنین کے گرجائے تو اگر ماضی اجوف یائی یا باب سمع سے ہو تو ف کو کسرہ دینا چاہیے۔ جیسے بِعْنَ کہ اصل مین - بَیَعْنَ - تھا ورنہ ضمہ - جیسے قُلْنَ کہ اصل مین قَوُلْنَ تھا۔

(۱۰) حکم دھم جو واو - ی - کہ ماضی مجہول کے عین کلمہ مین مکسور ہو اور ماضی معروف مین تعلیل ہو چکی ہو تو اسکا کسرہ - بعد ازالۂ حرکت - ماقبل کو دینا چاہیے - پس اگر واو ہی تو ی ہو جاوے گا جیسے (قِیْلَ) کہ اصل مین - قُوِلَ - تھا اور اگر ی ہی تو قائم رہیگی جیسے (بِیعَ) اصل مین - بُیِعَ تھا - اور اگر واو - ی - کی حرکت نقل کرنے کے بعد اجتماع ساکنین ہو تو واو ی کو گرا دینا چاہیے جیسے (قُلْنَ) (بِعْنَ) کہ اصل مین - قُوِلْنَ - بُیِعْنَ تھے پھر تو ان حکم جاری کرنا ہو گا۔

(۱۱) حکم یازدھم جو واو ی - متحرک بعد ساکن

سے واقع ہوا اُس کی حرکت نقل کرکے ماقبل کو دینگے
اگر نقل حرکت سے اجتماع ساکنین ہو تو - و - ی - کو گرا دینگے
جیسے (قُلْ) کہ اصل مین اُقْوُلْ - (لَا یَقُلْ
لَا یَقُوْلُ - (مَقُوْلٌ) مَقْوُوْلٌ (بِعْ) اِبْیِعْ
(لَا یَبِعْ) لَا یَبْیِعْ (مَبِیْعٌ) مَبْیُوْعٌ تھے
قُلْ - بِعْ - کا ہمزہ - اسلئے گر گیا کہ اب ابتدا بسکون
نہین رہی - مَبْیُوْعٌ سے - ی - گر کر - مَبُوْعٌ
رہا - ب - کے پیش کو زیر سے بدلا کہ ی کے گرنے
پر دلالت کرے اب واو کے پہلے زیر ہوا - واو ی
سے بدل گیا - اگر وہ حرکت فتح ہو تو وَ یَ کو الف سے
بدلین گے - جیسے یُقَالُ - یُبَاعُ - کہ اصل مین
یُقْوَلُ - یُبْیَعُ تھے اور اگر اجتماع ساکنین ہو تو الف
کو گرا دینگے (جیسے - یُقَلْنَ - یُبَعْنَ - کہ اصل
مین یُقْوَلْنَ - یُبْیَعْنَ تھے - اور اگر وہ حرکت
ضمہ یا کسرہ ہو اور ضمہ واو سے اور کسرہ ی سے
نقل کیا گیا ہو تو دونون اپنی حالت پر رہینگے - بشرطیکہ
اجتماع ساکنین نہ ہو جیسے یَقُوْلُ - یَبِیْعُ کہ اصل مین

یَقُوْلُ - یَبِیْعُ تھے - اگر اجتماع ساکنین ہو تو
و - ی - گرا دینا چاہیئے جیسے - یَقُلْنَ - یَبِعْنَ
کہ اصل میں - یَقْوُلْنَ - یَبْیِعْنَ تھے
اور اگر ضمہ ی سے اور کسرہ واو سے نقل کیا
گیا ہو تو موافق اپنی حرکت کے بدلجائینگے بحسب شرائط
شرط اول - و - ی - فعل یا مصدر یا مشتق
کے عین کلمہ میں واقع ہوں ۲ ان کے ماقبل
حرف لین زائد نہ ہو جیسے - بُوَیِعَ - سَیِّدٌ -
وہ کلمہ ملحق نہ ہو جیسے - اِجْوَتا و ملحق بہ -
اِحْرَنْجَمَ ۴ وہ کلمہ ناقص نہ ہو جیسے -
یُقَوِّیْ - یُحْیِیْ ۵ وہ کلمہ باب اِفْعَالٌ -
افعیلال سے نہ ہو جیسے - اِسْوَدَّ - اِعْوَارَّ
۶ وہ کلمہ صیغہ تعجب اور مِفْعَلٌ - مِفْعَالٌ
کے وزن پر نہ ہو جیسے مَا اَقْوَلَہٗ - اَقْوِلْ بِہٖ
مِقْوَلٌ - مِقْوَالٌ -

صرف کبیر اجوف یائی مجرد (ضَرَبَ یَضْرِبُ) مصدر اَلْبَیْعُ بیچنا

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر غائب حاضر و متکلم معروف	نہی معروف	اسم فاعل
بَاعَ	بِيعَ	يَبِيعُ	يُبَاعُ	لِيَبِعْ	لَا يَبِعْ	بَائِعٌ
بَاعَا	بِيعَا	يَبِيعَانِ	يُبَاعَانِ	لِيَبِيعَا	لَا يَبِيعَا	بَائِعَانِ
بَاعُوا	بِيعُوا	يَبِيعُونَ	يُبَاعُونَ	لِيَبِيعُوا	لَا يَبِيعُوا	بَائِعُونَ
بَاعَتْ	بِيعَتْ	تَبِيعُ	تُبَاعُ	لِتَبِعْ	لَا تَبِعْ	بَائِعَةٌ
بَاعَتَا	بِيعَتَا	تَبِيعَانِ	تُبَاعَانِ	لِتَبِيعَا	لَا تَبِيعَا	بَائِعَتَانِ
بِعْنَ	بِعْنَ	يَبِعْنَ	يُبَعْنَ	لِيَبِعْنَ	لَا يَبِعْنَ	بَائِعَاتٌ
بِعْتَ	بِعْتَ	تَبِيعُ	تُبَاعُ	بِعْ	لَا تَبِعْ	اسم مفعول
بِعْتُمَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	تُبَاعَانِ	بِيعَا	لَا تَبِيعَا	
بِعْتُمْ	بِعْتُمْ	تَبِيعُونَ	تُبَاعُونَ	بِيعُوا	لَا تَبِيعُوا	مَبِيعٌ
بِعْتِ	بِعْتِ	تَبِيعِينَ	تُبَاعِينَ	بِيعِي	لَا تَبِيعِي	مَبِيعَانِ
بِعْتُمَا	بِعْتُمَا	تَبِيعَانِ	تُبَاعَانِ	بِيعَا	لَا تَبِيعَا	مَبِيعُونَ
بِعْتُنَّ	بِعْتُنَّ	تَبِعْنَ	تُبَعْنَ	بِعْنَ	لَا تَبِعْنَ	مَبِيعَةٌ
بِعْتُ	بِعْتُ	اَبِيعُ	اُبَاعُ	لِاَبِعْ	لَا اَبِعْ	مَبِيعَتَانِ
بِعْنَا	بِعْنَا	نَبِيعُ	نُبَاعُ	لِنَبِعْ	لَا نَبِعْ	مَبِيعَاتٌ

(۱۲) حکم دوازدہم۔ جو حرف علت کہ حالت جزم مین اجتماع ساکنین سے حذف ہوگیا ہو جب لام کلمہ بسبب اتصال ضمیر یا نونَ ساکن کے متحرک ہو تو حرف اپنی جگہ آجائے گا جیسے۔ لِیَقُلْ۔ لَایَقُلْ۔ مین الف ضمیر جب متصل ہوگا تو لِیَقُوْلَا۔ لَایَقُوْلَا ہوجائیگا۔

(۱۳) حکم سیزدہم۔ ء۔ و۔ ی۔ مکسور بجائے عین کلمہ فاعل بعد الف زائد کے واقع ہو اور اُس کے فعل مین تعلیل ہوئی ہو یا اُسکا فعل مستعمل نہ ہو وہ ہمزہ سے بدل جائیگا جیسے۔ قَائِلٌ۔ بَائِعٌ کہ اصل مین۔ قَاوِلٌ۔ بَایِعٌ تھے۔

تنبیہ۔ اجوف یائی کے مفعول مین تصحیح زیادہ مستعمل ہے جیسے۔ مَدْیُوْنٌ۔ مَغْیُوْبٌ۔ اور اجوف واوی مین اسکا عکس جیسے مَصُوْنٌ۔

فائدہ۔ جو الف اصل مین واوٗ ہو اُسکو بصورت الف اور جو الف اصل مین یٰ ہو اسکو بصورت ی لکھتے ہین جیسے۔ دَعَا (دَعَوَ) اور۔ رَمٰی بشکل

صرف کبیر ناقص واوی (نَصَرَ یَنْصُرُ) مصدر الدعوة والدعاءً بلانا

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر غائب حاضر متکلم معروف	نہی معروف	اسم فاعل
دَعَا ٨	دُعِیَ ٣	یَدْعُوْ ١٦	یُدْعٰی ١٩	لِیَدْعُ	لَا یَدْعُ	دَاعٍ ١٩
دَعَوَا	دُعِیَا ١٣	یَدْعُوَانِ	یُدْعَیَانِ ١٩	لِیَدْعُوَا	لَا یَدْعُوَا	دَاعِیَانِ
دَعَوْا ٨	دُعُوْا ١٥	یَدْعُوْنَ ١٦	یُدْعَوْنَ	لِیَدْعُوْا	لَا یَدْعُوْا	دَاعُوْنَ
دَعَتْ ٨	دُعِیَتْ	تَدْعُوْا	تُدْعٰی	لِتَدْعُ	لَا تَدْعُ	دَاعِیَةٌ
دَعَتَا ٨	دُعِیَتَا	تَدْعُوَانِ	تُدْعَیَانِ	لِتَدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	دَاعِیَتَانِ
دَعَوْنَ	دُعِیْنَ	یَدْعُوْنَ	یُدْعَیْنَ	لِیَدْعُوْنَ	لَا یَدْعُوْنَ	دَاعِیَاتٌ
دَعَوْتَ	دُعِیْتَ	تَدْعُوْا	تُدْعٰی	اُدْعُ	لَا تَدْعُ	اسم مفعول
دَعَوْتُمَا	دُعِیْتُمَا	تَدْعُوَانِ	تُدْعَیَانِ	اُدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	
دَعَوْتُمْ	دُعِیْتُمْ	تَدْعُوْنَ	تُدْعَوْنَ	اُدْعُوْا	لَا تَدْعُوْا	مَدْعُوٌّ ٣٠
دَعَوْتِ	دُعِیْتِ	تَدْعِیْنَ ١٧	تُدْعَیْنَ	اُدْعِیْ	لَا تَدْعِیْ	مَدْعُوَّانِ
دَعَوْتُمَا	دُعِیْتُمَا	تَدْعُوَانِ	تُدْعَیَانِ	اُدْعُوَا	لَا تَدْعُوَا	مَدْعُوُّوْنَ
دَعَوْتُنَّ	دُعِیْتُنَّ	تَدْعُوْنَ	تُدْعَیْنَ	اُدْعُوْنَ	لَا تَدْعُوْنَ	مَدْعُوَّةٌ
دَعَوْتُ	دُعِیْتُ	اَدْعُوْ	اُدْعٰی	لِاَدْعُ	لَا اَدْعُ	مَدْعُوَّتَانِ
دَعَوْنَا	دُعِیْنَا	نَدْعُوْا	نُدْعٰی	لِنَدْعُ	لَا نَدْعُ	مَدْعُوَّاتٌ

(۱۴) حکم چہاردہم - جو واو کسرہ کے بعد طرف کلمہ یا حکم طرف (قبل کسی حرف عارضی کے مثل الف ضمیر و تاے تانیث) واقع ہوئی ہو وہ ی ہو جاتا ہے جیسے دُعِیَ - دُعِیَا - دَاعِیَۃٌ - رَضِیَ - رُضِیَ - کہ اصل مین - دُعِوَ - دُعِوَا - دَاعِوَۃٌ - رَضِوَ - رُضِوَا - تھے -

(۱۵) حکم پانزدہم - جب لام کلمہ مین حرف علت مضموم ہو اور اسکا ماقبل مکسور - اگر اسکے بعد واؤ ہو تو اسکی حرکت (بعد ازالہ) ماقبل کو دین گے اور اجتماع ساکنین سے اسے گرا دین گے جیسے - دُعُوْا - رَضُوْ - رُضُوْا - رُمُوْا - یَرْمُوْنَ - کہ اصل مین - دُعِوُوا - رُمِیُوْا - یَرْمِیُوْنَ تھے - اور اگر واؤ نہ ہو تو حرکت کو حذف کر دین گے (جیسے یَرْمِی کہ اصل مین یَرْمِیُ تھا -

(۱۶) حکم شانزدہم - جو حرف علت لام کلمہ مین مضموم ہو اور اسکا ماقبل بھی مضموم ہو تو اسکی حرکت کو حذف کر دینا چاہیئے (جیسے - یَدْعُوْ - کہ اصل مین یَدْعُوُ تھا پھر اگر اجتماع ساکنین ہو تو گرا دیتے ہین (جیسے یَدْعُوْنَ کہ اصل مین یَدْعُوُوْنَ - تھا -

صرف کبیر ناقص واوی سمع یسمع مصدر الرضوان خوشنود ہونا

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر غائب معروف	اسم فاعل
رَضِیَ ۱۴	رُضِیَ ۱۴	یَرْضٰی ۱۹ و ۸	یُرْضٰی ۱۹ و ۸	لِیَرْضَ	رَاضٍ ۱۹
رَضِیَا	رُضِیَا	یَرْضَیَانِ	یُرْضَیَانِ	لِیَرْضَیَا	رَاضِیَانِ
رَضُوْا ۱۵	رُضُوْا ۱۵	یَرْضَوْنَ ۱۹ و ۸	یُرْضَوْنَ	لِیَرْضَوْا	رَاضُوْنَ
رَضِیَتْ	رُضِیَتْ	تَرْضٰی	تُرْضٰی	لِتَرْضَ	رَاضِیَةٌ
رَضِیَتَا	رُضِیَتَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ	لِتَرْضَیَا	رَاضِیَتَانِ
رَضِیْنَ	رُضِیْنَ	یَرْضَیْنَ	یُرْضَیْنَ	لِیَرْضَیْنَ	رَاضِیَاتٌ
رَضِیْتَ	رُضِیْتَ	تَرْضٰی	تُرْضٰی	اِرْضَ	اسم مفعول
رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ	اِرْضَیَا	
رَضِیْتُمْ	رُضِیْتُمْ	تَرْضَوْنَ	تُرْضَوْنَ	اِرْضَوْا	مَرْضِیٌّ ۲۱
رَضِیْتِ	رُضِیْتِ	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اِرْضَیْ	مَرْضِیَّانِ
رَضِیْتُمَا	رُضِیْتُمَا	تَرْضَیَانِ	تُرْضَیَانِ	اِرْضَیَا	مَرْضِیُّوْنَ
رَضِیْتُنَّ	رُضِیْتُنَّ	تَرْضَیْنَ	تُرْضَیْنَ	اِرْضَیْنَ	مَرْضِیَّةٌ
رَضِیْتُ	رُضِیْتُ	اَرْضٰی	اُرْضٰی	لِاَرْضَ	مَرْضِیَّتَانِ
رَضِیْنَا	رُضِیْنَا	نَرْضٰی	نُرْضٰی	لِنَرْضَ	مَرْضِیَّاتٌ

(۱۷) حکم ہفتدہم جو حرف علت لام کلمہ میں مکسور نہ ہو اُسکے حرکت ماقبل کو دینا چاہیے بشرطیکہ اُسکے بعد ی ہو ورنہ حذف کردینا چاہیے پھر بسبب اجتماع ساکنین سے گرادینا چاہیے جیسے - تَدْعِیْنَ - کہ اصل میں تَدْعُوِیْنَ تھا

(۱۸) حکم ہشتدہم جو حرف علت لام کلمہ میں مکسور اور اُسکا ماقبل بھی مکسور ہو اُسکی حرکت کو حذف کرتے ہیں اور اجتماع ساکنین سے گرادیتے ہیں جیسے تَرْمِیْنَ کہ اصل میں (تَرْمِیِیْنَ) تھا -

(۱۹) حکم نوزدہم - جو واؤ کلمہ میں تیسری جگہ ہو جب بسبب زیادتی حرف کے چوتھی جگہ یا اُس سے زیادہ ہوجائے اور حرکت ماقبل اُسکے مخالف ہو اُسکو ی سے بدلنا چاہیے جیسے یُدْعٰی - یُدْعَیَانِ - دَاعٍ - یَرْضٰی - رَاضٍ کہ اصل میں (یُدْعَوُ) (یُدْعَوَانِ) (دَاعِوٌ) (یَرْضَوُ) (رَاضِوٌ) تھے - رَاضِوٌ - سے رَاضِیٌ - ہوا ضمہ ی پر ثقیل تھا ساکن کیا اجتماع ساکنین ہوا ی اور تنوین میں - ی گر گئی رَاضٍ ہوا یہی دَاعٍ میں بھی ہوا - پھر اجتماع ساکنین سے گرجاتا ہے جیسے یَرْضَوْنَ - کہ اصل میں یَرْضَوُوْنَ تھا - واؤ ی - ہوکر

بحکم ہشتم الف ہو کر اجتماع ساکنین سے گر گیا۔

صرف کبیر ناقص یائی (ضرب یضرب) مصدر اَلرَّمْیُ تیر اندازی کرنا					
ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر غائب حاضر بحکم معروف	اسم فاعل
رَمٰی	رُمِیَ	یَرْمِیْ (۱۴)	یُرْمٰی	لِیَرْمِ	رَامٍ
رَمَیَا	رُمِیَا	یَرْمِیَانِ	یُرْمَیَانِ	لِیَرْمِیَا	رَامِیَانِ
رَمَوْا	رُمُوْا	یَرْمُوْنَ (۱۵)	یُرْمَوْنَ	لِیَرْمُوْا	رَامُوْنَ
رَمَتْ (۸)	رُمِیَتْ	تَرْمِیْ	تُرْمٰی	لِتَرْمِ	رَامِیَةٌ
رَمَتَا	رُمِیَتَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ	لِتَرْمِیَا	رَامِیَتَانِ
رَمَیْنَ	رُمِیْنَ	یَرْمِیْنَ	یُرْمَیْنَ	لِیَرْمِیْنَ	رَامِیَاتٌ
رَمَیْتَ	رُمِیْتَ	تَرْمِیْ	تُرْمٰی	اِرْمِ	اسم مفعول
رَمَیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ	اِرْمِیَا	
رَمَیْتُمْ	رُمِیْتُمْ	تَرْمُوْنَ	تُرْمَوْنَ	اِرْمُوْا	مَرْمِیٌّ (۲۱)
رَمَیْتِ	رُمِیْتِ	تَرْمِیْنَ	تُرْمَیْنَ	اِرْمِیْ	مَرْمِیَّانِ
رَمَیْتُمَا	رُمِیْتُمَا	تَرْمِیَانِ	تُرْمَیَانِ	اِرْمِیَا	مَرْمِیُّوْنَ
رَمَیْتُنَّ	رُمِیْتُنَّ	تَرْمِیْنَ	تُرْمَیْنَ	اِرْمِیْنَ	مَرْمِیَّةٌ
رَمَیْتُ	رُمِیْتُ	اَرْمِیْ	اُرْمٰی	لِاَرْمِ	مَرْمِیَّتَانِ
رَمَیْنَا	رُمِیْنَا	نَرْمِیْ	نُرْمٰی	لِنَرْمِ	مَرْمِیَّاتٌ

(۲۰) حکم بستم۔ جب دو واو ایک کلمہ مین جمع ہون اور پہلا ساکن ہو تو اسی دوسرے مین ادغام کرنا چاہیئے جیسے مَدْعُوٌّ کہ اصل مین مَدْعُوْوٌ تھا۔

(۲۱) حکم بست و یکم۔ جب واو ی ایک کلمہ مین جمع ہون اور پہلا ساکن ہو تو واؤ کو ی سے بدل کر ادغام کرنا چاہیئے اور اگر ماقبل مضموم ہو تو ضمہ کو کسرہ سے بدلنا چاہیئے جیسے۔ مَرْضِیٌّ۔ مَرْمِیٌّ کہ اصل مین (مَرْضُوْیٌ) (مَرْمُوْیٌ) تھے۔

احکام لفیف

نوٹ۔ لفیف مفروق مین ف کلمہ کی تعلیل مثل وَعَدَ یَعِدُ اور لام کلمہ کی مثل رَمٰی۔ یَرْمِیْ۔ کے ہے لفیف مقرون مین عین کلمہ مین تعلیل نہین ہوتی تو اسکی تعلیل و گردان جیسے۔ رَمٰی۔ یَرْمِیْ کے ہے۔

لفیف مفروق (ضرب یضرب)				وَقٰی
یَقِیْ	وِقَایَۃٌ	وَاقٍ	وُقِیَ	یُوْقٰی
وِقَایَۃً	مَوْقِیٌّ	قِ	لَا تَقِ	مَوْقِیٌّ
لفیف مقرون (ضرب یضرب)				طَوٰی
یَطْوِیْ	طَیًّا	طَاوٍ	طُوِیَ	یُطْوٰی
طَیًّا	مَسْطُوِیٌّ	اِطْوِ	لَا تَطْوِ	مَطْوِیٌّ

حکم اول۔ فعلی اسمی کے لام کلمہ کی جگہ ی ہو تو واؤ ہو جاتی ہے جیسے۔ فَتْوٰی۔ تَقْوٰی کہ اصل مین فَتْیَا۔ تَقْیَا۔ تھے مگر فعلی وصفی مین۔ ی۔ قائم رہتی ہے جیسے۔ صَدْیَا۔ مونث۔ صَدْیَان۔

حکم دوم۔ فعلی اسمی کے لام کلمہ مین اگر واؤ ہو تو ی ہو جاتی ہے جیسے۔ دُنْیَا۔ عُلْیَا کہ اصل مین دُنْوَا اور عُلْوَا۔ تھے مگر فعلی وصفی مین واو قائم رہتا ہے جیسے۔ غَزْوٰی۔ مونث۔ اَغْزٰی۔

حکم سوم۔ جو واو ی۔ اسم کے آخر مین بعد الف زائد کے ہو ہمزہ ہو جاتا ہے بشرطیکہ اسکے آخر مین تاء تانیث لازم نہ ہو جیسے (دُعَاءٌ) (بِنَاءٌ) کہ اصل مین دُعَاوٌ۔ بِنَایٌ۔ تھے برخلاف عَلَاوَۃٌ هِدَایَۃٌ کے

حکم چہارم۔ جو واو ی۔ اسم کے آخر مین بعد ضمہ اصلی کے ہو اور ہمزہ سے بدلا ہوا ہو تو ما قبل کا ضمہ کسرہ سے بدل جائیگا اور اب واو کو برعایت کسرہ ما قبل ی سے بدلنا چاہیے جیسے اَدْلٍ تَقَلِّس۔ کہ اصل مین اَدْلُوٌ تَقَلْسُوٌ تھے۔

صرف صغیر اجوف واوی از ابواب مزید

افعال	استفعال	افتعال	انفعال	تفعیل	تفعل	مفاعلہ	تفاعل
أَقَامَ	اِسْتَعَانَ	اِجْتَابَ	اِنْقَادَ	جَوَّزَ	تَقَوَّلَ	عَاوَنَ	تَنَاوَلَ
يُقِيمُ	يَسْتَعِينُ	يَجْتَابُ	يَنْقَادُ	يُجَوِّزُ	يَتَقَوَّلُ	يُعَاوِنُ	يَتَنَاوَلُ
إِقَامَةً	اِسْتِعَانَةً	اِجْتِيَابًا	اِنْقِيَادًا	تَجْوِيزًا	تَقَوُّلًا	مُعَاوَنَةً	تَنَاوُلًا
مُقِيمٌ	مُسْتَعِينٌ	مُجْتَابٌ	مُنْقَادٌ	مُجَوِّزٌ	مُتَقَوِّلٌ	مُعَاوِنٌ	مُتَنَاوِلٌ
أُقِيمَ	أُسْتُعِينَ	اُجْتِيبَ	اُنْقِيدَ	جُوِّزَ	تُقُوِّلَ	عُووِنَ	تُنُووِلَ
يُقَامُ	يُسْتَعَانُ	يُجْتَابُ	يُنْقَادُ	يُجَوَّزُ	يُتَقَوَّلُ	يُعَاوَنُ	يُتَنَاوَلُ
إِقَامَةً	اِسْتِعَانَةً	اِجْتِيَابًا	اِنْقِيَادًا	تَجْوِيزًا	تَقَوُّلًا	مُعَاوَنَةً	تَنَاوُلًا
مُقَامٌ	مُسْتَعَانٌ	مُجْتَابٌ	مُنْقَادٌ	مُجَوَّزٌ	مُتَقَوَّلٌ	مُعَاوَنٌ	مُتَنَاوَلٌ
أَقِمْ	اِسْتَعِنْ	اِجْتَبْ	اِنْقَدْ	جَوِّزْ	تَقَوَّلْ	عَاوِنْ	تَنَاوَلْ
لَا تُقِمْ	لَا تَسْتَعِنْ	لَا تَجْتَبْ	لَا تَنْقَدْ	لَا تُجَوِّزْ	لَا تَتَقَوَّلْ	لَا تُعَاوِنْ	لَا تَتَنَاوَلْ

تنبیہ باب افعال اور استفعال کی ماضی معروف اور مضارع

مجہول اور اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ اور یُبَاعُ کے ہے۔
ماضی مجہول اور مضارع معروف و اسم فاعل کی تعلیل یون
ہوئی کہ کسرہ واو۔ی۔ثقیل تھا ماقبل کو دیا واو ی مین
بقاعدہ مِیْزَانٌ واو ی ہوگیا۔ مصدر کی تعلیل مین یہ
قاعدہ مستعمل ہے کہ جو واو ی ایسے مصدرون کے عین
کلمہ مین واقع ہون وہ برعایت موافقت فعل الف ہوجاتی
ہین پھر الف کو بسبب اجتماع ساکنین کے حذف کرکے اسکے
عوض اخیر مین ۃ بڑھاتے دیتے ہین

تنبیہ۔ باب افتعال اور انفعال کے ماضی معروف مجہول
اور اسم فاعل اور اسم مفعول کی تعلیل مثل یُقَالُ۔ اور یُبَاعُ
کے ہے اور ماضی مجہول کی مثل قِیْلَ اور بِیْعَ کے مصدر
واوی کی تعلیل یون ہوگی کہ۔و۔مصدر کے عین کلمہ مین
واقع ہوکر برعایت موافقت فعل ی ہوگئی۔ان دونون مین
اسم فاعل اور اسم مفعول اور اسم ظرف صورت مین ایک
اور اصل مین مختلف ہین۔اسم فاعل مکسور العین اور باقی
مفتوح العین ہوتے ہین

نوٹ۔ تفعیل تفعل۔مفاعلہ۔ تفاعل مین تعلیل نہین

ہوتی۔ اُن کی گردان بعینہ مثل صحیح کے سمجھنا چاہیئے۔

صرف صغیر اجوف یائی از ابواب مزید						
إفعال	استفعال	افتعال	انفعال	تفعیل	مفاعلة	تفاعل
أَطَارَ	اِسْتَمَالَ	اِخْتَارَ	اِنْقَاضَ	مَیَّزَ	عَایَنَ	تَدَایَنَ
یُطِیْرُ	یَسْتَمِیْلُ	یَخْتَارُ	یَنْقَاضُ	یُمَیِّزُ	یُعَایِنُ	یَتَدَایَنُ
إِطَارَةً	اِسْتِمَالَةً	اِخْتِیَارًا	اِنْقِیَاضًا	تَمْیِیْزًا	مُعَایَنَةً	تَدَایُنًا
مُطِیْرٌ	مُسْتَمِیْلٌ	مُخْتَارٌ	مُنْقَاضٌ	مُمَیِّزٌ	مُعَایِنٌ	مُتَدَایِنٌ
أُطِیْرَ	اُسْتُمِیْلَ	اُخْتِیْرَ	•	مُیِّزَ	عُوْیِنَ	تُدُوْیِنَ
یُطَارُ	یُسْتَمَالُ	یُخْتَارُ	•	یُمَیَّزُ	یُعَایَنُ	یُتَدَایَنُ
إِطَارَةً	اِسْتِمَالَةً	اِخْتِیَارًا	•	تَمْیِیْزًا	مُعَایَنَةً	تَدَایُنًا
مُطَارٌ	مُسْتَمَالٌ	مُخْتَارٌ	•	مُمَیَّزٌ	مُعَایَنٌ	مُتَدَایَنٌ
أَطِرْ	اِسْتَمِلْ	اِخْتَرْ	اِنْقَضْ	مَیِّزْ	عَایِنْ	تَدَایَنْ
لَا تُطِرْ	لَا تَسْتَمِلْ	لَا تَخْتَرْ	لَا تَنْقَضْ	لَا تُمَیِّزْ	لَا تُعَایِنْ	لَا تَتَدَایَنْ

مرحلہ چہارم

احکام مضاعف

حکم اول۔ جب دو حرف متحد المخرج یا قریب المخرج ہوں

اور دونون متحرک ہون تو پہلے کو ساکن کرکے دوسرے مین ادغام کرنا چاہیئے۔ جیسے (مَدَّ) کہ اصل مین مَدَدَ تھا اور مَادٌّ کہ اصل مین مَادِدٌ تھا۔

حکم دوم۔ جب دو حرف ایک جنس کے ایک کلمہ مین جمع ہون اور دونون متحرک ہون اور ما قبل انکا حرف صحیح ساکن ہو تو پہلے حرف کی حرکت نقل کرکے ما قبل کو دینا چاہیئے اور دوسرے مین ادغام کرنا چاہیئے جیسے۔ یَمُدُّ کہ اصل مین۔ یَمْدُدُ تھا اور اگر انکا ماقبل حرف متحرک ہو یا لین زائد تو پہلے حرف کی حرکت کو حذف کردینا چاہیئے۔

حکم سوم۔ جب دو حرف ہمجنس جمع ہون اور پہلا متحرک اور دوسرا ساکن پس اگر دوسرے کا سکون لازم ہو تو ادغام ممتنع ہے۔ جیسے (مَدَدْنَ) اور اگر سکون جزمی یا وقفی ہو تو ادغام بنقل حرکت اور فک ادغام دونون جائز ہین بحالت دوسرے حرف کو فتحہ یا کسرہ دینا چاہیے اور اگر ما قبل مضموم ہو تو اسکی موافقت کیواسطے ضمہ بھی جائز ہے جیسے (مُدَّ)

حکم چہارم۔ جب دو حرف ہمجنس جمع ہون اور پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے مین ادغام کرتے ہین جیسے۔ مَدٌّ و صَرَّفَ۔ کہ اصل مین مَدْدٌ و صَرْرَفَ تھا۔

ایسا ہی اگر دو حرف قریب المخرج مجتمع ہوں اور پہلا ساکن اور دوسرا متحرک تو پہلے کو دوسرے سے بدل کر ادغام کرنا چاہئے جیسے (اِدَّعَى) کا اصل ہیں (اِدْتَعَى) تھا ت کو دال سے بدلا اور دال کو دال میں ادغام کیا۔

ماضی معروف	ماضی مجہول	مضارع معروف	مضارع مجہول	امر	اسم فاعل
مَدَّ	مُدَّ	يَمُدُّ	يُمَدُّ	لِيَمُدَّ	مَادٌّ
مَدَّا	مُدَّا	يَمُدَّانِ	يُمَدَّانِ	لِيَمُدَّا	مَادَّانِ
مَدُّوا	مُدُّوا	يَمُدُّونَ	يُمَدُّونَ	لِيَمُدُّوا	مَادُّونَ
مَدَّتْ	مُدَّتْ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	لِتَمُدَّ	مَادَّةٌ
مَدَّتَا	مُدَّتَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	لِتَمُدَّا	مَادَّتَانِ
مَدَدْنَ	مُدِدْنَ	يَمْدُدْنَ	يُمْدَدْنَ	لِيَمْدُدْنَ	مَادَّاتٌ
مَدَدْتَ	مُدِدْتَ	تَمُدُّ	تُمَدُّ	مُدَّ	اسم مفعول
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مُدَّا	
مَدَدْتُمْ	مُدِدْتُمْ	تَمُدُّونَ	تُمَدُّونَ	مُدُّوا	مَمْدُودٌ
مَدَدْتِ	مُدِدْتِ	تَمُدِّينَ	تُمَدِّينَ	مُدِّي	مَمْدُودَانِ
مَدَدْتُمَا	مُدِدْتُمَا	تَمُدَّانِ	تُمَدَّانِ	مُدَّا	مَمْدُودُونَ
مَدَدْتُنَّ	مُدِدْتُنَّ	تَمْدُدْنَ	تُمْدَدْنَ	اُمْدُدْنَ	مَمْدُودَةٌ
مَدَدْتُ	مُدِدْتُ	اَمُدُّ	اُمَدُّ	لِاُمَدَّ	مَمْدُودَتَانِ
مَدَدْنَا	مُدِدْنَا	نَمُدُّ	نُمَدُّ	لِنَمُدَّ	مَمْدُودَاتٌ

تثنیہ و جمع کا بیان

افراد کے اعتبار سے اس اسم کی تین قسمیں ہیں:۔ (۱) واحد جو ایک پر دلالت کرے جیسے رَجُلٌ اِمْرَأَۃٌ (۲) تثنیہ = جو دو پر دلالت کرے یہ صیغہ واحد کے آخر میں الف ماقبل مفتوح اور نون مکسور زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے رَجُلَانِ۔ اِمْرَأَتَانِ۔

نوٹ۔ واحد کے آخر میں اگر الف ہو تو مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:

۱۔ اگر الف مقصورہ ہو اور سہ حرفی میں واو کا بدل ہو تو واو ہو جاتا ہے جیسے عصا سے عَصَوَانِ۔ اور یٰ کا بدل ہو تو یٰ ہو جاتا ہے جیسے فَتیً۔ سے فَتَیَانِ۔ غیر سہ حرفی میں عموماً یٰ ہو جاتا ہے خواہ واو۔ یٰ کا بدل ہو (جیسے مُصْطَفٰی (مادہ صَفْوٌ) سے مُصْطَفَیَانِ۔ اور مُجْتَبٰی (مادہ جَبْیٌ) سے (مُجْتَبَیَانِ) خواہ علامت تانیث ہو جیسے۔ حُبْلٰی سے حُبْلَیَانِ (۲) اگر الف ممدودہ ہو اور اصلی ہو۔ تو ہمزہ قائم رہتا ہے جیسے قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَانِ۔ اور اگر اصلی نہ ہو اور علامت تانیث ہو تو ہمزہ کا واو سے بدلنا واجب ہے جیسے حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوَانِ ورنہ جائز جیسے کِسَاءٌ سے کِسَاوَانِ اور کِسَاءَانِ (۳) جمع۔ جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے اسکی دو قسمیں ہیں اول جمع سالم جسمیں واحد کا

وزن قائم رہے۔ مذکر کے لئے واحد کے آخر میں واو ماقبل مضموم اور نون مفتوح بڑھاتے ہیں جیسے مُسْلِمٌ سے مُسْلِمُوْنَ اور مونث کے لئے الف۔ ت۔ جیسے ھِنْدٌ سے ھِنْدَاتٌ ۔

نوٹ ۔ اگر واحد کے آخر میں تانیث کی ۃ ہو تو جمع کے وقت گرجاتی ہے جیسے مُسْلِمَۃٌ سے مُسْلِمَاتٌ۔ تنبیہ جمع سالم بنانے کے وقت چند باتوں کا لحاظ رہے (الف) اگر علم مذکر عاقل یا صفت مذکر عاقل کی ہو تو جمع و ن سے آئیگی جیسے زَیْدٌ سے زَیْدُوْنَ۔ قَاتِلٌ ۔ قَاتِلُوْنَ (ب) اگر علم مونث عاقل یا صفت مونث عاقل یا صفت مونث غیر عاقل کی ہو تو جمع۔ الف۔ ت سے آئیگی جیسے ھِنْدٌ۔ ھِنْدَاتٌ۔ قَاتِلَۃٌ۔ قَاتِلَاتٌ صَافِنٌ (عمدہ گھوڑا) صَافِنَاتٌ ان دو شرطوں سے معلوم ہوگیا کہ جمع مذکر سالم صرف ذوی العقول کی صفت ہوتی ہے۔ غیر صفت یا صفت غیر ذوی العقول کی نہیں ہوتی۔ پس۔ رَجُلٌ کی جمع رَجُلُوْنَ اور نَاھِقٌ کی جمع نَاھِقُوْنَ ۔ نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ پہلا کلمہ صفت نہیں اور دوسرا کلمہ اگرچہ صفت ہے مگر غیر مذکر عاقل کی ہے۔

مستثنیٰ ۔ اَرْضٌ ۔ سَنَۃٌ کی جمع اَرَضُوْنَ۔ سِنُوْنَ۔ خلاف قیاس ہے۔ دوم جمع مکسر۔ جس میں واحد کا وزن ٹوٹ جائے۔

اُسکی دو قسمین ہین ایک جمع قلت جو تین سے نو تک کے لئے
بولی جائے دوسرے جمع کثرت جو دس سے زیادہ کے لئے بولی
جائے جمع قلت کے چار وزن ہین جمع کثرت کے بیشمار۔ مشہور
وزن درج ذیل ہین۔ (جمع قلت کے اوزان) (۱)
اَفْعَلُ۔ جمع فَعْلٌ کی جیسے فَلْسٌ (پیسہ) اَفْلُسُ۔ جز یہ
وزن اجوف اور صفت مین نہین آتا (قَوْسٌ) کی جمع اَقْوُسٌ
عَیْنٌ کی جمع۔ اَعْیُنٌ شاذ ہی) اسم چار حرفی مین جسکا تیسرا حرف
مدہ ہو اور مونث معنوی ہو یہ جمع بہت شایع ہی جیسے۔ ذِرَاعٌ
(ہاتھ) کی جمع اَذْرُعٌ (۲) اَفْعَالٌ۔ یہ دس وزنون کی
جمع ہی۔ فَعْلٌ (یہ وزن زیادہ اجوف مین آتا ہی چاہے
اسم ہو یا صفت) جیسے ثَوْبٌ (کپڑا) اَثْوَابٌ جز ضَیْفٌ
(مہمان) اَضْیَافٌ۔ جز فِعْلٌ۔ حُرٌّ (آزاد) اَحْرَارٌ۔ جز
فِعْلٌ عِبْدٌ۔ اَعْبَادٌ۔ جز فَعَلٌ۔ بَطَلٌ۔ (شجاع)
اَبْطَالٌ۔ جز۔ فَعِلٌ کَتِفٌ (شانا) اَکْتَافٌ۔ جز۔ فَعُلٌ
عَضُدٌ (بازو) اَعْضَادٌ۔ جز۔ فُعُلٌ۔ عُنُقٌ (گردن)
اَعْنَاقٌ۔ جز۔ فَعُولٌ۔ عَدُوٌّ (دشمن) اَعْدَاءٌ۔ جز
فِعَلٌ۔ جب اسم ہو۔ عِنَبٌ (انگور) اَعْنَابٌ۔ جز فَعِیْلٌ

شَرِیْفٌ (بزرگ) اَشْرَافٌ۔ ج (۳) اَفْعِلَۃٌ۔ یہ وزن زیادہ چار حرفی اسم مذکر کی جمع میں مستعمل ہوتا ہے جسکا تیسرا حرف مدہ ہو جیسے۔ طَعَامٌ (کھانا) اَطْعِمَۃٌ۔ ج۔ رَغِیْفٌ (روٹی) اَرْغِفَۃٌ ج۔ اور صفت مضاعف کی جمع بھی اسی وزن پر آتی ہے جیسے حَبِیْبٌ (دوست) اَحِبَّۃٌ۔ ج۔ (۴) فِعْلَۃٌ۔ یہ تین وزنوں کی جمع ہے۔ فَعِیْلٌ۔ صَبِیٌّ (لڑکا) صِبْیَۃٌ۔ ج۔ فَعَلٌ فَتًی (جوان) فِتْیَۃٌ۔ ج۔ فُعَالٌ۔ غُلَامٌ (لڑکا) غِلْمَۃٌ۔ ج۔

جمع کثرت کے اوزان ۱۹ - (۱) فُعْلٌ۔ جمع اَفْعَلُ کی (اگر صفت مشبہ ہو) اَحْمَرُ (سرخ) حُمْرٌ۔ ج۔ (۲) فُعُلٌ یہ تین وزنوں کی جمع ہے فِعَالٌ (مضاعف نہ ہو) حِمَارٌ (گدھا) حُمُرٌ۔ ج۔ فَعِیْلٌ (اسم یا صفت ہو) رَغِیْفٌ۔ رُغُفٌ ج مَدِیْنٌ (ڈرانیوالا) نُذُرٌ۔ ج۔ فَعُوْلٌ (بمعنی فاعل) صَبُوْرٌ (صابر) صُبُرٌ۔ ج (۳) فُعَلٌ۔ یہ تین وزنوں کی جمع ہے فَعْلَۃٌ (اسم اجوف ہو) نَوْبَۃٌ (باری) نُوَبٌ ج فُعْلَۃٌ۔ (اسم ہو) بُرْقَۃٌ (پتھریلی کیچڑ) بُرَقٌ۔ ج فُعْلٰی (مونث اسم تفضیل) نُصْرٰی (زیادہ مددگار عورت) نُصَرٌ ج۔ (۴) فِعَلٌ جمع فِعْلَۃٌ کی جب وہ اسم ہو جیسے سِرَّۃٌ

(جِیل) بِدَرٌ - جمع (۵) فَعَلَةٌ - فَاعِلٌ (صفت عاقل
غیر ناقص) طَالِبٌ - طَلَبَةٌ - جمع (۶) فُعَلَةٌ - فَاعِلٌ
(صفت عاقل ناقص) قَاضِیٌ (قاضی) قُضَاۃٌ - جمع کہ اصل
میں - قُضَیَۃٌ - تھا (۷) فِعَلَةٌ - فِعْلٌ - قِرْدٌ (بندر)
قِرَدَةٌ - جمع (۸) فُعَّلٌ - فَاعِلٌ - فَاعِلَةٌ (صفت)
نَائِمٌ - نَائِمَةٌ (سونیوالا) سونے والی) نُوَّمٌ - جمع -
(۹) فُعَّالٌ - فَاعِلٌ (صفت صحیح عاقل) جَاهِلٌ
(نادان) جُهَّالٌ - جمع (۱۰) فِعَالٌ یہ چھ وزن کی جمع
ہے - فَعْلٌ - (غیر اجوف یائی) صَعْبٌ (دشوار) صِعَابٌ
جمع - فَعَلٌ - (مضاعف - اجوف - ناقص - نہ ہو) - جَبَلٌ
جِبَالٌ - جمع - فَعْلَةٌ (اسم) قَصْعَةٌ (پیالہ) قِصَاعٌ جمع
فَعِیلٌ - فَعِیلَةٌ - (بمعنی فاعل) کَرِیْمٌ - کَرِیْمَةٌ (بزرگ)
کِرَامٌ - جمع فِعْلٰی (مونث فعلان) عَطْشٰی (پیاسی عورت)
عِطَاشٌ - جمع (۱۱) فُعُوْلٌ - یہ پانچ وزن کی جمع ہے فَعْلٌ
(اجوف واوی نہ ہو) فَلْسٌ - فُلُوْسٌ - جمع - حِمْلٌ (بوجھ) حُمُوْلٌ
جمع قَرْءٌ (حیض) قُرُوْءٌ جمع - فَعَلٌ - ذَکَرٌ (نر) ذُکُوْرٌ
جمع - فَعْلَةٌ - بَدْرَةٌ - بُدُوْرٌ - جمع - (۱۲) فُعْلَانٌ

یہ چار وزنوں کی جمع ہے۔ فَعِیْلٌ۔ (غیر صفت) رَغِیْفٌ۔ رُغْفَانٌ
جمع فَاعِلٌ (صفت) رَاکِبٌ (سوار) رُکْبَانٌ۔ جمع۔ اَفْعَلُ۔
(صفت) اَحْمَرُ۔ حُمْرَانٌ۔ جمع فُعَالٌ (صفت) شُجَاعٌ۔
شُجْعَانٌ جمع (۱۳) فِعْلَانٌ۔ یہ پانچ وزنوں کی جمع ہے:۔
فَعِیْلٌ (صفت) سَرِیْعٌ (تیز) سِرْعَانٌ جمع۔ فُعَالٌ
(صفت) شُجَاعٌ۔ شِجْعَانٌ جمع۔ فُعَلٌ۔ (اسم) صُرَدٌ
(کنجشک) صِرْدَانٌ جمع۔ فَعَلٌ۔ (اسم) تَاجٌ۔ تَوَجٌ
تِیجَانٌ جمع۔ فُعْلٌ (اسم) عُوْدٌ (لکڑی) عِیْدَانٌ۔ جمع
(۱۴) فَعْلٰی۔ فَعِیْلٌ (بمعنی مفعول) جَرِیْحٌ (مجروح) جَرْحٰی
جمع۔ (۱۵) فِعْلٰی۔ صرف دو لفظوں کی جمع ہے۔ حَجَلٌ (چکور)
حِجْلٰی جمع۔ ضَرِبَانٌ (چھوٹا سا جانور) ضِرْبٰی جمع۔ (۱۶) فُعَلَاءُ
یہ چار وزنوں کی جمع ہے۔ فَعَالٌ (صفت) جَبَانٌ (بزدل) جُبَنَاءُ
جمع۔ فُعَالٌ (صفت) شُجَاعٌ۔ شُجَعَاءُ جمع۔ فَعِیْلٌ۔
(صفت) شَرِیْفٌ۔ شُرَفَاءُ۔ جمع فَاعِلٌ (صفت) شَاعِرٌ
شُعَرَاءُ۔ جمع (۱۷) اَفْعِلَاءُ۔ فَعِیْلٌ (صفت ماقل جو
ناقص ہو یا مضاعف) غَنِیٌّ (دولتمند) اَغْنِیَاءُ۔ جمع۔ (۱۸)
فَعَالٰی۔ یہ سات وزنوں کی جمع ہے۔ فَعْلَاءُ (اسم) صَحْرَاءُ

(نجل) صَحَارَیٰ ۔ج فَعْلٰی (اسم) فَتْوٰی (حکم شرعی) فَتَاوٰی
ج۔ فِعْلٰی۔ (اسم) ذِفْرٰی (گدّی) ذَفَارٰی ۔ج فَعْلٰی
(اسم) سَعْدٰی ۔ سَعَادٰی ۔ج فَعْلٰی ۔ (صفت) حَرْمٰی
(مشکی بکری) حَرَامٰی ۔ج۔ فُعْلٰی (صفت) خُنْثٰی (ہیجڑا)
خُنَاثٰی۔ ج فِعْلَانٌ (بمعنی مفعول) اَسِیْرٌ (قیدی) اُسَارٰی
ج۔ فَعْلَانٌ (صفت) سَکْرَانٌ ۔ سُکَارٰی ۔ج۔
(منتھی الجموع کے اوزان) (۱) مَفَاعِلُ ۔ یہ تین وزن
کی جمع ہے۔ مَفْعَلٌ ۔ (اسم ظروف واسم آلہ) مَسْجِدٌ مَسَاجِدُ
ج ۔ مِضْرَبٌ ۔ مَضَارِبُ ۔ج ۔ مَفْعَلَةٌ ۔ مَکْرُمَۃٌ (بزرگی)
مَکَارِمُ ۔ج ۔ (۲) فَوَاعِلُ ۔ دو وزن کی جمع ہے:۔ فَاعِلَةٌ
(اسم ہو یا صفت) کَاثِبَةٌ (پیش شانہ اسپ) کَوَاثِبُ ۔ ج۔
فَاعِلٌ (اسم ہو یا صفت مذکر غیر عاقل) کَاهِلٌ (کندھا)
کَوَاهِلُ ۔ج ۔ نَاهِقٌ (رینگنے والا) نَوَاهِقُ ۔ج ۔ (۳)
فَعَائِلُ یہ چھ وزن کی جمع ہے۔ فَعِیْلَةٌ (اسم ہو یا صفت)
سَفِیْنَةٌ (کشتی) سَفَائِنُ ۔ج۔ نَفِیْسَةٌ (عمدہ) نَفَائِسُ
ج۔ فَعُوْلَةٌ ۔ (صفت) عَجُوْزَةٌ (بڑھیا) عَجَائِزُ ۔ج۔
فِعَالَةٌ (اسم) حَمَامَةٌ (کبوتر) حَمَائِمُ ج۔ رِسَالَةٌ (خط)

رسائلُ - ج - ذَوَابَةٌ (زلف) ذَوَائِبُ - ج - فِعَالٌ
(اسم) شِمَالٌ - شَمَائِلُ - ج (۴) فَعَالِیْ - تین وزنوں
کی جمع ہو - فَعْلَاءُ (اسم ہو یا صفت) صَحْرَاءُ - صَحَارِیْ
ج - عَذْرَاءُ (کنواری) عَذَارِیْ - ج - فَعْلَیٰ (اسم)
فَتْوَیٰ - فَتَاوِیْ - ج فِعْلَیٰ (اسم) ذِفْرَیٰ - ذَفَارِیْ
ج - (۵) مَفَاعِیْلُ (دو وزنوں کی جمع ہو) مِفْعَالٌ -
(اسم آلہ) مِضْرَابٌ (آلہ ستار بجانے کا) مَضَارِیْبُ ج
مَفْعُوْلٌ - مَلْعُوْنٌ (لعنت کردہ شدہ) مَلَاعِیْنُ - ج -

تانیث کا بیان

مؤنث - وہ ہے جس میں علامت تانیث کی ہو اور یہ علامتیں تین
ہیں (۱) ۃ اسم جامد اور صفت کے ساتھ آتی ہے - جیسے -
اِمْرَءٌ سے اِمْرَأَةٌ - قَاتِلٌ - سے قَاتِلَةٌ -
(۲) الف مقصورہ - (جو کھینچ کر نہ پڑھا جائے) افعل
التفضیل کے مؤنث کیلئے جیسے - اَحْسَنُ (نیک مرد) حُسْنٰی
(نیک عورت) (۳) الف ممدودہ - (جو کھینچ کر پڑھا جائے)
اَفْعَلُ - صفتی کے مؤنث فَعْلَاءُ - بنانے کے لئے - جیسے -
اَبْیَضُ (گورے رنگ کا مرد) بَیْضَاءُ - (گورے رنگ کی عورت)

مونث کی دو قسمین ہین (۱) حقیقی - جسکے مقابل مین نر جاندار
ہو جیسے - اِمْرَأَةٌ (عورت) کے مقابل مین - اِمْرَءٌ
(مرد) ہے (۲) لفظی - جو خلاف حقیقی ہو جب علامت تانیث
اسمین لفظاً ہو تو مونث قیاسی کہینگے جیسے - ظُلْمَةٌ (تاریکی) نہین
تو مونث سماعی - جیسے - اَرْضٌ - دَاءٌ - **تمّت بالخیر**

آج مین وہ کام کرنے بیٹھا ہون جسکی امید مجھے اپنی بیماریون اور افکار زمانہ
سے بہت کم تھی - مین اپنی کوشش پر جسقدر ناز کرون بجا ہے - کتب متداولہ عربیہ
جو غفلت کے ہاتھون سے طاق نسیان پر رکھدیگئی تھین اونکو مینے اپنے تھرتھراتے
ہوے ہاتھون سے اوتارا اور ناگذیر قاعدونکو ایک رنگین لباس پہناکر اس شعر کا
مصداق بنایا ع للّٰہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست ؛ آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید
مین اس کتاب کو تمام کرتے ہوے اس بات کا خوف کرتا ہون کہ حضرات نکتہ چین
مجھ پر طرح طرح کے الزام نہ لگائین - مینے جو کچھ کیا ہے سمجھکر کیا ہے - جو کچھ
لکھا ہے جو مجھ سے بن سکا ہے - ماہ ستمبر ۱۹۰۹ء کی آخری تاریخون مین مینے اس کتاب
کو تمام کیا اور مدد شعر کر و ضبا ایک رمضان کی شروع تاریخون مین میری محنت ٹھکانے لگی
اگر آپکو یہ کتاب بذریعہ ویلیو پی ایبل طلب کرتے ہے تو اس پتہ سے طلب فرمائیے
جبری تو ہستان حسن صاحب مصنف واقعات انیس -

قیمت ۱۲ عہ محصول ڈاک

صحت اغلاط

اس کتاب کا یہ پہلا ایڈیشن ہے آیندہ انشاء اللہ تمام [illegible] ہوگی

اس مرتبہ میں جان کا دیا ہوں سے اسکی پوری تصحیح نہ کر سکا مگر ناظرین جدول نہ ہوں کیونکہ اس قسم کی جو کتابیں آج تک دو تین بار طبع ہو چکی ہیں انمیں بھی بعض بعض غلطیاں موجود ہیں۔ اسلئے بجز چھاپنے اس صحت نامہ کے اس بات کا اطلاع ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اب بھی جو اغلاط اسمیں رہ گئے ہوں ان سے مطلع کیجے اور ہو۔ آیندہ انشاء اللہ یہ کتاب [illegible] سے پاک ہوگی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
		دیباچہ		۱۵۷	نقشہ	نبشہ	نسخہ
۱۳	۹	کلمڑاسے	کھلواتے	۱۲۴	۳	پانچ	پا
۱۴	۸	جپرسنڈاب	چھیسنڈاب	۱۱	۵	ینس	یبس
۱۰	۱	ادر	ادور	۱۰۵	نقشہ	لااتکلوم	لااتکلوم
		اصل کتاب		۱۸۶	۹	جو	ہوا
۱۴	۱	حراکات	حرکات	۱۹۲	۹	[illegible]	[illegible]
	۱۷	سراحت	صراحت	۲۰	۴	ہوئی	ہوا
۳۳	۱۴	موزون ہیں	موزون	۲۹۰	نقشہ	مرضی	مرمی
۴۰	۱	قصتا	فعلن	۲۰۶	نقشہ ۱۱	لااتقوال	لاتقول
۴۴	۱۰	نافل	فاعل	[illegible]	نقشہ	لا تخلو	[illegible]
۰۵	۲	لن تفعلن	لن یفعلن	۲۲۶	نقشہ مشتملہ	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	نقشہ	نمبر ۲	نمبر ۳	۲۴۴	۱۵	اضد	[illegible]

540/

اشتہار

ایک مرتبہ میں جناب حامد علی خان صاحب کے یہاں حاضر تھا کہ جناب سید نواب نصیر حسین خان
صاحب [illegible] خیال تشریف لائے اور اثنائے گفتگو میں حضرت مرزا دبیر کے [illegible]
کہا [illegible] انیس صاحب کا صحیح کلام مع سلسلہ وار مرثیوں کے دستیاب نہ ہو تو [illegible] ایک [illegible]
واحد [illegible] شوق [illegible] میں خیال [illegible] [illegible]
کوئی جواب نہ دے سکا ایک [illegible] میں [illegible] صحیح مراثی میر انیس صاحب کے
[illegible] مرثیہ [illegible] جناب انیس
[illegible] اللہ مقامہ کے [illegible] کلام انیس [illegible]
سلسلہ وار [illegible] مرتب [illegible] اس قدر [illegible] منظور ہو
[illegible] معارف کیلئے کافی ہے [illegible] ایک سو [illegible] مراثی
وصول ہوئے ۔ بعد میں اس کام کو [illegible] جناب نصیر حسین خان صاحب
خیال جاری کروں ۔

[illegible] کئے بغیر [illegible] ایک مرتبہ میں جناب [illegible]
صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ اس زمانہ میں [illegible] انیس [illegible] لکھ رہے تھے
[illegible] مجھ سے ارشاد فرمایا کہ مراثی انیس صاحب کے چند مرثیے صحیح لاؤ [illegible] کہ [illegible]
کے وقت انہیں مرثیوں سے انتخاب کروں مگر میں اب اتفاقی بیماری سے آپ کا
ارشاد بجا لا نہ سکا جس کا افسوس [illegible] مجھ کو [illegible] لیکن اب
موقع غنیمت سمجھ کر ان چند [illegible] کو آنجناب کی خدمت میں بطور [illegible] پیش کرتا ہوں
آپ کی اجازت کے [illegible] جرأت کر سکتا ہوں ۔

[illegible] جناب منشی حکیم سید [illegible] صاحب احسن ۔

[illegible] اشاعت انیس [illegible] لکھنؤ

راقم

[illegible] مرزا [illegible] لکھنوی مشہدی

5407
S7A